قال البوصیری

اقسمت بالقمر المنشق ان له	من قلبه نسبة مبرورة القسم

سنائی

[illegible] الدجی انشق نصفین [illegible]	[illegible] قریش منك [illegible]

صاحب قصیدہ لامیہ

شرق عن صدرہ وشق له البدر	ومن شرطہ کل شرط جزاءُ

عطار

ماہ را انگشت او بشگافته	مهر از فرمانش از پس تافته

مولانا روم

مصطفی مه می شگافد نیم شب	ژاژ میخاید ز کینه بولهب

جامی

چو مه را بر سپهر پیر اشارت	زد از ستّا به معجز بشارت
دو نون شد دو رحیم از جلا[illegible]	[illegible] شصت او دو پنجاه
بلے چون داشت دستش بر قلم [illegible]	[illegible] بر مه زانگشت

[illegible] معین [illegible] الدین هروی

در سپهر [illegible] ماه [illegible]	[illegible] دوے انگشت پیغمبر است

[illegible]

چو [illegible] بر آهیخت [illegible]	بمعجز میان قمر زد دو نیم

[illegible] صاحب

شق قمر [illegible] ماہ [illegible]	معجزۂ حضرت خیر [illegible]
احمد مرسل [illegible]	تا بکند منکر دین [illegible]

نعمت

هوا شق آسمان پر ماہ انور [illegible]	اوٹھایا آپ نے جب تیغ انگشت شهادت کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی قال اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا

سب تعریف واسطے اوس [illegible] اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھتے ہین کافر

آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر والصلوۃ والسلام علی

کوئی معجزہ تو پھر جاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ جادو ہے مضبوط اور درود و سلام نازل ہوجیو اوپر سردار

سید الانبیاء والبشر والہ واصحابہ ما طلع القمر ولمع البدر

[illegible] اور آدمیونکے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اونکی آل و اصحاب پر جب تک چاند نکلا کرے اور چودھوین رات کا چاند چمکا کرے

اما بعد چونکہ یہہ زمانہ فتن کا شانہ غریب الاسلام و شوکت لیام ہے ہر شخص کے خیال
ا ہوس آزادی سمائی ہے اپنے اپنے دماغ پریشان مین لوگون نے اسی
بنائی ہے کسیکو نصوص قطعیہ سے انکار ہے اور کسی کا محض تقلید آبائی
دار ہے کوئی اپنے کو مجتہد و امام جانتا ہے اور معاذ اللہ کوئی دعوی نبوت
ہے اور کوئی نبیون ہی کو بیکار سمجھتا ہے اور عقل ہی کو ہادی مخبر

رسول محمد حق جانتا ہے اسی لیے جتنے امور کہ موافق عقل ہین اونکو تسلیم کرتا ہے
اور جو بظاہر کچھہ خلاف ہین اونکو محال اور ناشدنی محض تصور کرتا ہے اور جمیع
معجزات انبیاء و رسل و کرامات اولیاء کرام و ہادیان سبل سے انکار کرتا ہے کسی نے
معجزات موسویہ کو جادو و نظربندی محض کہا اور کسی نے اعجاز عیسوی کو بالکل
لاشے سمجھا اور کسی نے معراج محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو محال جانا اور کسی نے
معجزہ شق القمر کو غیر ممکن کہا اور کسی نے زبردستی کسیکو منکر بنایا اور اسمین ناحق
سعی بیفائدہ کیا غرضکہ کل حزب بمالدیہم فرحون پر لوگ بھولے ہین اور
اتخذ الھہ ھواہ پر بھولے یہ نتیجہ اسکا یہہ نکلا اور یہہ شجر بےثمر یہہ بار لایا کہ اس
خلاف و اختلاف کو دیکھکر مخالفین اسلام نے بھی سر بلند کئے اور بقول شخصے مینڈکی را
ہم زکام شد کے اسلام پر اعتراض کرنے کو آمادہ ہوگئے چنانچہ بالفعل یادریون کو
دیکھکر پنڈت دیانند سرستی صاحب نے معجزہ شق القمر پر یہہ اعتراض کیا اور عوام کو
ایک شک و شبہہ مین ڈالدیا پس اگرچہ ہمارے علماء اسلام نے اس معجزہ کو کما ینبغی
تحقیق کیا اور اوسکو بالتواتر ثابت کردیا ہے حتی کہ خاص اس بارہ مین لوگون نے
مستقل رسالے لکھے ہین چونکہ (ا... کا چرچا ...) ہوتا ہے اور ہر منکر مدعی
کچھہ نہ کچھہ ٹوٹی پھوٹی دو ایک دلیل بھی ضرور ہی رکھتا ہے لہذا بظاہر مینے پنڈت
صاحب کا جواب دیا ہے اور در حقیقت جمیع منکرین اس معجزہ باہرہ کی کماینبغی خبر
لی ہے اور جب یہہ جواب فی الجملہ ایک معتدبہ ہوا تو مینے اسکو بطور ایک رسالہ مستقلہ کے
مرتب کرڈالا اور بحضور پرنور محمد ... و مخزن مناعم متخلق باخلاق محمدیہ سرچشمۂ فیوضات
مدیہ کریم ابن الکریم ... صاحب مت و ریاست و دہیم جناب نواب مستطاب والا
جناب معلے القاب جناب ... الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر
دولت جنگ والی ٹونک زین بنا رہن دام اقبالہ و دام حشمۃ و اجلالہ کے ہدیۃً پیش ...
... گزرانا ع گر قبول افتد زہے عز و شرف + فہا انا اشرع فی المقصود بعون
اللہ الملک الودود

السوال

پنڈت جی نے دربارہ شق القمر کے یہہ پوچھا کہ جبکہ قمر شق ہوا تو سوائے سکنا
مکہ و قرب و جوار اوسکے کے اور کسی نے کیون نہ دیکھا اور اپنی اپنی تواریخون
مین کیون نہ لکھا اور قمر شق نہین ہوا کیونکہ اگر قمر کو ستارہ فرض کرین
تو اوسکا شق ہونا خلاف عقل ہے اور اگر مثل کرہ و آبادی فرض کرین جیسا
کہ حکمار یونان و مصر و فرنگ نے علم ہیئت سے ثابت کیا ہے تو تو اوسکا شق ہونا اور
بھی بعید از عقل ہے کیونکہ اوسکی آبادی بالکل برباد ہو جاتی ہے اور انتظام منتظمہ
غیر منتظم ہو جاتا ہے ۔

الجواب

پنڈت صاحب کا یہہ کہنا کہ جب قمر شق ہوا تو سوائے سکنا مکہ معظمہ و قرب و جوار اوسکے
کے کسی نے نہ دیکھا اور اسکو دلیل عدم وقوع سمجھنا بوجوہ چند محل کلام ہے۔
اولاً دکھلانا اور نہ دکھلانا خدا کے اختیار مین ہے پس جسکو اوس نے چاہا دکھلایا اور
جسکو چاہا نہ دکھلایا۔
ثانیاً طالب اس معجزہ کے [illegible] غیر اونکے پس فقط اونہین کا دیکھنا
تو امر ضروری ہی تھا باقی دوسرون سے کیا غرض اسکی مثال اسطرح سمجھنا چاہئے
کہ ایک شخص نے اپنی ایک حقیت کے مقدمہ کو ہائی کورٹ کلکتہ مین پیش کیا اور ایک
منشے خاص کے اپنی ملک مین ہونے یا اپنے کسی خاص عہدہ و منصب کا دعوی کیا
اور وہانکے حکام و عمال نے اوس سے اوسپر حجت و براہین طلب کیا اوس نے اوسپر
اپنی حقیت کے تمام کواغذ کو دکھلایا اور سب براہین کو مثل قمر ظاہر کیا پس اب کوئی
ساکن یا شاہ آباد کا آدمی یہہ کہے کہ اوس نے تو اپنے منصب و دعوی کی
حقیت پر کوئی ایسی دلیل نہین پیش کی کہ جسکو ہم لوگ دیکھتے تو یہہ کہنا اوسکا بلاشک
لغو سمجھا جاویگا کیونکہ وہ مقدمہ وہان پیش ہی نتھا اور وہان کے حکام و عمال نے
اسکو طلب ہی نہ کیا تھا تو پھر اونکو دکھلانا کیا ضرور تھا اگر کوئی صاحب یہہ کہین

کہ یہہ نظیر قمر کی نہین ہوسکتی کیونکہ کاغذ کو آدمی ایک خاص مکان مین دکھلا سکتا اور اپنے دعوی کے دلایل کو ایسے مقام پر ظاہر کرسکتا ہے کہ جس سے دوسرا مطلع وشاہد نہین ہوسکتا ہے بخلاف قمر کے کہ اوسکو ہر ملک کے آدمی یکسان و برابر دیکھتے ہین تو آون صاحب کو یہہ سمجھنا چاہئے کہ ہرگز ایسا نہین کہ ماہتاب ہر ملک کے آدمیونکو ہرایک وقت مین یکسان و برابر دکھائی دیا کرے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آفتاب ماہتاب مین جو گہن لگا ہوتا ہے وہ بعض ملک کے آدمیونکو جو بالکل مخسوف دکھائی دیتا ہے اور بعض نظرون مین ایک جز گہن لگا ہوا نظر پڑتا ہے اور بعض ملکون مین کچھہ معلوم ہی نہین ہوتا ہے ہرگز نہوتا اور اسیطرح سے رویت ہلال مین جو اختلاف پڑا کرتا ہے ہرگز نہ پڑتا بلکہ ہر جگہہ برابر ایک ہی وقت مین چاند یکسان وبرابر نظر آجایا کرتا۔

ثالثاً ہر ملک کے آدمی اوسکو کیونکر دیکھہ سکتے کیونکہ یہہ بات ظاہر ہے کہ بعض ملکون مین آسمان پر ابر محیط رہتا ہے بلکہ پانی برسا کرتا ہے اور بعض جگہہ اوسیوقت چاندنی چھٹکی رہتی ہے اور قمر صاف دکھائی دیتا ہے۔

رابعاً مرآۃ الاقالیم وغیرہ کتب [illegible] سے ثابت ہے کہ بعض ممالک مین برسات ساٹھہ آٹھہ مہینہ تک ہوا کرتی ہے پھر بہلا وہان شق القمر کو کون پوچھے نفس قمر ہی کو کون دیکھہ سکتا ہے۔

خامساً یہہ بات ظاہر ہے کہ بوقت موجودگی آفتاب چاند کا ظہور علی سبیل الکمال سب پر عموماً نہین ہوا کرتا ہے اور بعض ممالک مین مہینون تک آفتاب غروب نہین ہوتا چنانچہ مرآۃ الاقالیم مین لکھا ہے ناروی کے اوتر طرف گرمی کے دنون مین دو مہینے تک سورج ڈوبتا نہین انتہی۔ پس بہلا شق القمر کیونکر ظاہر ہوتا اور سب کو کیونکر دکھائی دیتا۔

سادساً بعض ملکون مین کبھی کبھی ایسا آندہی جھکڑ بھی ہوا کرتا ہے کہ جس سے آسمان تک اندھیرا ہو جاتا ہے اور کچھہ سوجہائی نہین دیتا ہے ممکن ہے کہ بوقت شق القمر بھی بعض

ملکون مین ایسا ہی ہوگیا ہو جس سے وہان کے لوگون کو نہ دکھائی دیا ہو ؛

ثانیاً ہم اکثر دیکھا کرتے ہین کہ بغیر اندہر طوفان کے بہی آسمان کے کنارون مین گرد وغبار و دہوان اسقدر چڑہ جاتا ہے [illegible] دو دو تین تین گہڑی رات تک ماہتاب نظر نہین آتا [illegible] بوقت شق القمر بہی بعض ملکون مین یہی حالت طاری ہو رہی ہو

ثامناً بعض اوقات کائنات الجو و ذرات متکاثفہ واجزا رشیہ بہی مانع ابصار ہوا کرتے ہین دیکھئے مجموعۂ شمسی مین لکھا ہے وحایل شدن ذرات دائماً در طبقۂ ہوا متحرک مرئی میشوند و مانع ابصار میگردند پس ممکن ہے کہ بعض ملک والون کے لئے یہی سبب مانع ہوئے ہون۔

تاسعاً کبھی کبھی شبنم اس کثرت سے گرتی ہے اور اتنا کہاسا پڑا کرتا ہے کہ چاند چہپ جاتا ہے پس ممکن ہے کہ بوقت شق القمر بہی بعض ملکون مین ایسا ہی ہوگیا ہو

عاشراً ہم نے تسلیم کیا کہ ہر جگہہ آسمان صاف اور جرم قمر شفاف ہی ہو مگر ہر ملک کے آدمی تو اپنی نظرونکو [illegible] مین رہتے ہین بلکہ کوئی راگ و رنگ مین مشغول [illegible] وغیرہما مین لگے رہا کرتے ہین پس ہر کوئی کیونکر دیکھہ سکتا ہے۔

حادی عشر بصورت تک لگائے رہنے کے بہی ممکن ہے کہ نہ دیکھنے والون کو طارفی الانظار واقع ہوگئی ہو۔

ثانی عشر مجموعۂ شمسی مین زمین کے حال مین لکھا ہے اور در ہر ساعت پنجاہ و ہشت ہزار میل [illegible] اوسی مین لکھا ہے [illegible] گردش از رفتار گولہ توپ بصد و بست [illegible] اوسی مین یہہ بہی لکھا ہے این قدر سرعت حرکت خارج از حوصلہ [illegible] است اور ستارونکے حرکات اس سے بہی زیادہ ہوا کرتے ہین پس باوجودیکہ ہم اپنی زمین پر رہتے ہین اور بباعث سرعت سیر وغیرہ کے اسکی حرکت سے بیخبر ہین تو اگر بباعث سرعت سیر قمر کے شق القمر سے بہی بعض لوگ بیخبر رہے ہون

اور عموماً نہ دیکھے ہون تو کیا تعجب ہے دیکھئے جب ہم کلکتہ سے جونپور وغیرہ جاتے ہین اور سون اور گومتی کے پل دیکھنے کا اہتمام اگر دو ایک اسٹیشن پہلے سے کرکے ٹک لگائے رہتے ہین تو خیر کچھ معلوم ہو جاتا ہے اور جب کبھی بے خبر رہتے ہین تو برق کی مانند گزر جاتا ہے اور فقط ایک شے قاطع نظر معلوم ہوجاتی ہے وبس۔

الثالث عشر مطابق تحقیق حکمار فرنگ کے زمین متحرک ہے تو اہل زمین بھی متحرک ہی ہونگے اور قمر بھی متحرک ہے پس بھلا اتنے گھوما گھوم مین اس شق القمر کو عموماً سب لوگ کیونکر برابر دیکھہ سکتے ہین کیا آپ متحرک ریل مین سے زمین کی کسی شے کے پھٹنے کو عموماً جمیع راکبین ریل کو دکھلا سکتے ہین اور چلتے جہاز مین بیٹھکر کسی بلبلہ کے انشقاق و انفطار کو عموماً جمیع راکبین جہاز خصوصاً بے خبرون و بے اطلاعون سب کا برابر دیکھنا ثابت کرسکتے ہین حاشا و کلا۔

الرابع عشر مرأۃ الاقالیم مین لکھا ہے کہ ممالک سویڈن مین نو مہینے جاڑا رہا کرتا ہی اور ظاہر ہے کہ جاڑے دنین اکثر لوگ رات کو سویرے ہی سے گھرونین گھس جایا کرتے ہین پس مثل اسکی ممالک [illegible] سو شق القمر کو لوگ کیونکر دیکھتے

الخامس عشر بعض تواریخ یوروپ وغیرہ سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر سکان یوروپ پہاڑ دن اور درون ملکہ نالون اور کھوہ دن مین ماندین بنا بنا کر رہا کرتے تھے اور لومڑیون اور گیدڑون کی مانند ادہر ادہر جنگل کی گری پڑی یا کچے پکے پہول پھل یا گھاس پتے کھاکر اوسمین گھس جایا کرتے تھے پھر بھلا وہ شق القمر کو کیونکر دیکھتے اور کیا سمجھتے۔

السادس عشر قمر وغیرہ کے لئے منازل و دورات متنوعات ثابت ہین پس ممکن ہے کہ اوس وقت قمر ایسی منزل مین رہا ہو کہ فقط عربون ہی نے دیکھا ہو دوسرونکو نہ دکھائی دیا ہو۔

السابع عشر علم ہیئت سے ثابت ہو چکا ہے کہ تمام زمین سے بعد ماہ یکسان نہین

بلکہ بہت ہی مختلف ہے چنانچہ مفتاح الافلاک مین لکھا ہے ماہ کا مدار بعضی صورت
ہے اور ہر بعضی مدار مین دو ماسک ہوتے ہین اور زمین مدار ماہ کے ایک ماسک
مین رہتی ہے پس ایسے ہی شق القمر بھی بباعث ابعاد مختلفہ کے اگر اختلاف
پڑا ہوا اور عربون نے بخوبی دیکھا اور اوسکے بعض ہم مرکز ون مثل ہند خصوصا
مالوہ ۔ مالابار ۔ والون نے بھی دیکھا اور دور دراز متباین مرکز والون کو خاک
بھی سوجھہ پڑا ہو تو کیا بعید ہے ۔
الثامن عشر مجموعہ شمسی مین لکھا ہے اکثرے از کواکب مذکورہ بچنان بُعد بعید واقع اند
کہ ورای استعمال دوربین مرئی نمیشوند وازان کواکب ہیچگونہ استفادہ عاید حال
ما نمی شود پس ممکن ہے کہ قمر بھی بوقت شق القمر بعض ملک والون سے ایسے ہی دور
واقع ہوگیا ہوا ور اونکو کچھہ نہ معلوم ہوا ہو ۔
التاسع عشر بعض ممالک مثل بلغار وغیرہ کے ایسے ہین کہ وہان رات برای نام ہی
ہوا کرتی ہے اور بعض جگہ مثل سیبریا اور نوازمیلا اور آئس لنڈ وغیرہ کے ایسے
ہین کہ جہان چھہ چھہ [illegible] ورات ہوا کرتے ہین اور بعض اون مقامون مین
جو بجانب شمال نوازمیلا [illegible] ال کے [illegible]یب واقع ہین بباعث شدت برفباری
کے آفتاب و ماہتاب ظاہر ہی نہین ہوتا اور اسی وجہ سے شاید بعض مورخ اوسکو
ظلمات کہتے ہین پس اون مقامون کے لوگ اوسکو کیونکر دیکھتے ۔
العشرین بہت سے ممالک جو آب خوب آباد ہین (مثل کینڈا ممالک امریکہ وکیپ
گڈ ہوپ وغیرہما کی) زمانہ شق القمر مین آباد ہی نہ تھے پھر وہان کون دیکھتا ۔
الحادی والعشرین فقط طالبین کو قمر مشقوق دکھلانا اور غیرونکی نظرون مین
بحالت اصلی رہنے دینا یہی معجزہ ہے کیونکہ اگر سب ملک کے آدمی برابر
دیکھتے تو یہ امر عادی ہو کر حد معجزہ سے خارج ہو جاتا ۔
یہ واقعہ کچھہ بہت دیر تک نرہا کہ لوگ عموما دیکھتے بلکہ آنا فانا
حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقع ہو کر ختم

ہو گیا تھا پس اسکو عامۂ ناس کیونکر دیکھتے۔

الثالث والعشرین سواے سکنا ء مکہ معظمہ کے اور لوگون کو اسکے شق ہونے کی خبر بھی نہ دی گئی تھی اگر خبر دیئے جاتے اور پھر باوجود اسکے بھی وہ لوگ نہ دیکھتے تو البتہ محل کلام تھا واذ لیس فلیس۔

الرابع والعشرین بعض ملک والون کے لیے جبال شاہقہ یعنی اونچے اونچے پہاڑ اور اہاد مرتفع یعنی بلند بلند ٹیلے بھی حایل ہو سکتے ہین پس سب کیونکر برابر دیکھ سکتے مجموعہ شمسی مین لکھا ہے اگر مسافرے بسمت جنوب از خط استوا تجاوز نماید بیشک قطب شمالی از نظرش بالکل غایب خواہد گشت و قطب جنوبی مرئی و بتقدیر بعکس عکس او آور دیکھئے قطب جنوبی کو ہم ہندوستانی نہین دیکھ سکتے اور سرانديپ وغیرہ والے بخوبی دیکھتے ہین اور ایسے ہی بہت لوگ اوسکو دیکھتے ہین قطب شمالی کو نہین دیکھ سکتے اور بعض جگہہ کے لوگ دونون مین سے ایک کو بھی نہین دیکھ سکتے ہونگے کما لا یخفی۔

الخامس والعشرین عام جغرافیون سے ثابت ہے کہ بعض پہاڑونکی بلندی دو دو میل تک کی ہے اور اوسپر ہمیشہ برف [illegible] رہتا ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ جتنا ہی کوئی پہاڑ بلند ہوگا اوتنا ہی تراکم سحاب یعنی بدلیونکا جھگمٹھا بھی اوسپر زیادہ رہیگا پس اتنی ہمرنگی مین چاند کا یہہ ادنے شق ہر شخص کو عموماً کیونکر ممیز ہو سکتا ہے کیا آپ یہان کلکتہ مین سرد ملک والون کے چہرونکو دور سے بالکل برف کے مانند نہین دیکھتے اور جب نزدیک جاتے ہین تو بہت سے خونی چھتے اور کالے کالے داغ اور اونچے نیچے گڑھے و شگاف نہین نظر پڑتے کیا آپ حسینان مہ جبین و دلربایان خطا و چین کے ع چیچک کے منہہ پہ داغ [illegible] جڑے ہوئے ہیں کو تمیز کر سکتے ہین اور ایسے ہی اسی بہاگرتی ہین کی اسٹریٹ لاین کو عموماً سب کو بان واحد دکھلاتیگا

السادس والعشرین بنارس وغیرہ شہرون کے اکثر وکلا

جاڑے سے پہر آفتاب نہین آتا گرمیونمین دوپہر کے وقت ذراسی دہوپ آنا فانا
آکر نکل بہاگتی ہے اور علی ہذا القیاس نوین دسوین تک کا چاند بالکل منہہ ہی
نہین دکہلا سکتا اور پہر پندرہوین سولہوین سے تو چہپنے ہی لگتا ہے باقی درمیانی
چار پانچ دن مین مثل عروس کے کہ اپنے اس حجلہ سے نکلکر اس حجلہ مین چہپ
جاوے اس چہت سے نکلکر اوس چہنہ پر غایب ہوجاتا ہے یا اس کنگرہ سے اوس
کنگرہ پر برق کی مانند گزرجاتا ہے یا اس بالاخانہ سے گہونگہٹ سے منہہ نکالکر
اوس بالاخانہ کے اودہر گر پڑتا ہے پہر بہلا اتنی شوخی و طنازی مین اس
شق القمر کو سب لوگ آنکہہ بہرکر کیونکر دیکہتے اور عموماً اس پر اپنی اپنی نظر لگاتے
السابع والعشرین اوقات طلوع وغروب مختلف ملکونمین متفاوت ہوا کرتے ہین
جیسا کہ کہا گیا ہے کہ جب صحراء عرب مین ڈیڑہ ساعت رات گزرجاتی ہے تب
بلاد روم وروس مین آفتاب غروب ہوا کرتا ہے - پس فرض کیجئے کہ شق القمر ابتداً
رات مین واقع ہوا ہو تو بعض بلاد مین اوسکے طلوع کا وقت کیا معنی رات ہی
نہین ہوئی تہی اور بعض [illegible] رات سے بہی زیادہ گزر گئی ہوگی اور سب
لوگ بے خبر سوتے پڑے ہونگے پس سب جگہون کے لوگ عموماً کیونکر دیکہتے -
الثامن والعشرین جذر و مد یعنی جوار بہاٹی کا روزمرہ ہونا بالاتفاق بتاثیر قمری
لیکن پہر بہی اسکا یہہ اثر ہر ملک مین برابر ظاہر نہین ہوسکتا ہے کسی ملک مین
کسی وقت ہوتا ہے اور کسی مین کسی وقت کہین کے لوگ اوسکو بقید اوقات
وساعات جانتے ہین اور کہین کے لوگ کچہہ نہین پہچانتے پس ایسے ہی اگر اس
شق القمر کا اثر ظہور بہی بعض ملکون پر مترتب ہوا ہو اور بعض ملک والے اس سے
[illegible] رہے ہون تو کیا عجب وبعید ہے -
[illegible]ع والعشرین ظاہر ہے کہ جب کوئی کروی شے ایک مرکز خاص پر پائی
جاویگی تو اوسکا کل جسم سبکو علی السویہ ہرگز نہ دکہائی دیگا بلکہ خواہ مخواہ جسکو
ایک جزء خاص نظر آویگا دوسرون سے وہ بلاشک چہپا ہی رہیگا پس مطابق

اسکے جس جز منشقوق کو عربون نے دیکھا اوسکو اورون سے پوشیدہ ہی رہنا چاہیئے کما لا یخفی۔

الثلثین بآلات رصدیہ ثابت ہو چکا ہے کہ جتنا جرم قمر ہم لوگون کو دکھائی دیتا ہے اوتنا ہی نہین ہے بلکہ اوسکا جرم اس جرم مرئیکے سوا اور بھی ہے کہ وہ ہم لوگونکو دکھائی نہین دیتا ہے پس ممکن ہے کہ اوسکا جرم مرئیہ اہل عرب کو منشقو قاً دکھلایا گیا ہو اور غیر مرئیہ اورون کے لئے بحالہا مسلم رکھا گیا ہو اگر کوئی کہے کہ غیر مرئی مظلم ہے اور گفتگو مضی مین ہے تو پس وہ ما نحن فیہ سے خارج ہے تو ہم کہینگے کہ امکان مین تو بلا تردد داخل ہے یہا پنر بعض حضرات یہہ فرماتے ہین کہ شق القمر کو اگر عموماً لوگون نے نہین دیکھا تو خیر مگر نجومیون کو تو ضرور دیکھنا اور اپنی اپنی تقاویم مین لکھہ کہنا چاہیئے تہا کیونکہ وہ لوگ برابر ستارون کی گردشونکے دریافت کرنے مین مشغول رہتے اور رصدین بناکر اونکی حرکات کو لحاظ وضبط کیا کرتے تہے حالانکہ کسی نے نہین لکھا تو اولاً مین یہہ عرض کرونگا کہ اگر اسکا اثبات کسی لے نہین لکہا بہی سی سے منقول نہین ہوا ومن ادعی فعلیہ البیان وثانیاً کوئی آزاد وحد یا مہندس واہل ہیئت اگر یہہ کہیگا تو مین کہونگا کہ ابتدا ء بنا ء ارصاد سے وقوع شق القمر تک کے اور پہر بعد اوسکے آجتک کے سب تقاویم آپ مجہکو دکہلائیے مین شق القمر بہی دکہلا دیتا ہون اور اگر پادری و پنڈت صاحب فرماوینگے تو اولاً مین یہہ عرض کرونگا کہ ستارون کی پورب سے چلکر مولد حضرت عیسی علیہ السلام مین کہڑے ہو جانے اور آفتاب ماہتاب کے وسط السماء مین شام کے قریب تک ایک ساتھہ کہڑے رہنے اور ایک عورت کے آفتاب کو اوڑہنے اور ماہتاب کو اپنے پانون کے نیچے رکھہ لینے اور ہنومان جی کے آفتاب کو بغل مین لے لینے اور خادمون کے رکھنے اور کنتی کے ساتھہ زمین پر زنا کرنے اور علی ہذا القیاس چندرمان کا زمین پر اہلیہ گوتم کی جورو کے ساتھہ زنا کرنے اور بند ہا چل پہاڑ کے آفتاب کو روک دینے اور آفتاب کے ہر روز مقابلہ کا ثبوت

پہرجانے وغیرہ امور کا بہی تو یہی حال ہے فماھو جوابکم فھو جوابنا اور
ثالثاً یہہ کہونگا کہ لب التواریخ مین لکہا ہے بابلی مملکت کے آغاز مین دو ہزار برس
قبل مسیح کے اہالی خال یہ مہذب لوگ تہے وے بڑے منجم اور ذوات الاذناب
کے ادوار سے آگاہ تہے جسکو متاخرین نے فقط سولہوین قرن کے زمان سے
جانا پس جبکہ اس درمیانی مدت کے لوگ باوجودیکہ غالباً اونمین اکثر لوگ منجم
وارباب رصد بہی ضرور ہی ہونگے اتنے بڑے بڑے ستارہ ذوات الاذناب
سے ناواقف رہے تو اگر اس واقعہ خفیفہ شق القمر سے بہی بعض لوگ جاہل رہے
ہون تو کیا تعجب ہے اور پہر اوسی مین لکہا ہے اسلئے کہ فن ہیئت بہت سی باتون
مین فن جغرافیہ سے ملحق ہے اسمقام پر جو جو تبدیلین کہ اس فن مین قرن اخیر
اور حال مین گزرین اوسکا بیان ضرور ہے لیکن جاننا چاہیئے کہ فقط کوپرنیکائی
اور نیوطنی قواعد کے اصول مقررہ پر افزایش کے طور پر ہوئین اور ایسی کچہہ نہین
کہ اس علم کے کلیات مین کچہہ تغیر راہ پاوے اور جو جو باتین کہ افزون ہوئین اونکا
شمار سہلاً ہو سکتا ہے گو کہ [illegible] دانائون کے (کہ جنکے وسیلہ یہہ ہمین ہاتہہ
لگے) بڑی جد وجہد اور رصد باریک اور حساب دقیق کے نتیجہ ہین سیارات سبعہ
شمسی مین اور پانچ سیارات داخل کیے گئے یعنی ہوریہیم سیڈس (یعنی یورانس
جسکی اطلاع نامور ولیم ہرسچل نے ١٧٨١ء مین دی اور اوسکے سیارات کے تابعہ
کے ١٧٨٧ء مین پیازی نے پالرموں مین ١٨٠١ء مین سیرس سے خبر دی اور
ڈاکٹر ولبرس نے بریمن مین ١٨٠٢ء مین پالاس سے خبر دی اور لیلینتال والے ہارڈنگ
صاحب نے ١٨٠٤ء مین جونو سے خبر دی ان نامور راصدین سے اگلے نے
[illegible] کی خصوصاً خیاباتی مین ہمین بہت سی خبر پہونچائی اسکے نئے دوربینونسے
(جو کہ بڑی قدرت کے آلہ رویت ہین) ہمارے دریافت مین آیا کہ کہکشان
اور اسیطرح کے دوسرے اجرام افلاکی رے ثوابت منضودہ ہین کہ جو ایک بعد
دوسرے کے قطارون مین ایک عجیب [illegible] اجتماع رکہتے ہین ان کواکب کی کثرت

عدد (کہ جنکے بعد اسی ڈہب سے بے پایان اور بہی بکثرت ہونگے) کچھ تصور اس
حساب سے کہ جو خود سر ولیم نے کیا تہا کر سکتے ہین کہ اوس نے ۱۷۹۲ء مین اپنی
میزانون سے دریافت کیا ہے کہ فقط اکتالیس دقیقہ مین دو لاکھ اڑتیس ہزار
ستارے کہکشان مین اوسکے دوربین کے محاذی ہو نکلی سر ولیم نے اس کرہ
ارض کو متعلقات مجرہ سے شمار کیا ہے علاوہ اسکے بہت سے نئے کواکب اور دو
اور تہرے اور ایسے کہ جنہین وہ مبدل ستارے کہتا ہے نکالی جرم شمس کی ہیئت
کے تصور کے (کہ جسے ہم اب تک بالکل جسم ناری سمجھتے تہے) ہم نے تصحیح سیکہی ہر چند
کہ اسکے اشعہ سے حرارت سطح ارض کو بہت سی مدد پہونچتی ہے لیکن بہت سی
ظاہر آثار کے مطابق آگے ہی سے ہمین یون سمجھنا مناسب تہا کہ جرم شمس جرم ناری
نہین ہے انتہی اور مفتاح الافلاک مین لکہا ہے تین سے کئی برس کے عرصہ سے
جب سے نئی دنیا امریکہ پائی گئی ہے فرنگستان مین تمام علوم اور ہنرون مین خاصة
فنون ریاضی علی الخصوص علم ہیئت مین بہت سی ترقی اور افزایش ہوئی ہے
اور فی الحقیقت قدیم ہیئت دانون کی رصد ... ہین اور اہل ہیئات فرنگستان
کی رصد بندی مین بڑا فرق ہے کیونکہ بہت سے نئے نئے آلات رصدی اور ...
آریری ایجاد کیئے گئے ہین کہ اون آلات کی اعانت سے بہت سیارے اور
اقمار وغیرہ پائے گئے جنکے نام ونشان سے اگلے ہیئت دانون کو کچھ خبر نہ تہی اور
دوربین اور بہین بین کے وسیلہ سے بہت کواکب بعیدہ اور دقایق خفیہ
منکشف اور منجلی ہوئے ہین یہانتک کہ یہہ بہی دریافت ہوا کہ نہایت خفیف
حرکت اجرام سماوی کی اوسی عادت عام پہ مبنی ہے جسپر اور تمام حرکات
عظیم انبنا رکہتے ہین اور جسقدر ان دونون آلون کی تکمیل ہوتی جاتی ہے
ہنوز نئے نئے سیارے اور ثوابت نکلتے چلے آتے ہین اور جو چیزین فرنگستان
کے دانشمندون نے اس علم مین دریافت کی ہین یہہ ہین سیارات اوسکے
۵ چار جہیم سیڈ ... سیرس وسطا جونو پالس اقمار ۷ اجار ... ی کے سات زحل کے

جیسے جار جیم سیڈ وس کے حلقہ زحل کے گرد ۲ باہم پیوستہ دنبالہ دار ستارہ
۵۰۰ ثوابت بیشمار انتہی اور اوسی مین یہہ بہی لکہاہے دنبالہ دار ستارہ جنکو
عوام ہند کے جہاڑو کہتے ہین جو نہایت طویل بیضی مدار مین آفتاب کے گرد
پہرتے ہین کبہی آفتاب کے بہت نزدیک آجاتے ہین کہ اہل زمین کو مرئی
ہوتے ہین اور کبہی بہت دور ہوجاتے ہین کہ دوربین سے بہی نظر نہین
آتے اونکا عدد ابتک ٹہیک نہین معلوم لیکن سیکڑون بلکہ ہزارون ہین
انکے قطر کی لمبائی ہزارون کروڑ میل کی ہے اور اونکے مدارات کی وسعت
کتنے پدم میل مدار جار جیم سیڈ وس کے باہر ہے انتہی۔ اور سپرنٹنڈنٹ ڈہاکہ
کالج اپنے رسالہ ہیئت مین لکھتے ہین ہماری زمین جسپر ہم بستے ہین جس عالم
نیری سے تعلق رکہتاہے اوسکی صورت یون ہے کہ یہہ سورج بیچ مین قایم ہے اور
اوسکے گرد ایک جماعت سیارونکی گہومتی ہے جس مین سے یہہ زمین بہی ایک ہے
جو ستارے اس سورج کے گرد گہومتے ہین وہ گیارہ ہین اونکے بہ ترتیب یہہ
نام ہین عطارد زہرہ زمین مریخ وسطا جونو سیرس پالس مشتری زحل
جار جیم سایڈس یہہ ستارے ہمیشہ گرد آفتاب کے اپنے اپنے مدار پر گہومتے
ہین اور سورج سے مختلف مسافت پر ہین عطارد سب سے سورج کے نزدیک
ہے بعد اوسکے زہرہ بعد اوسکے زمین اور بعد اوسکے مریخ علی ہذ القیاس اوپر
کے نزدیک بموجب ایک دوسرے کے بعد ہین ان گیارہ ستارون مین سے
پانچ نئے نکالے ہوئے ہین قدما انکو نہین جانتے تہے فرنگستان کے حکیمون نے
بذریعہ دوربین کے نکالا ہے اور ستارہ زحل کے گرد دو نورانی حلقہ بہی
اہل فرنگ نے دوربین سے دیکہے ہین اونکو حلقیین یا غاشیین زحل کہتے ہین
انتہی پس جیسے یہہ حضرات قدما باوجود ہیئت دانی وبصورت رصد بندی وغیرہ
کے بہی ان سب حالات سے ناواقف اور جرم شمس کو خلاف واقع سمجہتے تہے
اس شق القمر کو بہی اور کچہ سمجہ لئے ہون تو کیا عجب و کون محل اشتباہ ہے۔

الثالث والثلاثین مفتاح الافلاک مین لکھا ہے حکیم کیپلر صاحب نے گمان کیا تھا کہ ضرور ہے کہ زہرہ اور مشتری آفتاب پر کبھی کبھی گزرین کیونکہ اون دونون کے مدار مدار زمین کے اندر ہین اور اوس نے اپنی تقویم مین یہہ لکھا تھا کہ سنہ ۱۶۳۱ اور سنہ ۱۶۶۱ع مین گزار زہرہ آفتاب پر ہوگا مگر چونکہ اوسکی زندگی نے وفا نکی وہ قبل سنہ مذکور کے اس جہان فانی سے رحلت فرماگیا بعد ازان دریافت ہوا کہ سنہ اول کے تعین مین اوس نے غلطی کی بعد اوسکے ایک محرر انگریزی ہورکس صاحب جو علم ہیئت کا بدرجہ کمال شایق اور ماہر تھا اوس نے از روے حساب کے دریافت کیا کہ سنہ ۱۶۳۹ع مین نومبر کی چوبیسوین تاریخ زہرہ قرص آفتاب پر گزریگی چنانچہ سب سے پیشتر ہورکس صاحب نے گزار زہرہ کو دیکھا ہے اپنے حساب کے بموجب اوسکو یہہ دریافت ہوا کہ گزار زہرہ دن کو بعد تین بجے کے واقع ہوگا لیکن ایک حساب کیپلر صاحب نے اپنی تقویم مین لکھا تھا اوس سے ہورکس صاحب کو ایسا معلوم ہوا کہ اوسی تاریخ آٹھہ بجے صبح کو گزار زہرہ ہوگا پس اس خوف سے کہ شاید میرا حساب غلط ہو اوس نے طلوع آفتاب سے نو بجے تک رصد بندی کی پھر دس بجے اور دوپہر کو اور ایک بجے بھی دیکھا گیا۔ وہ صاحب بہت عدیم الفرصت تھا ان وقتون کے مابین وہ اپنے آقا کا حساب کتاب لکھا کیا بعد ازان تین بجنے کے پندرہ دقیقہ بعد جب اوسکو کام سے فرصت ملی پھر وہ آفتاب کیطرف دیکھنے لگا دیکھتا کیا ہے کہ قرص آفتاب پر بائین طرف ایک چھوٹا سا سیاہ داغ موجود ہے اور بعد آدہے گھنٹہ کے آفتاب غروب ہوگیا اور تمام گزار زہرہ وہ دیکھنے نہ پایا انتہی پس ایسے ہی ممکن ہے کہ تمام ارباب ارصاد اپنے اپنے کسی حساب وکتاب مین لگ گئے ہون اور شق القمر ہوگیا ہو پھر بھلا وہ کیونکر دیکھتے اور کیا لکھتے۔

الرابع والثلاثین اسی سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ ارباب ارصاد ہر وقت رصد بندی نہین کیا کرتے تھے بلکہ باوقات معینہ باغراض خاصہ کیا کرتے تھے پس ممکن ہے

کہ جن وقتون مین اون لوگون نے رصد بندی نکیا ہوا ویسوقت شق القمر ہوا
الخامس والثلثین۔ ہمارے یہان اکثر روایتون سے ثابت ہے کہ شق القمر تو
غروب قمر واقع ہوا اور اوسی حالت مین دونون ٹکڑے ملکر ڈوب گیا پس چونکہ
طالبین نے اوسکو ابتدا سے دیکھا اونکو بخوبی چاند کا پھٹ جانا معلوم ہوا اور
غیر متصدین نے اوسکی حالت غروبی سمجھا پھر بہلا اوسکو عموماً لوگ کیونکر دیکھتے۔
اس پر بعض نکتہ چین یہہ فرماتے ہین کہ واہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ تمہارے
یہان ثابت ہے کہ اوس رات قمر بدر تہا چنانچہ سیف الماضی مین بہی لکھا ہے
وتواند کہ وقوعش عند طلوع قمر باشد چنانچہ در دلایل ابو نعیم از ابن عباس
آوردہ کہ آن شب شب بدر بود انتہی۔ تو ہم کہتے ہین کہ بشرط ثبوت و تسلیم
اس سے بہی ہمارا وہی مطلب حاصل ہے کہ جو لوگ مطالبہ کرکے اوسکی طرف
نظر لگائے ہوئے تہے اونکو تو بخوبی دکہائی دیا اور غیرون نے بصورت دیکہنے
کے بہی اوسکی وہی ابتدائی اضمحلالی ہلالی صورت مثل حالت غروبی کے سمجہا کما لا یخفی
السادس والثلثین باتداد حکما اجسام صیقلہ محضہ مفرق بصر اور اشیاء مضیئہ
منورہ صرف مزلق ومزلۃ النظر ہین پس ممکن ہے کہ اس سبب سے اور لوگون کی
نظرین پہسل گئی ہون اور شق القمر نہ معلوم ہوا ہو کما لا یخفی۔
السابع والثلثین مورخین متقدمین اکثر حوادث ارضیہ کو لکہا کرتے تہے اور
وقایع سماویہ کیطرف بہت ہی کم لحاظ کرتے تہے بلکہ بعض بعض وقایع عظیمہ و
حوادث غریبہ ارضیہ کیطرف بہی مثل طوفان نوح و قدامت مذہب نصاری
وغیرہا کے مطلقاً خیال نہ کئے اور کچہہ بہی نہ لکہے۔

قال ابن خلدون فی تاریخہ واعلم ان الفرس والہند
کہا ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین جان تو کہ تحقیق اہل فارس اور ہند
لا یعرفون الطوفان وھکذا فی المواعظ والاعتبار
نہین پہچانتے ہین طوفان کو اور ایسا ہی ہے المواعظ والاعتبار

بذکر الخطط والآثار ولقطة العجلان واظہار الحق وھکذا
بذکر الخطط والآثار اور لقطۃ العجلان اور اظہار الحق مین اور بہت سی
فی غیر واحد من کتب المحققین من مورخی المسلمین و
محققین کی کتابون مین مسلمانون مورخون اور
محققی المسیحیین ایضاً۔
محققین مسیحیونکے بھی ایسا ہی ہے۔
اور تاریخ کلیسا مین لکھا ہے دین عیسوی سلطنت روم کی تمام آبادیونمین
جو شایستگی کے لیئے مشہور تھین اسقدر جلد پہیلگیا باعث کہ اوس زمانہ
کے بت پرست مورخون نے اپنی کتابونمین اون عیسائیونکی صرف اوڑتی
سی خبرین درج کین اور اونکا تذکرہ گویا محض بالائی سمجھا انتہی۔
الثامن والثلثون بعض وقایع سماویہ کو اگرچہ بعض مصنفین نے اپنی کتاب
مین ذکر بھی کیا لیکن پہر بھی عامہ مورخین نے اسکے برابر نقل کرنے کو کوئی امر
لازمی جانا اور ایک نے دوسرے سے کچھہ نقل نکیا دیکھیے میبذی نے
ہدایۃ الحکمت کی شرح مین عنصریات مین لکھاہے کہ حضرت مسیح کے بہت زمانہ
کے بعد قطب شمالی کے آس پاس آسمان مین ایک آگ شعلہ زن ظاہر ہوئی
تھی اور برابر برس روز تک رہی اور تاریکی نے تمام عالم کو نو ساعت
دن سے رات تک ایسا چہپالیا تہا کہ کوئی کسیکو دیکھہ نہین سکتا تہا اور زمین
و آسمان کے درمیان سے کوئی چیز خشک گہاس اور راکھہ کے مانند گرتی
تھی اور مجموعۂ شمسی مین ہرشل صاحب کا ماہتاب کے ایک ستارہ انگیز پہاڑ کو
دو تین ساعت تک جلتی ہوئی دیکھنا لکھاہے اور ۱۲۹۱ھ کا واقعہ ہے کہ
رمضان کے مہینے مین سحر کے وقت ایک اتنا بڑا استارہ ٹوٹا تہا کہ جس سے
تمام اوجالا ہوگیا تہا اور بہت دیر تک اوسکی روشنی باقی رہی اور ضلع
گورکہپور اور بہاگلپور وغیرہ کے لوگون نے اوسکو بچشم خود دیکھا مگر اور بہت

مولفہ نواب صاحب
سیسی سب
حسن خان صاحب
۱ مصنفہ مولوی
رحمت اللہ صاحب
الکرانوی اعلیٰ
والمکی نزیل مکہ
۳ مصنفہ جی ایسی
حرتی مسیحی
صاحب
مترجمین الکلی
۴ نقل بیان کلارک
صاحب دیکھو

مقام کے لوگون کو اوسکی مطلق خبر نہین یقین ہے کہ آپؐ نے بہی آجتک شاید نہ سنا ہوگا لیکن یہہ سب آپ لوگون کے نہ دیکھنے اور عموماً تواریخون مین مندرج نہونے سے اونکا عدم وقوع لازم نہین آسکتا ہے کما لا یخفی
التاسع والثلثون زمانۂ وقوع شق القمر مین عرب تو امی تہا ہی مگر انگلنڈ و فرانس وغیرہا بہی جہل آباد ہو رہا تہا کما یشہد بہ التواریخ چنانچہ لب التواریخ مین لکہا ہے اہالی فرانس اور انگلانڈ نہایت جاہل تہے اور پہر اوسی مین یہہ بہی لکہا ہے بطلیموس نے طلوع کواکب کی بابت جو کچہہ لکہا ہے یقین ہے کہ اوسکا حساب اوس نے اوس اقلیم مین کیا ہوگا جہان ساعات نہاریہ سولہ تک پہونچا ہوگا اور یہہ ارض عرض مذکور المدارج سے مطابقت رکہتا ہے اس عرض البلد کی کوئی قوم یورپی اون ازمنہ قدیمہ مین علم ہیئت سے آگاہ نتہی پہر بہلا اس واقعہ شق القمر کو کون لکہتا ۔
الاربعون تواریخ سے یہہ بات ثابت ہے کہ یورپ کے مغربی ممالک کے لوگ تو عربون ہی سے علم اخذ کرکے اور اونہین کے قدمون کی برکت سے عالم و ڈاکٹر بنے چنانچہ لب التواریخ مین یوروپ کے علوم وفنون کی ترقی کے بیان مین لکہا ہے یوروپ مین علوم کا چرچا پہر کر پہلے اعربونکی طرف منسوب ہے اور دوسری فصل مین ہے یوروپ کے مغربی ممالک کے لوگ پہلے پہل عربون کے تراجم کے وسیلہ متقدمین کے علوم سے آگاہ ہوئے انتہی پس جبکہ اون عربون ہی نے اسکو بطور تذکرہ و تاریخ کے نہ لکہا تو بہلا وہ بیچارے کیونکر لکہتے اور اوس وقت اوسکو کہان پاتے ۔
الحادی والاربعون زمانۂ وقوع شق القمر مین ہمارے پیغمبر کی شان مین لوگ دو طور پہ تہے ایک رسول و نبی سمجہنے والے اور ایک جادوگر و شعبدہ باز وغیرہ ٹہرانے والے پس فریق اول نے تو باعتقاد موجود رہنے آیت قرآنیہ و روایات متواتر لسانیہ کے لکہنا کوئی امر ضروری نہ سمجہا اور فریق ثانی بہلا ساحر دن

اور شعبدہ بازون کی باتون کو کیون لکھتے دیکھئے یہان کلکتہ مین روز ہی
نیا تماشا ہوا کرتا ہے اور طلسم و شعبدہ کا گل کھلا کرتا ہے پہرا وسکو کون
لکھتا ہے ۲۳ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری کی عصر کے وقت ڈاکٹر لین نامی ایک
انگریز غبارہ مین بیٹھکر بمقام سیالدہ متعلقات شہر کلکتہ اوڑا اور بہت دور
تک آسمان کیطرف چلا گیا اور اوسکو ہزارون لاکھون آدمیون نے دیکھا
اور فی الواقع یہہ ایک واقعہ عجیبہ تہا لیکن باوجود اسکے بہی اسی کلکتہ کے
ہی بہت لوگون نے اوسکو نہ دیکھا اور کسی نے بطور تاریخ و تذکرہ کے نہ لکھا
فکذا یمکن هذا ایضاً ترجمہ پس ایسے ہی ممکن ہے یہہ بہی۔

۵ یعنی بہوکار کی غلطی ہے ۱۲ منہ

۴۲ الثانی والاربعون ہو سکتا ہے کہ باوجود علم کے مورخون کو اسکے لکھنے سے ذہول
ہو گیا ہو دیکھئے متی حواری نے اپنی انجیل کے ۲۷ باب کے ۹ آیت مین زکریا
کو ارمیا لکھدیا اور حضرت مرقس نے ۲ باب کے ۲۶ آیت مین اخی ملک کو ابیتار
کر ڈالا جسکے لئے بعض عیسائی تو بموجب
انا وجدنا اباءنا علی امة وانا علی آثارهم مقتدون
بتحقیق پایا ہمنے اپنے باپونکو اوپر ایک جماعت کے اور ہم اوپر نشانون اونکے کے پیروی کرنیوالے ہین
کی ابتک تاویل علیل کئے جاتے ہین اور بعض حقایا اکراہا اسکے غلط ہونے کا
اقرار کرتے ہین چنانچہ جوادین ساباط براہین ساباطیہ مین لکھتے ہین۔
وقد قرئت صحیفة ارمیا فی الترجمة العربیة القدیمة
اور پڑہا مینے صحیفہ ارمیا کو عربی قدیم ترجمہ
والانکلتاریة والاصل العبرانی ولم اجد فیها شیأ فسئلت
اور انگریزی اور اصل عبرانی مین اور نہین پایا مینے انمین کچھہ پس پوچھا مینے
عن ذالک اکثر علمائهم فاجاب طامسن بطغیان قلم الکاتب
اس سے بہت سے علماؤنکو اون کے پس جواب دیا طامسن نے ساتھہ نافرمانی قلم کاتب کے
وغیرہ باحتمال ان یکون ارمیا یسمی زکریا وبہوکانان ومارطیروس
اور غیرہ اوسکے نے ساتھہ احتمال اسبات کے کہ ارمیا نام ہو زکریا کا بہی اور بہوکانان اور مارطیروس

وکیراکوس بان متی لم یتفحص الکتب فظن ان ذالک مکتوب
اور کیراکوس نے باینطور کہ متی نے نہین تلاش کیا کتابون کو پس گمان کیا کہ یہ حضرت ارمیا
فی بنوۃ ارمیا وانا وجدتہ فی سفر زکریا علیہ السلام
کی کتاب مین لکھا ہی اور ہم نے پایا اوسکو زکریا علیہ السلام کی کتاب کے
فی ۱۱- ۱۲ منہ لاغیر ثم تحققت ذالک من اکثر علماء الیھود
۱۱باب کی ۱۲ - آیت مین نہ اوسکے غیر مین پھر تحقیق کیا مین نے اسکو اکثر علماء یہود سے
فقالوا انا لم نجد ذالک الا فی سفر زکریا علیہ السلام لاغیر
پس کہا اونہون نے کہ نہین پایا ہم لوگون نے اسکو مگر زکریا علیہ السلام کی کتاب مین نہ غیر اوسکے مین
وفی اظہار الحق وفی ھذا الموضع اقوال مضطربۃ لعلماء
اور اظہار الحق مین ہے اور اس مقام پر واسطے متقدمین ومتاخرین علماء
المسیحین سلفا وخلفا وقال وارد کاتلک فی کتابہ المسمی
مسیحین کے چند پریشان قول ہین کہا وارد تہولک نے اپنی کتاب مین جسکا نام کتاب
بکتاب الاغلاط الذی طبع فی ۱۸۴۱ من المیلاد فی صفحہ ۲۶
الاغلاط ہے جو کہ ۱۸۴۱ عیسوی مین چھپی ہے صفحہ ۲۶ مین کہ
کتب مسٹر جوئیل فی کتابہ انہ غلط مرقس فکتب ابیثار
مسٹر جوئیل نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ تحقیق مرقس نے غلطی کیا پس لکھدیا ابی ثار
موضع اخی ملک وغلط متی فکتب ارمیا موضع زکریا
مقام مین اخی ملک کے اور غلطی کیا متی نے پس لکھدیا ارمیا مقام مین زکریا کے
انتھی وقال ھارن فی صفحہ ۳۸۵ و ۳۸۶ من المجلد الثانی
اور کہا ہارن نے صفحہ ۳۸۵ اور صفحہ ۳۸۶ مین اپنی تفسیر کی دوسری جلد
من تفسیرہ المطبوع ۱۸۲۲ من المیلاد فی ھذا النقل اشکال جلی
مین جو ۱۸۲۲ء مین چھپی ہے اس نقل مین یقینا بہت سخت شکل ہین
لانہ لا یوجد فی کتاب ارمیا مثل ھذا ویوجد فی الایۃ الثالثۃ
کیونکہ نہین پایا جاتا ہے کتاب مین ارمیا کے مثل اسکے اور پایا جاتا ہی زکریا کی کتاب کی

عشر من الباب الحادی عشر من کتاب زکریا لکن لا یطابق الفاظ
۱۱ باب کے ۱۳ آیت مین لیکن نہین مطابق ہے الفاظ
متی الفاظه وبعض المحققین علی انه وقع الغلط فی نسخة المتی
متی کے الفاظ کو اور بعض محققین اوپر اس بات کے ہین کہ تحقیق متی کے نسخہ مین غلطی واقع
وکتب الکاتب ارمیا موضع زکریا او ان هذا اللفظ الحاقی انتهی
اور کاتب نے زکریا کی جگہہ پر ارمیا لکہدیا ہی ۔ یا یہہ کہ یہہ لفظ الحاقی ہی یعنی پیچہے سی ملا دیگئی ہے
پس بحسب ظن خیر کے مین بہی کہتا ہون کہ حضرت متی و مرقس کو یہ سب معلوم تہا
لیکن لکہنے کے وقت ذہول ہو گیا
وهکذا فی کثیر من الامور کما لا یخفی علی من نطالع التوراة والانا
اور ایسا ہی بہت امر مین جیسا کہ نہین پوشیدہ ہی اوپر انکے کہ مطالعہ کرتے ہین توریت اور انجیلون
والزبور فلذا یمکن فی هذا ایضاً من المورخین وارباب التذکرة
اور زبور کو پس ایسے ہی ممکن ہے اسمین بہی مورخین اور ارباب تذکرہ
والمنجمین فلا اعتراض علیه
اور منجمین سے پس نہین اعتراض ہے
الثالث والاربعون ممکن ہے کہ بباعث بہت دن گزرنے کے وہ کتابین جسمین
اسیر مورخین ناظرین نے خود لکہا ہو یا مخبرین صادقین سے سنکر تحقیقاً و انباناً
درج کیا ہو بالکل ضایع و ساری عالم سے ناپید ہوگئے ہون جیسا کہ اب حضرت
متی کی لکہی ہوئی عبری انجیل بالکل معدوم ہے اور برنباکے منہہ کی نکلی ہوئی و
ناپید ہے کما لا یخفی ۔
الرابع والاربعون عیسائی لوگ برابر غل کیا کرتے ہین کہ حضرت عمر نے بہت حکمیہ
وغیرہ کی کتابین جلا دیا تہا پس بصورت صدق و تسلیم ممکن ہے کہ وہ کتابین بہی
اوسی مین نیست و نابود ہوگئے ہون جسمین شق القمر بہی لکہا رہا ہو مصرعہ
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؛

الخامس والاربعون ہوسکتا ہے کہ وہ کتابین ابتک بہی بعض کتب خانون مین موجود ہون مگر ہم لوگون کو نہ ملتے ہون جیسے کہ انجیل طفولیت حضرت مسیح ور برنا باہ کی انجیل (جسمین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہتسی علامتین اور نشانیان اور -

النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل

وہ نبی امی کہ پاتے ہین لکہا ہوا نزدیک اپنے توراۃ اور انجیل مین

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

بشارت دینے والا ہون ساتہ ایک رسول کے کہ آویگا بعد میرے نام اوسکا احمد ہے -

وغیرہا کا مصداق ہونا بہی بخوبی لکہا ہوا ہے) نہین ملتی -

السادس والاربعون ہم یہہ بہی کہہ سکتے ہین کہ اسکو کسی مورخ نے نہین لکہا بلکہ اسکو زبانی ہے ہر زمانہ کے لوگ برابر ایک دوسرے سے نقل کرتے چلے آئے جیساکہ حضرت مسیح کا ناصری کہلانا کسی کتاب قدیم مین مذکور نہین ہے اور اب حضرات عیسایہ حضرت متی وغیرہ کے بنانے کے لئے اسکا یہی جواب دیتے ہین کہ یہہ زبانی طور پر کہا گیا تہا نہ کہ لکہہ کر کسی نبی کو اعلام ہ انتہا -

فلذا امکن فی ھذا ایضاً ترجمہ - پس ایسے ہی ممکن ہے - اسمین بہی -

السابع والاربعون ہوسکتا ہے کہ جن جن کتابون مین شق القمر لکہا ہوا وسکو مخالفین نے بالکل نیست ونابود کرڈالا ہو جیساکہ جب رسالہ اصل واقعات دین محمدی ٹرینٹی مشن پریس الہ آباد ۱۸۷۲ء مین چہپا اور اوسکے مصنف نے پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی شان مین یہہ لکہا کہ وہ رسول اللہ نہ تہے بلکہ سیف اللہ یا ہتہیار تہے جس سے اللہ خطا کارون کو سزا دیویگا تب اوس سے کچہ ہوشیار پادریون نے اوسپر بنہہ ہوکر اوسکو لزم کیا کہ یہہ تو عین دعوی مسلمین ہے اور یہہ ایک صفت من صفات سید المرسلین ہے تو وہ بالکل کتاب حتی المقدور نیست کرڈالی گئی اور کہوج کہوج کر جلائی گئی

فلذا امکن فی ھذا ایضاً -

الثامن والاربعون اوس زمانہ کے مختلف زبان کی کتابون کے مختلف ترجمے
پس ممکن ہے کہ جن جن کتابون مین شق القمر رہا ہو حضرات مترجمین نے
اوسکو اورکا اورکر دیا ہو جیسے ہمارے فارقلیط کو کسی نے وکیل کر دیا اور کسی نے روح
وغیرہ بنا ڈالا۔

التاسع والاربعون ہاروت ماروت کا ایک مدت تک زندہ آسمان سے زمین پر آنا اور
زمین سے پھر آسمان پر چلے جانا اور ایسے ہی حضرت ادریس کا زندہ آسمان پر چڑھ جانا اور
آسمان کے پہٹ جانے اور بصورت کبوتر ایک چیز کے (روح القدوس) حضرت مسیح پر نازل
ہونے اور برہما وغیرہ کے آسمان پر دوڑے دوڑے پھرنے وغیرہ امور کو ایک ایک جماعت
عقلا نے تسلیم کرلیا بلکہ بعض کو مدار اپنے ایمان کا ٹھہرایا ہے۔ مگر با وجود اسکے بھی کسی نے
انکو بطور تاریخ عمومی یا تذکرہ نجومی کے کہین نہین لکھا فکذا امکن ھذا۔

الخمسون مجموعۂ شمسی مین لکھا ہے ڈاکٹر ہرشل صاحب نیز کہ یکی از حکماء ایمان است
و اکثر اجرام سیارات رابمشاہدہ آوردہ گفتہ کہ داغہائیکہ برجرم قمر بمعائنہ می آید
آثار آبادیہا و کوہ ہا و بیابان ہا و بحر وغیرہ است و ہم یک کوہ شرارہ انگیز شل کوہ شرارہ
خیز کہ درین دنیا است دیدہ و آتش سوزان تخمیناً تا دو سہ ساعت دران بمعائنہ
آوردہ و آخر آنرا منطفی یافتہ پس تعجب ہے کہ ایک ہرشل صاحب کا یہہ دیکھنا تو بلا تردد
تسلیم کرلیا جاوے اور شق القمر جسکو ہزارہا دن لاکھون آدمیون نے دیکھا نہ قبول کیا جاوے ۵

فعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ + ولکن عین السخط تبدی المساویا +
پس آنکہ رضا کی ہر عیب سے ماندی ہے ولیکن آنکھ رضامندی کی ظاہر کرتی ہے برائیون کو

الحدی والخمسون ہوسکتا ہے کہ دیکھنے والون نے میل خسوف کی سمجھکر ایک معمولی بات
تصور کرکے نہ لکھا ہو یہا نیز بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ ممکن ہے کہ اوسوقت گہن ہی لگا
ہوا ہو اور پیغمبر صاحب نے پکار کر کہدیا ہو کہ دیکھو دیکھو میرے معجزہ سے چاند پہٹ گیا
اور پھر بعد ایک لحظہ کے تو وہ کیفیت جاتی ہی رہی پھر کیا دلیل اور کون سبیل ہے
کہ اسمین مسلمانون کے پیغمبر سچے اور یہہ انکا معجزہ ہو تو ہم عرض تے ہین کہ اولاً منکرین کا

طلب کرنا اسکو باطل کرتا ہے اور ثانیاً اگر ایسا ہوتا تو مشرکین اسکے بعد اوسکو جادو نہ
کہتے بلکہ ایک معمولی بات قرار دیتے اور آپکو یون الزام دیتے کہ یہہ تو معمولی ہی بات
ہے اسمین تمہاری کیا تعریف ہوئی اور یہہ معجزہ کیونکر ہوا کما لا یخفی۔

۵۲ الثانی والخمسون محتمل ہے کہ بموجب ؎

کضرائر الحسناء قلن لوجہہا — بغضا وحسدا انہ لدمیم

مانند سوتون خوبصورت عورتونکے کہ کہتے ہین واسطے منہ اوسکے — از راہ بغض و حسد کے کہ بلاشک وہ داغدار ہے

کے باوجود علم و قوت کے بہی عداوۃً و حسداً نہ لکہا گیا ہو اور دیدہ و دانستہ
چہپایا گیا ہو دیکہو اعمال کے ۴ باب مین لکہا ہے جب اونہون نے بطرس اور یوحنا کی
ڈہٹہائی دیکہی اور دریافت کیا کہ وے بے تربیت اور اُمّی لوگ ہین متعجب ہوئے پہر
معلوم ہوا کہ وے عیسیٰ کے ساتہہ تہے اور اوس شخص کو جو چنگا کیا گیا تہا اونکے ساتہہ
کہڑا دیکہہ کے لاجواب ہوئے تب حکم کرکے کہ وے محفل سے باہر جاوین آپس مین کہنے
لگے کہ ہم ان آدمیون سے کیا کرین اسلئے کہ اورشلیم کے سارے رہنے والون پر ظاہر ہے کہ اونہون
نے معتبر معجزہ دکہلایا اور ہم انکار نہین کرسکتے پر تا کہ یہہ خلق مین زیادہ مشہور نہو آؤ ہم
انہین خوب دہمکاوین کہ وے آگے کو اس نام کی بات کسی سے نہ کرین انتہی۔

۵۳ الثالث والخمسون ہوسکتا ہے کہ محققین متقدمین نے لکہا ہو مگر متعصبین متاخرین نے
تحریف کرڈالا ہو چنانچہ دیکہئے کہ اکثر وقایع سنہ ۶۱۶ع کی عام تواریخون مین مذکور نہین ہین
پس چونکہ یہی سنہ سن وقوع شق القمر ہے ہوسکتا ہے کہ اسی کے چہپانے کے لئے وہ سب
بہی حذف کردئے گئے ہون اور حضرات متعصبین نے پرائی بدشگنی کے لئے اپنی ناک بہی
کاٹ ڈالی ہو ؎ شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ٭ گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

۵۴ الرابع والخمسون ممکن ہے کہ باوجود علم و واقفیت واعتقاد حقیت وحادثہ عظیمہ و معجزۂ
جلیلہ کے بہی لوگون نے بخیال خارج از تخیلہ بشریہ اور اس وقوع کو محض صرف قدرت
الٰہیہ سمجہکر نہ لکہا ہو۔

۵۵ الخامس والخمسون ہوسکتا ہے کہ بباعث غایت جلالت شان کے اسکو لوگون نے ایسا کثیرالبیان

سمجھا ہو کہ اپنے کو اسکے لکھنے سے عاجز تصور کر لیا ہو۔

لما قال یوحنا فی اخر انجیلہ جیسا کہ کہا یوحنا نے اپنی انجیل کے اخیر مین۔

اور بہی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کیئے اگر جدا جدا لکھے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکھی جاتین دنیا مین نہ سماتین انتہی۔

السادس والخمسون۔ یہہ عمومًا نہ دیکھنے و لکھنے کا اعتراض اوسوقت عاید بحال سلین ہوتا ہے کہ تمام جگہہ ایک ہی چاند و سورج مان لیئے جاوین اور اگر فلاسفہ کے اس قول کو تسلیم کر لین کہ ہر اقلیم کے لیئے ایک ایک چاند و سورج و ستارہ جداگانہ ہین جیسا کہ مجموعۂ شمسی مین لکھا ہے و نیز فوائد آخری اگر محتوی بخلقت آن نبودی از قدرت خالقیت می توانست کہ بزیادتی نور قمر با یک قمر آخر عرصہ ارض را مستنیر میکرد بلکہ رسیدہ کہ در کائنات یزدانی شمس و فلک بیشمار اند و بمواضع متعدد و واقع انتہی اور عجائب المخلوقات ابن الاثیر وغیرہ مین لکھا ہے۔

وعن عطاء بن یسار فی قول اللہ عز وجل سبع سموات

اور روایت ہے عطا ابن یسار سے تفسیر مین قول اللہ بزرگ کے سات آسمانون

ومن الارض مثلهن قال فی کل ارض آدم مثل آدمکم

اور زمین سے مثل اون کی کہا ہر زمین مین آدم ہین مثل آدم تمہارے

ونوح مثل نوحکم وابراهیم مثل ابراهیمکم واللہ اعلم

اور نوح ہین مثل نوح تمہارے اور ابراہیم ہین مثل ابراہیم تمہارے اور اللہ بڑا جاننے والا ہے

ولیس هذا القول باعجب من قول الفلاسفة ان الشمس

اور نہین ہے یہہ قول بہت عجیب قول سے فلاسفہ کے کہ آفتاب

شموس کثیرة والاقمار کثیرة ففی کل اقلیم شمس وقمر و

بہت سے ہین اور چاند بہت سے ہین پس ہر اقلیم مین ایک آفتاب اور ماہتاب اور

نجوم انتہی وهکذا فی مفتاح الافلاک وغیرها۔

بہت سے ستارے ہین انتہی اور ایسا ہی ہے مفتاح الافلاک وغیرہ مین۔

تو تو ہمپر کوئی اعتراض ہی نہین پڑتا اور بہت سہولت سے ہمارا مطلب حاصل ہو جاتا ہے
کما لا یخفی۔

السابع والخمسون بموجب ولو نزلنا علیک کتابا فی قرطاس فلمسوہ بایدیھم

اور اگر اوتارتے ہم اوپر تمہارے کوئی لکھی ہوئی چیز کاغذ مین پس چھوتے

لقال الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین۔

وہ لوگ اوسکو اپنے ہاتھون سے تو بھی البتہ کہتے کافر لوگ نہین ہے یہ مگر جادو ظاہر۔

کے اگر کوئی شخص لکھی بھی ہوتا اور ہم مسلمان اوسکو پیش کرتے تو حضرات منکرین ہمارا کب اقرار کرتے اور اوس تحریر پر کب ایمان لاتے دیکھئے اہل چین ایک سلسلہ کسوفات جو ابتدا سے پیش کرتے ہین محققین عیسایہ اوسکو کہان تسلیم کرتے ہین بلکہ بڑے زور شور سے اوسکو رد کرتے اور ایک جعلی و مصنوعی بات سمجھتے ہین چنانچہ ڈاکٹر ٹیلر لب التواریخ مین چینیون کے حالات مین لکھتے ہین چینیون کے مداح کہتے ہین کہ انکی ولایت کے شرایع و رسوم اور بولی حتی کہ پوشاک بھی چار ہزار برس سے کچھ اوپر ایک ہی وضع پر چلے آتے ہین اور اس بات کی شہادت مین وے ایک سلسلہ کسوف کو درپیش کرتے ہین کہ جس سے لگاتار اوس عصر کے حوادث سے جو کہ دو ہزار پچپن برس قبل تولد مسیح کے گزرے تطبیق دیتے ہین چونکہ اوس وقت سے کسی زمان گزشتہ تک شمار تعداد کسوف ماضیہ کا سہل ہے پس ممکن ہے کہ ابتدا سے انتہا تک جعلی تاریخ کے ساتھ کسوف واقعی کے تاریخ کو منطبق کرین پس یہ دلیل حقیقۃً بے اصل ہے جب تک کہ یہ بات پایۂ ثبوت پر نہ پہونچے کہ یہ سب کسوف اپنے زمان وقوع مین قلمبند ہوئے تھے مگر یہ امر صعب نہ وقوع مین آیا ہے نہ آسکتا ہے کیونکہ محقق ہے کہ کوئی دفتر تاریخ تین قرن قبل مسیح کے مرتب نہوا تھا حال کے اہل چین چونکہ حرکت اجرام افلاکی سے قاطبتاً بے خبر ہین اسلئے زیچ کسوف کی تخریج پر قادر نہین ہین سلسلہ کسوف جو کہ مبین ہوا ہے اغلب کہ ایسے بعض جزیٹون نے اسلئے کہ خاقان کے مورد مراحم ہون اور قوم کے لبیر کو بڑھا دین شمار کیا ہوگا جزیوٹی فرقہ دو سو برس سے کچھ اوپر علم ہیئت مین دخل رکھتے ہین انتہی۔

الثامن والخمسون مہابہارت کے موچند ہرم فصل مین لکہا ہے کہ دنیا مین ایک وقت ماہتاب کا ایک ٹکڑہ بسوامتر کی دعا سے گر کر پہٹ گیا تہا پس یہہ یا تو یہی ہمارا شق القمر ہے کہ حضرات ہنودنے اولٹ پلٹ کر اپنے حضرت کے نام چڑہا دیا ہے جیسا کہ حضرات عیسایہ و یہود نی بشارات احمدیہ کو اپنے اپنے مسیح پر جادیا ہے یا مثل اوسکے ممکن الوقوع والرویہ ہے والا تحکم بحت و ترجیح بلا مرجح ہے وہو باطل کما لا یخفی۔

التاسع والخمسون۔ انجیل متی کے باب ۱۶ اور مارقس کے ۸ اور لوقا کے ۱۱ مین لکہا ہے کہ یہودیون نے عیسائیون کے مسیح سے ایک آسمانی معجزہ طلب کیا تو اونہون نے اونکو برے اور مکار اور حرام کار وغیرہ کہکر جہڑک دیا اور یہہ فرمایا کہ سوا ے یونس نبی کے معجزہ کے اور کوئی معجزہ تمکو نہ دکہلایا جاوے گا جسکا یہہ مطلب تہا کہ تمپر عذاب نازل ہوگا مگر ہمارے بشر مسیح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب مشرکین نے یہہ آسمانی معجزہ طلب کیا تو آپ نے باہستگی اونکو جواب دیکر مطابق اونکی طلب کے شق القمر فرما کر یہہ آسمانی معجزہ بہی دکہلا دیا ۵ اک ادنی معجزہ شق القمر ہے میرے حضرت کا ٭ کوئی عیسی سے ایسا ہی دکہائے جسکا جی چاہے پس حضرات عیسایہ کو بپاسداری وحمایت انجیل اس معجزہ کی تصدیق کرنا چاہئے اور اسمین کبہی چون وچرا ولب انکار نہ کہولنا چاہئے ۵

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تردارند ٭ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ٭

الستون عدم رویت غیر سکنا ر مکہ معظمہ غیر مسلم ہے کیونکہ ثابت ہے کہ جب یہہ معجزہ ظاہر کیا گیا تو مشرکین مکہ نے کہا ھذا سحر مستمر یہہ ایک جادو مضبوط اور قدیم ہے اور اسپر اونہون نے ایک جلسہ خاص وسنگین کمیٹی اس غرض سے کیا کہ اگر محمد صاحب نے جادو یا نظر بندی کیا ہے تو فقط ہمین لوگون پر کیا ہوگا سارے عالم کے لوگون سے یہہ امر متعلق نہین ہوسکتا پس جو قافلہ سفر سے آوے اون سے دریافت کرنا چاہیے چنانچہ مطابق اسکے ان لوگون نے ان قافلہ والون سے جو ملک شام وغیرہ بلاد دور دست سے آئے تہے استفسار کیا اونہون نے بہی مطابق اسی واقعہ

بیان کیا ہے صحائف الحرمین وغیرہ کتب تواریخ مین لکھا ہے ملک دہار کا راجہ جو صوبہ
مالوہ مین واقع ہے جس رات واقعہ شق القمر ہوا اپنی چھت پر بیٹھا تھا اور اوس نے
اس واقعہ کو بچشم خود دیکھا کہ مہتاب شق ہوا اور پھر ملگیا تب اپنے برہمنون کو بلاکر
اسکی حقیقت دریافت کی تو اون سبھون نے بالاتفاق بیان کیا کہ ہماری کتابون
مین لکھا ہے کہ ایک نبی ملک عرب مین ظاہر ہوگا اور اوسکے معجزات سے شق القمر
بھی ہوگا پس اسپر اوسنے ایک ایلچی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت فیضدرجت مین روانہ کیا اور آپ پر ایمان لایا اور آپنے اوسکا نام
عبد اللہ رکھا اور آخر کو اوس نے وہین اپنے مسکن دہار مین انتقال کیا اور
تاریخ فضلی اور نظم الدرر اور رسالہ شق القمر مولانا رفیع الدین صاحب مین لکھا ہے
کہ اوس راجہ کا نام بہلے بہوج تہا اور تاریخ فرشتہ مین تحفۃ المجاہدین سے نقل
کرکے لکھا ہے کہ بعد گزرنے سو برس زمانہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے چند آدمی بصورت فقرا حضرت آدم کے قدم شریف کی زیارت کے لیے جو
کوہ سراندیپ پر ہے کشتیونپر سوار ہوکر چلے اور اتفاقاً وہ کشتی ملیبار مین پہونچ گئی
وے لوگ وہان اوترے اور وہان کے حاکم سے ملے وہ اون لوگون سے بہت
خوش ہوا اور کہا کہ مین مسلمانون کا نام ہی سنتا تہا مگر کسی مسلمان سے آجتک
ملاقات نہوئی تہی بارے آج تم لوگون کی زیارت سے مشرف ہوا سو تم لوگ اپنے
نبی کے کچہہ حالات و معجزات بیان کرو تب اون لوگون نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے چند معجزون کو بیان کیا اور اوسی مین معجزہ شق القمر کا ذکر بہی
آگیا اسکو سنکر وہ نہایت متعجب ہوا اور کہا کہ البتہ یہہ ایک بڑی نشانی ہے اور
اگر فی الواقع ایسا ہی ہے تو تمام ملک کے لوگون نے اسکو دیکہا ہوگا اور ہمارے
یہان کا دستور ہے کہ جب کوئی امر عظیم واقع ہوا کرتا ہے تو اہل دفتر اوسکو لکھکر
بحفاظت رکھا کرتے ہین پس اوس نے اپنے آبا و اجداد کے دفترون کو طلب کرکے
ارباب قلم سے دریافت کیا تو سبھون نے بالاتفاق بیان کیا کہ واقعی فلان تاریخ

مین مہتاب شق ہوا اور پہر ملتئم ہوگیا تہا پس اوسپر حقیت دین محمدی کے ظاہر ہوئی اور وہ مسلمان ہوگیا [۱] بحمد اللہ آنکس مسلمان شدہ ۔ اگرچہ گدا بود سلطان شدہ اور رات کو اپنی رعایا سے پوشیدہ اوسی جماعت مین شریک ہوکر حرمین شریفین کیطرف روانہ ہوا اور جبکہ بندر شحر[۱] مین پہونچا تو ملک الموت نے آکر اوسکی روح کو وہین سے جنت مین پہونچا دیا اور بعض کتابون[۲] مین یہہ بہی لکہا ہے کہ اوس نے یعنی حاکم ملیبار نے جسکا نام سامری تہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کرامت نشانہ مین مین وقوع شق القمر کے وقت ہی مین اپنی آنکہون سے اس واقع کو دیکہا[۳] اور لوگون کو اوسکے دریافت کے لئے بہیجا بالآخر اوسکو یہہ خبر پہونچی کہ ملک عرب مین ایک شخص نے دعوی نبوت کیا ہے اور اوسی کے معجزہ سے شق القمر ہوا ہے پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر ہوکر دولت اسلام سے مشرف ہوا فالحمد للہ علی ذالک غرض ایسی ایسی شہادتین ودلایل ہم مسلمانون کے پاس بہت ہین بطور نمونہ کے اس جا یہہ چند نقل کیگئی ہین اگر کسیکو اور بہی شوق ہوگا تو انشاء اللہ تعالے مین اوسکا پیٹ بہت اچہی طرح بہر دے سکتا ہون اسپر کوئی پنڈت یا پادری صاحب اگر یہہ فرماوین کہ یہہ سب قصص وحکایات انہین مسلمانون ہی کی بنائی ہوئی ہین ان باتون کا کیا اعتبار تو ہم یہہ عرض کرینگے کہ حضرت من کسی خاص آدمی کے ادراک حال یا مختص واقعہ کے کیفیت دریافت کرنے کے لئے اوسی قوم سے استدراک کیا جاتا ہے کہ جسکا وہ آدمی یا واقعہ ہو نہ کہ اجانب وبے واسطہ لوگون سے پوچہا جاتا ہے مثلاً جب ہم کرشن و کنہیا کے حالات کا تدارک کیا چاہین اور اوسکو اندلس ویمن کے لوگون سے پوچہین تو لوگ ہمکو مجنون ٹہراوینگے اور بالاتفاق سب یہی کہینگے کہ یہہ باتین کاشی وپراگ واجودہیا وبدری ناتہہ کے لوگون سے پوچہو اور اسمین جو کچہہ وہ کہین تسلیم کرو عام اس سے کہ وہ حالات عقلاً قابل تسلیم ہون یا لایق رد پس اسیطرح سے اس پیغمبر عربی کے معجزات وغیرہ حالات اگر ہم مسلمانون کے بیانات سے نہ اخذ

[۱] الشحر کالفلس ساحل البحر بین عمان وعدن ۱۲ قاموس منہ

[۲] مالابار اور عرب دونون ایک ہی اقلیم مین واقع ہین پس بیاسکے اوسکو یا شق القمر دیکہنا بہت ہی قرین قیاس ہے کما سیعرف ۱۲ منہ

[۳] یعنی نظم الدرر مین ۱۲ منہ

کئے جاوینگے اور ان مسلمانون ہی کا بیان نہ مسلم رکہا جاویگا تو کیا چہتریان قنوج و
برہمنان بنارس سے دریافت کیا جاویگا اونکو کیا غرض کہ اسکو ضبط کرین اور کیا
مطلب کہ لکہہ رکہین اور پہر مین عرض کرتا ہون کہ آخر نفس وجود پیغمبر یا وجود قرآن
کا یقین تو پنڈت و پادری صاحبونکو انہین مسلمانون کی خبر و شہادت سے حاصل
ہوا ہے گو کہ یہہ اونکے نزدیک باطل ہی ہون مگر نفس وجود مین تو کلام نہین کرتے
تو پہر کیا وجہ ہے کہ بعض امر مین ایک قوم کا اعتبار کیا جاتا ہے اور بعض مین اونکا
قول نہین تسلیم کیا جاتا ہے حالانکہ وہ دونون قول نفع و ضرر مین اونکے مساوی
و برابر ہین اگر اسپر کوئی صاحب یہہ فرما دین کہ ایک محال معلوم ہوتا ہے اور ایک
ممکن نظر پڑتا ہے اسلئے ممکن قبول کیا جاتا ہے اور محال مردود ہوتا ہے تو اولاً مین
یہہ عرض کرونگا کہ یہہ محال باعتبار آپکی معلومات و ادراکات کے ہے یا باعتبار قدرت
قادر بیچون و خالق مخلوقات کے پس باعتبار ذات باری تعالےٰ کے اسکا محال ہونا
عقلاً و نقلاً بدیہی البطلان ہے اور باعتبار آپکی ادراکات کے اس محال کے ممکن
ہو جانے مین کوئی استحالہ لازم نہین آتا اور ثانیاً اگر یہہ کلیۃً تسلیم کر لیا جاوے
تو مین بہت خوش ہون کیونکہ اسمین مجہو ت گنجایش جوابدہی کی ہو جاتی ہے مثلاً
پادری صاحبون کی خدمات مین یہہ عرض کرونگا کہ مجموعۂ تورات مین جو آفتاب کے
ساتہہ ماہتاب کا کہڑا رہنا اور انجیل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کے وقت
آفتاب کا تاریک ہو جانا اور آفتاب کو ایک بوڑہیا عورت کا اوڑہ لینا اور ماہتاب
کو اپنے پانون کے نیچے رکہہ لینا وغیرہ لکہا ہے اوسکو بہی کسی مورخ غیر فرنگ نے نہین
لکہا اور بظاہر محال بہی معلوم ہوتا ہے پس کیونکر تسلیم کیا جاویگا اور حضرات پنڈتون
سے یہہ التماس کرونگا کہ آپکی کتب محققہ مین جو یہہ لکہا ہے کہ ہنومان جی نے آفتاب کو
اپنی بغل مین لے لیا تہا تو یہہ بہی صریح محال ہے اور ایسے ہی ہزارون امور کتب مخالفین
دور از قیاس و خارج از قانون عقل پڑے ہین پس وہ سب کیونکر تسلیم کئے
نہ سکتے ہین پس آپ حضرات پہلے انکے جواب کی فکر کامل و تدبیر معقول کیجیے بعد ازان

مجہہ سے بہی جواب لیجئے آپ پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ قمر شق نہین ہو سکتا الخ تو مین عرض کرتا ہون کہ ان دونون حالتون مین قمر کے شق ہونے پر کوئی استحالہ لازم نہین آتا اور کچہہ مشکل بہی معلوم نہین ہوتا بلکہ بہت ہی سہولت سے یہہ بات سمجہہ مین آسکتی ہے مثلاً بصورت ستارہ ہونے کے ہیئت فیثاغورسی مین یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جمیع کواکب مثل زمین کے کثیف ہین اور کون وفساد وخرق والتیام قبول کرتے ہین چنانچہ سپرنٹنڈنٹ ڈہاکہ کالج طراز الازہار فی سیر الفلاسفۃ الکبار مین فیثاغورس کے مقولات مین لکہتے ہین۔

وان الشمس مسکونۃ بالعقول والروحانیات والقمر والکواکب

اور تحقیق آفتاب آباد ہے ساتہہ عقول اور روحانیات کے اور چاند اور ستارے

معمورۃ مثل ہذہ الارض بالنباتات والحیوانات

آباد ہین مثل اس زمین کے ساتہہ گہاس اور حیوانات کے

اور مجموعہ شمسی مین لکہا ہے جمیع سیارات مانند ارض کروی الشکل وکثیف الاجسام اند انتہی پس اب اس صورت مین اگر قمر شق ہو جاوے تو کیا خرابی ہے اور ثانیاً پنڈت صاحب بلکہ اونکے کل بد یار تہی کیا جمیع خلائق (قمر کو روز گہٹتے بڑہتے گو کسی حیثیت سے ہو) دیکہتے ہین اور اسکو محال نہین سمجہتے پس اسیطرح سے اگر قمر ایک روز بحیثیت خاص شق ہو کر پہر ملگیا ہو تو کیا خرابی ہے اور باتفاق حکمار شمس وقمر وغیرہما بسیط نہین بلکہ اشیار مرکبہ سے ہین اور مرکب کے اجزار کا متفرق ہو جانا کچہہ محال نہین کما لایخفی یہانپر جو بعض حضرات یہہ فرماتے ہین کہ یہہ روز کا گہٹنا بڑہنا باعتبار رویت ہے اور گفتگو ذات مین ہے پس بالرویت گہٹنا بڑہنا بنفسہا گہٹنے بڑہنے کے کیونکر مطابق ہوگا تو مین اونکی خدمات مین یہہ عرض کرتا ہون کہ اسی دن کے لئے مینے جملہ گو کسی حیثیت کو لکہا تہا لیکن پہر بہی جو میرا پنڈ نہ چہٹا تو خیر اولاً اب یہہ التماس ہے کہ عرف عام مین چاند ایسی روشن چیز کو کہتے ہین کہ جو کبہی پتلی کمان یا ہنسوے کیطرح یا حسینان مہ جبین کے ابرون کی مانند یا عربی حرف ن کی ؕ ح اور

[illegible] یعنی بحالات ستارہ ہونے یا کرہ معمورہ ہونے کے ۱۲ منہ

[illegible] مولوی عبید اللہ عبیدی ۱۲ منہ

پھر کنگھی کی مانند حتی کہ بصورت روٹی گول آسمان پرظاہر ہوا کرتی ہے اور پھر ویسے
ہی بعد دو ہفتہ کے اپنی حالت اصلی پر آجاتی ہے اور اسکے عکس کو چاندنی کہتے ہیں
جیسے سورج کے عکس کو دہوپ بولتے ہیں اوسکے نکلنے کو چاند کا نکلنا کہتے ہین اور نہ طلوع
ہونے کو چاند کا نہ نکلنا بولتے ہین چنانچہ دیکھیے شب محاق یعنی اماوس کو سب ہی کہتے
ہین کہ چاند چہپا ہے اور اس چیز کا بالذات گھٹنا بڑہنا قضیہ مسلمہ۔

ان نور القمر مستفاد من نور الشمس اور والقمر قدرناہ منازل
بتحقیق نور ماہتاب کا حاصل کیا جاتا ہے آفتاب کے نور سے اور ماہتاب اندازہ کیا ہمنے اوسکا
حتی عاد کالعرجون القدیم۔
منزلوں میں یہانتک کہ لوٹتا ہے شل ڈالی پرانی کے۔

سے مسلم ہے وثانیاً یہہ ضوء مرئیہ ذات قمر کے اعراض لازمہ سے ہے یا مفارقہ سے
ثانی باطل ہے والا بطلان لازم سے بطلان ملزوم نہو تا کما لایخفی اور بشکل
اول تجزی ثابت ہے وھو المطلوب اب بعض حضرات جو یہہ افادہ فرماتے ہین کہ
اس ضوء مرئیہ کا ذات قمر کے لئے عرض لازم ہونا مسلم لیکن ایک جز کے لئے اور جز
کے تجزی سے کل کی تجزی کہاں لازم آتی ہے جیسے اگر کسیکا ہاتھ دو ٹکڑے
کر ڈالے تو اوس شخص کا دو ٹکڑہ ہونا کب لازم آتا ہے تو اون حضرت کی خدمت
مین یہہ عرض ہے کہ یہان مطلق نفس تجزی سے غرض ہے جز و کل کے ٹکڑے ہونے
یا اجزاء کے متساوی یا متفاوت متجزی ہونے سے بحث نہین ہے کما لایخفی اب اگر
کوئی کہے کہ خرق والتیام یعنی پھٹنے اور جٹنے کے لئے آسمان کا ساکن ہونا ضرور ہے
حالانکہ اوسکی حرکت دایمی ابدی ہے اور سکون باطل پس یہہ بھی باطل ہوگا تو ہم
کہینگے کہ اولاً تو یہہ اعتراض اوسی ہیئت پر ہے اور ثانیاً یہہ بات جب لازم آتی کہ ہم
ستارونکو آسمانون مین گڑا ہوا تسلیم کرتے حالانکہ ہم اسکے قایل نہین بلکہ ہم تو یہہ
کہتے ہین کہ جمیع کواکب بطور خود سیر کرتے اور اپنی اپنی منازل کو قطع کرتے ہین اور
ثالثاً استحالہ سکون آسمان غیر مسلم ہے چنانچہ اوسکا مفصل و مدلل بیان کتب ہیئت

مین کیا گیا ہے اور بشرط تسلیم یہی یہہ تقریر استحالہ کی فقط فلک الافلاک کے واسطے ہے حالانکہ مکان طبعی قمر کا فلک اسفل ہے اور رہا یہ کہ باوصف تواتر کے شق القمر او حضرت مسیح شق السما کے لیئے جو امر ٹھہرایا گیا ہے وہی اسکے لیئے بھی تصور کر لینا چاہیئے جسے اس صورت مین قمر کی تشقیق اور تکمیل مین کچھہ قباحت نہین ویسے ہی بشق ثانی بھی کوئی خرابی نہین کیونکہ جب قمر بمنزلہ ایک کرہ جزیرہ معمورہ کے ہے اور اوس حال مین وہ خواہ مخواہ اجسام کثیفہ رکھتا ہوگا توپس اوسکی تشقیق مین کیا خرابی ہے اور پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ اسمین اوسکے آبادی کے درہم برہم ہوجانے اور انتظام منتظمہ کے بگڑ جانیکا احتمال ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ یہہ احتمال فقط خیال ہے کیونکہ جب آپ اوسکو مثل جزیرہ معمورہ کے تسلیم کرتے ہین توکیا اوسکی آبادی کو ایسا متصل تصور کرتے ہین کہ جیسے زمانہ متصل و احد ہے یا کچھہ بسیط حکا کسی حیثیت سے کچھہ فرجہ و افتراق و انفصال و انفکاک بھی قبول کر ہین لامحالا شق اول باطل ہوگی اور ثانی مقبول اور اوسپر قمر کا شق ہوجانا کیا محال ہے کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہرسال صدمات زلزلہ اور جریان وسیلان دریا سے کتنے قطعات زمین کے دہنس کے دریا ہوجاتے اور کتنے ٹاپو پڑجاتے ہین حالانکہ ایک جزیرہ والون کی خبر دوسرونکو مطلقاً نہین ہوتی ابھی ہم نے چاٹگام کا حال سنا ہے کہ صدہا بیگہہ زمین غرق ہوگئی اور ابھی بکسر و بلیا سے دیکھے چلے آتے ہین کہ صدہا بیگہہ زمین پانی اور پانی زمین ہوگیا حالانکہ یقین ہے کہ چاٹگام کی خبر آپکو اور بکسر والونکو اور بکسر کی چاٹگامیونکو مطلق نہوگی اسپر آپ یہہ کہہ سکتے ہین کہ اچھا اگر ہم تشقیق مان لین اور ایک قطعہ کی خبر دوسرے قطعہ والونکو نہ پہونچنا تسلیم کرلین تو یہہ تو ضرور ہے کہ چونکہ وہ بالکل جزیرہ واحد ہے اور ایک شے کی تجزی سے خواہ مخواہ ایک حرکت عظیمہ پیدا ہوگی کہ جس سے اوسکے سکان کو خواہ مخواہ ایک ہیجان عظیم لاحق حال ہوگا اور ضرور متنبہہ و خبردار ہوجاوینگے تو ہم کہینگے کہ آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ زمین بھی جسم واحد ہے حالانکہ اسکے قطعات مختلفہ مین طرح

۱؎ یعنی بصورت ستارہ ہونیکا ۱۲ منہ

۲؎ یعنی بصورت کرہ معمورہ ٹھہرنے کے ۱۲ منہ

۳؎ یہہ خطاب بطرز تمثیل ہے ۱۲ منہ

طرح کے صدمات ہوتے ہین اور مطلقاً یہانکی حرکت وہان محسوس نہین ہوتی
ایک قطعہ مین زلزلہ عظیم آتاہے اور دوسرے مین کچہہ بہی نہین معلوم ہوتا دیکئے
ابہی نینی تال مین کتنا بڑا خسف واقع ہوا ہے اور یہان کلکتہ والون کو کچہہ بہی
محسوس نہین ہوا حالانکہ جسم واحد مین ایسا ہونا محال ہے اگر آپ کہئے کہ اسمین
بڑے بڑے پہاڑ یا بڑے بڑے دریا ہین اور سمندر کی کہاڑیان حایل ہین اس
سببسے وہ حرکت ایک قطعہ کی دوسرے مین ہونے نہین پاتی تو ہم کہینگے کہ جب قمر کو
آپ جزیرہ معمورہ فرض کرلیتے ہین تو یہہ سب بہی وہان فرض کرلینا کیا مشکل ہے
اور ہرشل صاحب کا قمر مین کوہ وبیابان دیکہنا اور ایک پہاڑ شرارہ انگیز کا پہوٹ
نکلنا تو مسلم ہی ہوچکا ہے پس ہوسکتا ہے کہ شق قمر بہی ایسے ہی ایک قطعہ ایک طرف
اور ایک ایک طرف کرکے دکہلایا گیا ہو اور بیچ مین ایک شے فاصل حایل کردیگئی ہو جیسا
کہ ہم مسلمانون کے ہان بروایات صحیحہ ثابت ہے کہ جب شق قمر ہوا تو ایک ٹکڑہ ایک
جانب اور ایک ایک جانب کرکے دکہلایا گیا اور بیچ مین اوسکے ایک پہاڑ جسکو جبل حرار
کہتے ہین فاصل کردیا گیا تہا اور پہر مطابق بیانات حکمار محققین خصوصاً دانشمندان
فرنگ کے زمین متحرک ہے اور ہر وقت ہل رہی ہے حالانکہ ہم آپ کوئی نہین ہلتے
مطابق اون بیانون کے چاہئے کہ ہم آپ بہی ہلا کرین پس جو اسکا جواب ہے وہی
ہمارا بہی جواب ہے ہان اسپر کوئی صاحب اگر یہہ کہین کہ جب قمر شق ہوا اور وہ کرہ معمورہ
ہے تو وہان کے لوگون کو تو ضرور ہے اسکی خبر واطلاع ہوئی ہوگی اور بخوبی جانتے
ہونگے اور اونکے دفاتر و تواریخ مین بہی مندرج ہوگا یا یون افادہ فرمادین کہ جیسے
قمر کا عکس زمین پر پڑتا ہے ویسے ہی زمین کا عکس چاند پر بہی واقع ہوا کرتا ہے چنانچہ
مجموعۂ شمسی مین بہی لکہا ہے کہ ہمچنانکہ از قمر بحیثیت اکتساب نور از محاذاۃ شمس بزیادت
ونقصان روشنی بر روے ارض می او فتد ہمین قسم از ارض نیز بزیادت ونقصان
دوری بر سطح قمر میرسد انتہی پس بوقت شق القمر کے قمر کا اثر جبکہ زمین پر واقع ہوا
تو وہ خواہ مخواہ مطابق اسکے یہہ اثر قمر پر بہی ظاہر ہوا ہوگا اور اوسکو وہان کے لوگون

نے تو اِنکو تحریراً نسلاً بعد نسل وجیلاً بعد جیل ضرور ہی نقل کیا ہوگا تو مین عرض کرونگا
بہت اچھا ہے آپ وہان کے کسی آدمی کے پاس سے ایک بزرگ ہی خط منگوا دیجیے
یا تار برقی ہی پر کوئی خبر منگا لیجیے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اخبار رجسٹری شدہ آپکی خدمت
مین پیش کر کے جس طرح آپکی تسلی وتشفی ہوگی تسکین کر دینگے اب پنڈت صاحب وغیرہ
اگر یہہ کہین کہ اس زمانہ کے بہت سے مولویصاحب بھی تو معجزہ شق قمر کا انکار کرتے
ہین چنانچہ جناب مولوی سید مہدیعلیخان صاحب بہادر دام ظلہ بجواب خط مولوی
مظہر الحق صاحب پرچہ تہذیب الاخلاق مطبوعہ پندرہوین ربیع الاول سنہ ۱۲۹ ہجری
صلعم صفحہ ۴۴ مین لکھتے ہین شق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق اوسوقت زیبا ہے
جبکہ آپ اس معجزہ کو متفق علیہ قرار دین حالانکہ جب بعض مفسرین اوس سے منکر ہین
اور بعض محققین بدلایل اوسکا انکار کرتے ہین تو شاید آپکو اس تیزی سے کفر کا کلمہ زبان
پر لانا مناسب نہوگا تفہیمات الٰہیہ مین مولوی شاہ عبد العزیز کے والد نے صاف
انکار کیا ہے اور لکھہ دیا ہے کہ عندنا بالیست من المعجزات عدیثین جو حضرت
ہمارے نزدیک یہ معجزون سے نہین ہے
ابن عباس سے اس باب مین ہین اوسپر بھی جرح ہو چکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس
کے تھے پس جبکہ علماء مین بحث اسکے منصوص و متواتر ہونے پر ہو رہی ہے تو کفر کا اطلاق
کرنا اوسکے انکار پر تحقیق سے بیخبری پر دلیل ہے انتہی تو اولا ہم یہہ کہینگے کہ مولوی
صاحب انکار نہین کرتے بلکہ منکرین مسلمین کو کافر کہنا نازیبا سمجھتے ہین اور یہہ ایک
دوسری بات ہے اور ثانیاً بشرط تسلیم مولوی صاحب فرقہ اسلام سے ہین اونکا
جواب اونکے حسب حال دیا جاویگا پس مولویصاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ بعض مفسرین
اوس سے منکر ہین تو اوسکا یہہ جواب ہے کہ اون بعض کے انکار کا اعتبار نہین
پس یہہ انکار مثل لا انکار کے ہے اور اسکے ثبوت و وقوع ہی پر مفسرین کا اجماع
واتفاق ہے فی السیف الماضی در تفسیر سراج المنیر در تحت قولہ تعالیٰ انشق
القمر گفتہ انشق ماضیست بر حقیقت خود وہمین قول عامہ مسلمین است والتفات
کردہ نشود بقول کسیکہ گفتہ سینشق اذا یوم القیامۃ چہ این خلاف اجماع است۔

عله یہانتک رسالہ مصنفہ مولوی عبد اللہ صاحب بھاگلپوری کلہے اور حسب الحکم جناب نواب صاحب والی ٹونک بمقام بنارس تصنیف و مطبوع ہوا ہے ۱۲ منہ

و فی المواہب قد اجمع المفسرون واہل السنۃ علی وقوعہ لاجلہ
مواہب مین ہے اجماع کیا مفسرون اور اہل سنت نے اوپر واقع ہونے اوسکے کے واسطے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفیہ۔
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔
در تفسیر قشیری گفتہ اجماع اہل تفسیر برین است کہ تحقیق منشق گشت قمر در زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفیہ محی الدین نواوی رح در شرح صحیح مسلم نوشتہ کہ آنچہ
بعض در معنی این آیت گفتہ کہ سینشق القمر یوم القیامۃ قول باطل وشاذ
است بسبب اجماع مفسرین بر خلاف آن انتہی۔
و فی الشفاء اجمع المفسرون واہل السنۃ علی وقوعہ فی الماضی وفیہ
شفاء مین ہے اجماع کیا مفسرون اور اہل سنت نے اوپر واقع ہونے اوسکے کے زمانہ ماضی مین
ملا علی قاری در مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف گفتہ قومیکہ از راہ راست تجاوز کردہ وبرگشتہ
اند از آنچہ بر آن اہل علم اند زعم کردہ اند کہ تاویلش اینست۔
ان القمر سینشق یوم القیامۃ واین مخالف است لقولہ تعالٰے وان یروا آیۃ
تحقیق چاند قریب ہے کہ پھٹے گا دن قیامت کو بدلیل قول اللہ تعالٰے کے اور اگر دیکھتے
یعرضوا ویقولوا سحر مستمر انتہی و فی التفسیر الکبیر والمفسرون باسرہم
ہین کوئی نشانی پھر جاتی ہین اور کہتے ہین جادو ہے مضبوط اور تفسیر کبیر مین ہے تمام مفسرین اس بات پر ہین کہ مراد
علی ان المراد القمر انشق وحصل فیہ الانشقاق وفیہ ایضا قال المفسرون
یہ ہے کہ چاند پھٹ گیا اور اوسمین انشقاق حاصل ہوا اور اوسی مین یہ بھی ہے کہ کہا مفسرون نے عنقریب
سینشق وھو بعید ولا معنی لہ لان من منع وھو الفلسفی یمنعہ فی الماضی
پھٹے گا اور یہ بعید ہے اور اوسکے کچھ معنی نہین کیونکہ جو منع کرتا ہے وہ فلسفی ہے ماضی اور مستقبل
والمستقبل ومن یجوزہ لا حاجۃ الی التاویل انتہی وقال القسطلانی
دونون مین منع کرتا ہے اور جو اسکو جایز سمجھتا ہے اوسکو کوئی حاجت تاویل کی نہین اور کہا قسطلانی نے
فی شرح صحیح البخاری وانشق القمر ماض علی حقیقتہ وھو قول عامۃ
شرح صحیح بخاری مین کہ انشق القمر ماضی ہے اور پر حقیقت اپنی کے اور یہ قول عامہ

المسلمین کالامن لا یلتفت الی قوله حیث قال انه سینشق یوم القیامة

سلمین کا ہے گروہ شخص کہ نہین التفات کی گئی ہے اوسکے قول کیطرف اس حیثیت سے کہ کہا اوس نے عنقریب

فاوقع الماضی موقع المستقبل لتحقیقه وهو خلاف الاجماع وفی

قیامت کے دن پہٹے گا پس واقع کیا ماضی کو موقع مین مستقبل کیواسطے تحقق وقوع اوسکے اور یہ خلاف اجماع ہے اور

نظم الدرر الاجماع المنقول من جمهور المفسرین علی ان القمر قد

نظم الدرر مین ہے اجماع منقول جمہور مفسرین سے اوپر اس بات کے ہے کہ بیشک چاند

انشق فی عهده صلی الله علیه وآله وسلم کما فی شرح الشفاء

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین پہٹ گیا جیساکہ شرح شفاء مین ہے

وفی فتح البیان وانشق القمر وانفلق وکذا قرء حذیفة بزیادة

اور فتح البیان مین ہے پہٹ گیا چاند اور پہٹ گیا اور ایسا ہی پڑہا حذیفہ نے ساتہہ زیادتی

قد والمراد الانشقاق الواقع فی ایام النبوة معجزة لرسول الله

لفظ قد کے اور مراد اس سے وہ پہٹنا ہے کہ واقع ہوا زمانہ نبوت مین بحالیکہ معجزہ تہا

صلی الله علیه وآله وسلم والی هذا ذهب الجمهور من السلف

واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور [illegible] گئے جمہور سلف اور خلف سے کہا

والخلف قال الواحدی وجماعة المفسرین علی هذا الامام وروی

واحدی نے اور جماعت مفسرین کے اوپر اسی کے ہے مگر وہ کہ روایت کیا ہے

عثمان بن عطاء عن ابیه انه قال المعنی سینشق القمر والعلماء

عثمان بن عطاء نے اپنے باپ سے کہ اوس نے کہا کہ معنی یہہ ہے کہ عنقریب پہٹے گا چاند اور تمامی

کلهم علی خلافه انتهی۔

علماء اسکے خلاف پر ہین۔

اور مولویصاحب جو یہہ لکہتے ہین کہ بعض محققین بدلایل اوسکا انکار کرتے ہین تو
جناب مولوی عبد الحلیم صاحب جنسے خود مولوی صاحب بہی استدلال کیا کرتے
ہین نظم الدرر مین فرماتے ہین۔

قد حمل بعض المفسرين كلمة انشق الماضية علے ينشق

تحقیق حمل کیا بعض مفسرین نے کلمہ انشق ماضی کو اوپر ینشق مستقبل کے

المستقبل ای ينشق القمر حين قيام القيامة وذالك بعد النفخة

یعنے پھٹیگا چاند بوقت قایم ہونے قیامت کے اور یہہ بعد نفخہ ثانیہ کے ہوگا

الثانيه واما التعبير بالماضی فباعتبار تحقق وقوعه وتيقنه

اور لیکن بیان کرنا اوسکا ساتھہ صیغہ ماضی کے تو پس باعتبار تحقیق وقوع اور

فانه متيقن الوقوع فكانه قد وقع وهذا كما قال الله تعالے

تیقن اوسکے کے ہے کیونکہ چونکہ وہ متیقن الوقوع ہے تو پس گویا کہ وہ واقع ہے ہوگیا اور یہہ ایسا ہے جیسا

اتى امر الله ای ياتی ونقل النسفی فی تفسیره هذا المعنى عن

کہ فرمایا اللہ تعالے نے آیا حکم خدا کا یعنی قیامت آویگی اور نقل کیا نسفی نے اپنی تفسیر مین اس معنے کو

الامام الحسن البصری رح كذا قال الافندی فی شرح الشفاء

امام حسن بصری رح سے ایساہی کہا افندی نے شرح شفاء مین

ولعله لم يصح عنه او شذ به عن السلف فلا يعتد به فی خرق

اور شاید کہ یہہ صحیح ہو اون سے یا شاذ ہو سلف سے پس نہین اعتبار کیا جاویگا

اجماعهم كذا قال الزرقانی لا يذهب عليك عدم سداد

بیچ خرق اجماع اونکے کے ایسا ہی کہا زرقانی نے نہ پوشیدہ رہی تجہہ عدم درستگی اس قول

هذا القول بوجوه الاول ان حمل الماضی علے المستقبل انما

کے ساتھہ چند وجہون کے اول یہہ کہ حمل کرنا ماضی کا اوپر مستقبل کے مجاز ہے

هو مجاز ولابد له من قرينة وليست هنا والثانی ان سياق

اور اسکے لئے کوئی قرینہ ضرور چاہیئے اور یہان کوئی قرینہ نہین اور دوسرے یہہ کہ سیاق

الاية اعنی قوله تعالے وان يروا آية الخ ينكر هذا المعنى فان

آیت یعنے قوله تعالے وان یروا اية الخ انکار کرتا ہے اس معنی کو کیونکہ

كفار مكة لايقولون يوم القيامة هذا سحر مستمر الثالث انه لامناسبة

کفار مکہ نہین کہینگے دن قیامت کے یہہ جادو مضبوط ہے اور تیسرے یہہ کہ نہین مناسبۃ

بین انشقاق القمر یوم القیامة وقربها بل له مناسبة بوقوع
درمیان پھٹ جانے چاند کے دن قیامت کو اور قرب اوسکے کے بلکہ واسطے اوسکے مناسبت ہے
الساعة فلو کان مراده تعالے بیان انشقاقه یوم القیامة
ساتھ وقوع قیامت کے پس اگر ہوتی مراد اللہ تعالے کی بیان پھٹ جانا اوسکا دن قیامت کو
لقال تقوم الساعة وتنشق القمر او قال قامت الساعة وانشق
البتہ فرمایا کھڑی ہوگی قیامت اور پھٹیگا چاند یا فرماتا قایم ہوئی قیامت اور پھٹا چاند
القمر کما لا یخفی علی ارباب السلیقة الرابع ان کلمة انشق
جیسا کہ نہیں پوشیدہ ہے اوپر صاحبان سلیقہ کے چوتھے یہہ ہے کہ کلمہ انشق معطوف ہے
معطوفة علی اقتربت فمناسبة العطف مقتضیة ان یکون
اوپر اقتربت کے پس مناسبت عطف کی مقتضی ہے اسکو کہ ہو انشق محمول
انشق محمولا علی معناه الحقیقی کما ان المعطوف علیه محمول
اوپر اپنے معنی حقیقی اپنے کے جیسا کہ معطوف علیہ محمول ہے اوپر اوسکے
علیه الخامس انه لو کان مراده تعالے بیان الانشقاق
پانچویں یہہ ہے کہ اگر ہوتی مراد اللہ تعالے کی بیان پھٹ جانا چاند کا دن
یوم القیامة فیقع لا محالة کخروج دابة الارض وطلوع
قیامت کو تو پس واقع ہوتا لا محالہ مانند نکلنے دابۃ الارض کے اور نکلنے
الشمس من مغربها اذ لا احتمال للکذب بخبره تعالے ولا یکون
آفتاب کے مغرب سے اسواسطے کہ نہیں احتمال ہے واسطے جھوٹ ہونے خبر اللہ تعالے کے
هذا الانشقاق معجزة له صلے الله علیه واله وسلم مع ان
اور نہوتا یہہ انشقاق معجزہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حالانکہ وہ سب
الاحادیث المرویة فی الصحاح وغیرها ناطقة علی کونه معجزة
حدیثیں کہ صحاح وغیرہ مین روایت کی گئین ہین ناطق ہین اوپر ہونے اوسکے کے معجزہ
له صلے الله علیه واله وسلم وعلی ان الکفار اقترحوا آیة فاراهم
واسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور علاوہ اسی بات کے کہ کافرون نے طلب کیا تھا معجزہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انشقاق القمر علے ما ستقلها فان قلت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ جانا چاند کا اوپر اوسکے کہ بالاستقلال جانے گا تو اوسکو پس اگر

ان اخبار انشقاقه قبل وقوعه اخبار بالغيب وهو معجزة

کہے تو کہ خبر دینا پھٹ جانے کی اوسکے قبل واقع ہونے اوسکے کے غیب کی خبر دیتا ہے اور یہہ معجزہ

له صلے الله عليه وآله وسلم قلت على هذا أيكون هذا الاخبار

ہے واسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہونگا مین اوپر اسکے یہہ غیب کی خبر دینا معجزہ

بالغيب معجزة لا انشقاقه بذاته وهذا خلاف صريح الاحاديث

ہو جاوے گا اور بذاتہ اسکا پھٹنا معجزہ نہ ٹھہریگا اور یہہ خلاف صریح اون احادیث

المروية الآتية انتهى وفى فتح البيان حكى القرطبى عن الحسن مثل

مرویہ کے ہے جو عنقریب آتے ہین اور فتح البیان مین ہے حکایت کیا قرطبی نے حسن بصری سے

قول عطاء انه الانشقاق الكاين يوم القيامة وهذا قول باطل

مثل قول عطا کے کہ بتحقیق یہہ وہ پھٹ جانا ہے کہ ہونیوالا ہے دن قیامت کے اور یہہ قول باطل ہے

لا يصح وشاذ لا يثبت لاجماع المفسرين على خلافه ولان الله سبحا

نہین صحیح ہے اور شاذ بھی نہین ثابت ہے اسواسطے اجماع مفسرین کے اوپر خلاف اسکے اور اسواسطے

ذكره بلفظ الماضى وحمل الماضى على المستقبل بعيد يفتقر الى

کہ اللہ سبحانہ نے ذکر کیا اسکو ساتھہ لفظ ماضی کے اور حمل کرنا ماضی کا اوپر مستقبل کے بعید ہے محتاج ہے طرف

قرينة تنقله او دليل يدل عليه وانى ذالك وفيه ايضا والحاصل

کسی قرینہ منقولہ کے یا دلیل کے کہ دلالت کرے اوپر اوسکے اور کہان ہے یہہ اور اوسی مین یہہ بھی

انا اذا نظرنا الى كتاب الله فقد اخبرنا بانه انشق ولم يخبرنا

لکھا ہے اور حاصل یہہ ہے کہ جب ہم نے نظر کیا طرف کتاب اللہ کے تو بتحقیق خبر دی اوسنے ہمکو کہ بیشک چاند پھٹ

بانه سينشق وان نظرنا الى سنة رسوله صلى الله عليه وآله

گیا اور یہہ خبر نہین دی کہ عنقریب پھٹیگا اور اگر نظر کی ہم نے طرف سنت رسول اللہ کے تو تحقیق ثابت ہوا ہے

وسلم فقد ثبت فى الصحيح وغيره من [illegible] ق متواترة انه قد كان ذالك

بخاری وغیرہ مین [illegible] متواترہ سے کہ تحقیق یہہ واقع ہوا [illegible] نبوت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین

فی ایام النبوة و ان نظرنا الی اقوال اهل العلم فقد اتفقوا
اور اگر نظر کی ہم نے طرف اقوال اہل علم کے تو تحقیق متفق ہین
علی هذا ولا یلتفت الی شذ وذ من شذ واستبعاد من استبعد
وہ سب اسپر اور نہین التفات کیا جاویگا گی طرف شذوذ اوس شخص کے کہ جسنے شاذ
فی الباب رسایل شتی للشیخ رفیع الدین الدهلوی وغیره انتهی
کہا اور استبعاد اوسکے کہ بعید سمجھا اور اس باب مین رسایل مختلفہ ہین واسطے شیخ رفیع الدین دہلوی وغیرہ کے انتہی
یہانپر جو بعض لیاقت پناہ ویسی پادری صاحب مولوی وکیل احمد کے رسالونکو دیکھکر
پیچ پیچ کرتے ہین کہ دیکھئے مولویصاحب اپنے رسالون مین دوسرے دوسرے مولوی
صاحبون سے اسکو قول جمہور نقل فرماتے ہین اور یہہ لکھتے ہین در نسیم الریاض و
فتوحات آلهیہ حاشیہ تفسیر جلالین از قرطبی نقل کردہ ۔

وقال بعضهم لم یقع انشقاق القمر بعد وهو منتظر ای اقرب قیام
اور کہا بعض اونکے نے نہین واقع ہوا پھٹنا چاند کا اب تک اور وہ منتظر ہے یعنی قریب ہوئی
الساعة وانشقاق القمر وان الساعة اذا قامت انشقت السماء
قیامت اور پھٹنا چاند کا اور قیامت جب قایم ہوگی تو پھٹ جاوے گا آسمان
بما فیها من القمر وغیره وذکر الماوردی ان هذا قول الجمهور
ساتھ اون سب چیزون کے کہ اوسمین ہین چاند وغیرہ سے اور ذکر کیا ماوردی نے کہ یہہ قول
وقال لانه لو انشق ما بقی احد الا راه لانه آیة والناس فی الآیات
جمہور ہے اور کہا اسواسطے کہ اگر پھٹتا تو کوئی نہ باقی رہتا کہ اوسکو نہ دیکھتا کیونکہ وہ نشانی ہے اور
سواء قال الحسن ای البصری اقربت الساعة فاذا جاءت سینشق
سب آدمی نشانیون مین برابر ہین اور کہا حسن یعنی حسن بصری نے قریب ہوئی قیامت
القمر بعد النفخة الثانیة انتهی ۔
پس جبکہ آویگی تو پھٹ جاویگا چاند بعد نفخہ ثانیہ کے انتہی ۔

پس جبکہ مسلمانون کے ایسے ایسے معقول لوگ اونکی ایسی ایسی معتبر کتابون سے اونکی

اسکندر بود و یا الاعظم گردید و فضل و البصر نگری ... [illegible]

جمہور کو اسکا منکر نقل کرین اور پھر بھی اس زمانہ کے مسلمان لوگ اسکے ثبوت واثبات
کا نام لین تو بجز زبردستی اور دھینگامشتی کے اور کیا ہے تو اون پادری صاحب
کی خدمت مین ہم عرض کرتے ہین کہ ہان ان مولویون کے باخود ناقیل وقال و
جنگ وجدال سے البتہ آپکو اتنا موقع مل گیا کہ یہہ بات بناکر اپنے نئے جالکٹ مین
پھول گئے اور اپنے بڑے بڑے ڈبل نادرون کے نقول کو بھول گئے تو خیر مگر
حضرت سلامت اس سے ہمارے معجزہ شق القمر کے بطلان وانکار کا نام بھی کافور
ہے خاطر جمع رکھئے ہنوز دلی دور ہے لیکن ہر سوالی را جوابی چونکہ آپ اسکو
بڑی شوراشوری وگراگرمی سے پیش کئے ہین تو اولا مولوی صاحب کی عبارت
منقولہ کا مطلب سمجھئے وثانیا کچھ اپنی نقول معقول کا بھی تماشا دیکھئے اما الاولی
پس اولا قرطبی وغیرہ نے اسکو ثبوت واستدلال کے لئے نہین نقل کیا ہے بلکہ
رد کرنے و جواب دینے کے لئے لکھا ہے چنانچہ دیکھئے اسی فتوحات الٰہیہ مین اسکے بعد لکھا ہے

وقد ثبت بنقل الاحاد العدول ان القمر انشق بمکۃ وھو ظاھر

اور بتحقیق ثابت ہوا ہے ساتھ نقل احاد عدول کے کہ بتحقیق چاند مکہ مین پھٹ گیا اور یہی مطلب

التنزیل انتھی وھکذا فی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض

ظاہر قرآن کا ہے اور ایسا ہی ہے نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض وغیرہا مین

وغیرھما لما مر۔

جیسا کہ اوپر گذر چکا۔

وثانیا بشرط تسلیم یہہ مذہب بعض ہے اور قول بعض بمقابلہ اقوال مقبولہ جمہور مردود
ہے کما لا یخفی وثالثا ماوردی کا اسکو قول جمہور نقل کرنا اور لاخلاف قرآن جمہور
ہے وثانیا ماوردی نے بھی اسکو اوسی خیال سے لکھا ہے جسکو منکرین مستبعد
و محال جانتے ہین یعنی۔

لانہ لو انشق ما بقی احد الا راٰہ اور یہہ بوجوہ عدیدہ باطل ہے۔

اور اسلئے کہ بتحقیق اگر پھٹتا تو نہین باقی رہتا کوئی مگر دیکھتا اوسکو۔

ہ مولوی مہدی علی صاحب ۱۲ منہ

فرقتین فرقة فوق الجبل وفرقة دونه فقال رسول الله صلی

تو پارہ ایک ٹکڑہ پہاڑ پر رہا اور ایک اوسکے نیچے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

الله علیه واله وسلم اشهدوا انتهی وهکذا فی فتح الرحمان وسرور المحزون

علیہ والہ وسلم نے گواہ رہو انتہی اور ایسا ہی ہے فتح الرحمان اور سرور المحزون مین

وثانیاً تفہیمات کا یہہ مطلب نہین اوس سے یہہ سمجھنا یا تو اپنی سمجھ پر ظلم کرنا ہی یا
اوسکی تہوڑی سی عبارت لکھکر عوام کو فریب دینا اور بیفایدہ ایک بزرگ کو منکر بنانا ہے

وکلاهما منه موهتان جداً ۱۰ - اور یہہ دونون بری ہین یقیناً-

پس اسلیئے مجھکو یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اولاً حضرت شاہ صاحب رح کی پوری
عبارت لکھون کہ ارباب سلیقہ دیکھہ لین کہ جناب شاہ صاحب معاذ اللہ اسکے منکر
نہین اور اگر پہر بہی کسیکے ذہن مین کچھہ شک وشبہہ باقی رہجاوے تو مین ثانیاً
اوسکی توضیح بہی کردون کما ینبغی تمیز مین الحق والباطل ہوجاوے پس ملاحظہ فرمایئے
کہ پوری عبارت جناب شاہ صاحب رح کی یہہ ہے-

وهل اعلمك ما الولی فهو کالبخت الا انه فیه ظلمه وهذا

اور آیا سکھلاؤن مین تجھکو کہ کیا ہے ولایت پس وہ مثل بخت کے ہے یعنی جس طرح نصیب

فیه اشراق فبالبخت یسعد السعداء ویشقی الاشقیاء

اور بخت امر وہبی ہے ایسی امر ولایت بہی وہبی ہے کہ خدا ہی کیطرف سے حاصل ہوتی ہر کوئی نیے

اما البخت فبدیهی وانما انکره قوم لیسوا من اهل التمییز

کسب سے اوسکو نہین پاسکتا ہے لیکن بخت مین ظلمت اور تاریکی ہوتی ہے یعنی بخت نیک وبد دونون

ومن تجلیات الاشراق مثل ان یقال انك فعلت فی بیتك

ہوتا ہے اور ولایت مین اشراق یعنی بالکل سراسر نور ہی نور ہوتا ہے پس ساتھہ بخت کے نیک ہوتے

کذا وکذا وسیکون غداً کذا وکذا والمعجزات الجزئیة کالدعاء

ہین نیک اور شقی ہوتے ہین بدکار لیکن بخت پس وہ بدیہی یعنی ظاہری ہے اور سوا اسکے نہین کہ انکار کیا

للمرضی وزیادة الطعام والشراب اما شق القمر فعندنا لیس من المعجزات

اوسکا ان قومون نے کہ جو اہل تمیز سے نہین اور تجلیات اشراق سے مثلاً یہہ ہے کہ کہا جاوے تحقیق اپنے گہر مین ایسا

انما هو من آيات القيامة كما قال تعالى اقتربت الساعة و
ایسا کیا یا کل ایسا ہوگا اور معجزات جزئیہ مثل دعا کرنے واسطے مریضوں کے اور زیادتی کھانے اور پانی کے لیکن پھٹ جانا چاند کا پس نہیں ہے ہمارے معجزات
انشق القمر ولكنه اخبر عنه قبل وجوده فكان معجزة من
سے نہیں ہوا لیکن نہیں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نزدیک آ لگی گھڑی یعنی قیامت اور پھٹ گیا چاند لیکن پیغمبر صلی اللہ
هذا السبيل فافهم ولا تتعسف انتهى۔
علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی اس سے پہلے اس کے وجود کے پس ہو گیا معجزہ اس راستے میں پس سمجھ اور مت ہٹ دھرمی کر انتہی۔

اور صاحب السیف الماضی لقطع القول لمنکر انشقاق القمر فی الماضی لکھتے ہیں کہ این
قول مصنف یعنی محدث دہلوی رح جواب شیخ صدر عالم است اصل اینست کہ در سنہ ۱۱۶۰ھ
شیخ صدر عالم بزمانہ محدث دہلوی رویت شق قمر ساختہ و مراد ازان رویت حقیقت
محمدیہ داشتہ نزد محدث دہلوی حقیقت حال خود نوشتہ فرستاد محدث دہلوی
برای دفع شبہہ بنظر خیر خواہی مومنین انکار معجزہ شق قمر از معجزات ولایت نمودند
از معجزات نبوت پس وجہ انکار شد ہمین قصہ شیخ مذکور است بناء علیہ مصنف رح درینجا
تصریح میفرمایند کہ صرف شق القمر بمعنی اضافی یعنی بغیر دعوی نبوت معجزہ نبود
مطلب مصنف رح آنست کہ این شق کہ شیخ دیدہ است آن معجزہ نیست زیرا کہ
دعوی نبوت نیست وآن شق قمر کہ بزمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شدہ بود آن معجزہ بود کہ بعد دعوی نبوت ظاہر شدہ بود زیرا کہ معنی اخبار
عن الغیب و دعوی یکے اند بمقام تحدی یعنی نفس انشقاق از معجزات نیست
بلکہ از آثار قیامت است لیکن چون بہ تحدی سرور عالم واقع شد بالضرور
معجزہ گردید وفیہ ایضاً معنی کلام محدث دہلوی رح اینست کہ معجزہ شق قمر معجزہ
جزئیہ نبود زیرا کہ معجزات بر دو قسم است یکے معجزات جزئیہ کہ سوائے نبی
از دیگران از اولیاء کرام ظہورش ممکن وجایز باشد چنانچہ تکثیر آب وطعام
و باریدن باران و مانند آن دوم آنکہ ظہورش بجز نبی از دیگر اولیاء ممکن وجایز
نباشد ہمچون معجزہ قرآن کریم و شق قمر چنانچہ تفصیل این معنی خواہد آمد پس شاہ صاحب

درین مقام نفی معجزہ جزئیہ بودن انشقاق قمر میفرمایند زیراکہ الف لام بر لفظ المعجزات
برای عہد است ومعہود آن معجزات جزئیہ است و در معجزہ علم ونطق نبی شرط است
و در کرامت ولی شرط نیست پس شق القمر ممکن بذات است لاکن بر دست ولی ممکن
الوقوع نیست تاکہ عدم تطابق خبر کتب سابقہ لازم نیاید چہ دران مسطور بود کہ
شق القمر بر دست نبی خواہد شد وقیامت قریب خواہد شد بعد ازین فاضل مذکور
(مولوی احمد علی) می نگارد کہ انچہ بعض مولویان از عبارت محدث دہلوی رح
فہمیدہ اند کہ او رح انکار وقوع شق قمر کردہ است این فہم سراسر غلط است چراکہ لفظ
کان بمعنی وقع آمدہ است پس معنی براین نمط شد فوقع معجزۃ انتہی اور
فتح البیان مین لکھاہے۔

وفی التفہیمات للشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی رح واما
اور بیچ تفہیمات مولفہ شیخ ولی اللہ محدث الدہلوی رح کے ہے اور لیکن
شق القمر فعندنا لیس من المعجزات انما ہو من ایات القیامۃ
شق القمر پس نزدیک ہمارے نہین ہے معجزات سے سوا اسکے نہین کہ علامات قیامت سے ہے
کما قال تعالے اقتربت الساعۃ وانشق القمر ولکنہ صلے اللہ
جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے قریب ہوئی قیامت اور پھٹ گیا چاند لیکن پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اخبر عنہ قبل وجودہ فکان معجزۃ من
علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی اوس سے قبل موجود ہونیکے پس ہوگیا معجزہ اس
ہذا السبیل انتہی واعترضہ بعض من لا یسمن ولا یغنی من
راہ سے اور اعتراض کیا ہے اس پر بعض اوس شخص نے کہ نہین موٹا کرتا ہے
جوع ودفعہ جماعۃ من علماء الہند وغیرہم ولیس فی
اور بے پرواہ کرتا ہے بھوکہ سے یعنے بیفایدہ اور دفع کیا اوسکا ایک جماعت نے علماء ہند وغیرہ سے اور نہین ہے
ہذہ العبارۃ انکار تلک المعجزۃ کما فہمہ بعض القاصرین
اس عبارت مین انکار اس معجزہ کا جیساکہ سمجھا ہے اسکو بعض قاصرین نے

حاشیہ: بعد ازین فاضل مذکور (مولوی احمد علی) می نگارد... / قول الاردو المولوی احمد علی دام مجدہم

من بلوغ رتبة الكمال هي ادل دليل على اثباتها عند من

بلوغ رتبہ کمال سے بلکہ یہہ بڑی دلیل ہے اوپر اثبات اوسکے نزدیک اوس شخص کے کہ سمجھتا

يفهم كلام العلماء بالله تعالى۔

ہے کلام علماء باللہ تعالیٰ کا۔

الحاصل خلاصہ مطلب محقق دہلوی رح کا یہہ ہے کہ چونکہ حق جل وعلی نے اپنے علم ازلی مین انشقاق قمر کو اية من آيات القيامة ایک نشانی ہے قیامت کی نشانیون سے قرار دیا تھا واقع ہونا اوسکا امر ضروری تھا لیکن ایسی حالت مین کوئی اوسکو معجزہ نہین کہہ سکتا مگر زمانہ وقوع کا اوسکے چونکہ غیر معلوم ومعین تھا اور جب کفار قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ معجزہ طلب کیا اور آپنے بطور معجزہ پیشین گوئی کے اونکو زمانہ وقوع سے اوسکے خبر دیا اور مطابق اخبار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شق القمر واقع بھی ہوا تب کفار قریش نے کہا هذا سحر مستمر یہہ جادو مضبوط ہے۔ پس درحقیقت اس اعتبار سے یہہ اخبار معجزہ تھا نہ کہ نفس شق القمر کیونکہ ازل سے نفس شق القمر کا انه من آيات القيامة ایک نشانی قیامت کی نشانیون سے ہونا ثابت ہو چکا تھا مگر بعد از وقوع بمجموعہ اخبار و نفس شق دونون بہیئت مجموعی معجزہ ہوگیا

لما لا يخفى فتامل فانه دقيق جدا۔

جیسا کہ نہین پوشیدہ ہے پس سوچ کیونکہ بہت باریک ہے۔

اب بعض مولویصاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ مولوی وکیل احمد نے السیف الماضی و رسالہ مولوی احمد علی کا جواب لکھا اور اوسمین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کو منکر ٹھہرایا ہے تو اولا ہم یہہ عرض کرتے ہین کہ مولویصاحب نے مولانا صاحب کو مطلقاً منکر نہین ٹھہرایا ہے چنانچہ دیکھئے خود اونہون نے اپنے رسالہ تبصرہ مین لکھا ہے تفسیر فتح الرحمان مین حضرت شاہ صاحب رح نے مذہب اہل تحقیق اختیار کیا ہے اور شق قمر کے معجزہ ہونے کا اقرار کیا ہے انتہی اور ایسا ہی اپنے اور رسالون مین بھی درج کیا ہے ہان اسی عبارت تفہیمات کو البتہ منکر بتاتے ہین تو یہہ تو مین متنازع فیہ ہے

اوس سے استدلال کیونکر لایق قبول واقبال ہو سکتا ہے کما لا یخفی وثانیاً بعض علما
نے باین ہمہ شاہ صاحب کی اس عبارت کو الحاقی ٹھرایا ہے اور وضعی بتلایا ہے چنانچہ
اسی السیف الماضی ہی مین لکھا ہے در فتح الرحمن و فوز الکبیر و سرور المحزون وغیرہ
کہ مشہور ترین مصنفات وی قدس اللہ سرہ اند خود بوقوع انشقاق قمر و معجزہ
بودن آن قایل اند وصاف نوشتہ اند کہ انشقاق واقع شد چنانچہ بالا نقل کردہ
شد پس با وجود این فضل وکمال و علوم ظاہری و باطنی بعید القیاس می نماید
کہ در تفہیمات الہیہ انکار ازان کنند پس این عبارت مذکورہ تفہیمات الٰہیہ تواند
کہ الحاقی باشد و موید اینمعنی است اینکہ از بعضے اکابر باستماع پیوستہ کہ مسودہ
تفہیمات از شاہ صاحب است لیکن جمع و ترتیب آن بعد انتقال اوشان بعمل
آمدہ است پس میتواند کہ این عبارت از تصرفات مفتریان باشد واللہ تعالےٰ
اعلم بمراد خواص عبادہ انتہیٰ پس بصورت صدق وتسلیم اسکے اسکا کیا اعتبار
ہے اور یہہ ہمارے شق القمر کے لئے مخالف و معارض کیونکر ٹھہرسکتے ہین کما لا یخفی
وثالثاً فرضاً اگر شاہ صاحب اسکے منکر ہی ہون تو کیا فقط اونکے انکار سے عدم وقوع
شق القمر لازم آجاویگا ہرگز نہین دیکھیئے بعض حضرات وجود سموات واجنہ وغیرہما
کے جو منکر ہین تو کیا محققین متین کے نزدیک وہ سب معدوم وغیر مثبت ہوجاوینگے
حاشا وکلا بیان پر بعض حضرات بہ پشت پناہی رسائل مولوی وکیل احمد جو یہہ
فرماتے ہین کہ عبارت تفہیمات و عبائر فتح الخبیر و فتح الرحمان وغیرہما باخودہا متعارض
ہین پھر اون سے کیونکر احتجاج مستقیم ہوسکتا ہے تو اولاً مین یہہ عرض کرتا ہون
کہ اسمین ہرگز تعرض نہین کما سلف فتذکر و جیسا اوپر گزر چکا پس یاد کرو - وثانیاً
بصورت تعارض بموجب اذا تعارضا تساقطا - جب دونون باخودہا متعارض ہونگے
تو ساقط ہوجاوینگے - یعنی دونون ساقط ہوجاوینگے -

والاعمال بالمحتمل اولی من الاہمال سیما اذا یفضینا الی طعن

اور عمل دینا ساتھہ محتمل کے اولی ہے بالکل رائگان چھوڑ دینے سے خاصکر جبکہ پہونچادے ہمکو طرف طعن

احد من الاجلة واهل الکمال لان رفع الالزام احسن من الزام
کسی کے بزرگون مین سے اور اہل کمال سے کیونکہ الزام کا رفع کرنا اچھا ہے الزام کے لازم
الالزام کما لا یخفی علی ذوی الافہام۔
کرنے سے جیسا کہ پوشیدہ نہین اوپر دانشمند ونکے۔
وثالثاً بشرط تسلیم تناقض وتعارض بہی حضرت شاہ صاحب اس معجزہ کے منکر
نہین ٹہر سکتے دیکھیے مولوی عبد الحی ابراز الغی مین لکھتے ہین۔
وقد تقرر ان العالم اذا صدر منہ کلامان مختلفان فاحقہما
بتحقیق ثابت ہوچکا ہے کہ جب کسی عالم سے دو کلام مختلف صادر ہون تو احسن ان دونونکا وہ ہے کہ موافق
ما وافق فیہ غیرہ من الاجلة ودلت علیہ الادلة انتہی۔
ہو بیچ اوسکے غیر اوسکا بزرگون سے اور دلالت کرین اوسپر دلیلین۔
اب بعض نکتہ چین جو یہہ قابلیت چھانٹتے ہین کہ اگر شاہ صاحب کی غرض تفہیمات
سے بہی یہی تہی جو سر در المحزون وغیرہ سے ہے تو اوسکو مجمل ومعقد کیون کردیا
صاف مفصل کیون نہ بیان کردیا کہ یہہ جہگڑا نہ پڑتا اور اونکا کلام محل اختلاف
ونزاع نہ واقع ہوتا تو اونکو ہم بشایستگی اولاً یہہ سمجہا دیتے ہین کہ درحقیقت
عبارت تفہیمات چندان معقد وپیچدار نہین لیکن ؎ گرنہ بیند بروز شپرہ چشم *
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ * وثانیاً یہہ عرض کرتے ہین کہ مطابق اسکے تو یہی اعتراض
قرآن شریف پر بہی وارد ہوتا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے اولامستم النساء
یا چہوؤ عورتون کو مین لمس کے معنی مفصل کیون نہ فرمادیا کہ اس سے جماع مراد ہے
یا ہاتہ سے چہونا مقصود ہے اور علیٰ ہذا القیاس وامسحوا برؤسکم وارجلکم
اور مسح کرو سرونکو اور پیرونکو کو بجملہ مفصلہ کیون نہ تعبیر کیا جس سے صاف معلوم ہوجاتا
کہ ارجلکم روسکم پر عطف ہے یا وجوہکم پر اور یہہ اختلاف بین الایمة من اہل السنة
والجماعة وبینہم وبین الشیعة نہ واقع ہوتا اور محل نزاع نہ ٹہرتا وامثال
ان بیہودہ باتون اور اسکی
ہذہ الہفوات السقطة والایرادات الواہیة کما لا یخفی
ان بیہودہ باتون اور واہیات اعتراضات کے دانشمندون سے پوشیدہ نہین ہے

اب مولوی صاحب جو یہ لکھتے ہین کہ حدیثین جو حضرت ابن عباس سے اس باب مین ہین اوسپر بہی جرح ہوچکی ہے کہ وہ اوسوقت تک پیدا ہی نہوئی تہی حضرت انس کی حدیثون پر بہی قدح ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تہے تو مین عرض کرتا ہون کہ اسمین کچہہ ضرر نہین اور وقوع شق القمر مین اس سے کچہہ اختلال نہین لازم آسکتا مولوی عبد الحلیم صاحب نظم الدرر مین لکھتے ہین

ان انشقاق القمر کان قبل الهجرة بخمس سنين ولم يولد ابن عباس
تحقیق انشقاق قمر پانچ برس قبل ہجرت کے تہا اور ابن عباس اوس

في ذالك الزمان واما انس فكان في المدينة بعد اربع سنين
زمانہ مین پیدا ہی نہوئے تہے اور انس پس مدینہ مین چار یا پانچ برس کے تہی

او خمس كذا قال القسطلاني في شرح صحيح البخاري فكيف
ایسا ہی کہا ہے قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین پس

روياحديث شق القمر الجواب ما روياه انا رايناه فكان روايتهما
کیونکر روایت کیا ان دونون نے حدیث شق القمر کو جواب یہہ ہے کہ نہین روایت کیا ان دونون

بالسمع من آخر ولا مضايقة فيه قال الافندي في شرح الشفاء
نے کہ ہم نے دیکہا اوسکو بس ہے روایت اون دونون کے ساتہہ سننے کے دوسرے سے اور

حديث انس من مراسيل الصحابة وهو من مرجحات حديث
اسمین کچہہ مضایقہ نہین کہا افندی نے شرح شفاء مین حدیث انس کے مراسیل صحابہ سے ہے اور وہ مرجحات حدیث

ابن مسعود انتهى۔
ابن مسعود سے ہے انتہی۔

وفی السیف الماضی این روایت ایشان از مراسیل صحابہ است پس از شواہد حدیث ابن مسعود خواہد بود و در تقریب نواوی میگوید کہ۔

اما مرسل الصحابي كاخبار عن شئ فعله النبي صلى الله عليه وسلم
مرسل صحابی مانند خبر دینے ایک شے سے کہ کیا اوسکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مولوی عبد الحلیم صاحب

ونحوه مما يعلم انه لم يحضره لصغر سنه او تاخر اسلامه فحكم
یا مثل اسکے اوس سے کہ جانا گیا ہے کہ بباعث صغرسن کے وہ اوسمین حاضر نہین ہوا اور پیچھے
بصحته على المذهب الصحيح الذي قطع به الجمهور من اصحابنا
اسلام لایا پس حکم کیا گیا ہے ساتھ صحت اوسکے کے اوپر مذہب صحیح کے وہ کہ یقین کیا ہے
وغيرهم واطبق عليه المحدثون والمشترطون للصحيح القائلون
جمہور نے ہمارے اصحاب وغیرہ سے اور اتفاق کیا ہے اوپر اسکے اون محدثون نے کہ جو شرط لگانیوالے
لضعف المرسل انتهى وهكذا في عامة الكتاب كما لا يخفى على
ہین واسطے صحیح کے اور کہنے والے ہین ساتھ ضعف مرسل کے انتہے اور ایسا ہی ہے عام کتابون مین جیسا کہ نہین پوشیدہ
اولى النهى والالباب -
ہے اوپر صاحبان عقل کے -

اب مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین پس جبکہ علما مین بحث اسکے منصوص و متواتر
ہونے پر ہو رہی ہے تو کفر کا اطلاق کرنا اوسکے انکار پر تحقیق سے بیخبری پر دلیل ہے
ایک بیخبری کی بات ہے کیونکہ محققین علما مین اسکے نفس منصوص و متواتر ہونے پر
بحث نہین ہے بلکہ اسکے طرق مین البتہ کلام و اختلاف ہے اور وہ اصل مقصود کے
لئے کچھ مضر نہین صاحب السیف الماضی لکھتے ہین در فتح الباری از ابن عبد البر
نقل کردہ کہ حدیث شق قمر از جماعت کثیرہ صحابہ جلیل القدر مروی است و ازین صحابہ
جماعتے کثیر از تابعین و از ایشان گروہا گروہ از تبع تابعین روایت کردہ اند کہ
ہمین سان بما رسید و موید اینست آیۃ کریمہ
اقتربت الساعة وانشق القمر قریب ہوئی قیامت اور پھٹ گیا چاند -
پس نماند برائے استبعاد مستبعد عذری انتہی و در تفسیر کبیر گفتہ کہ صحیح آنست کہ
حدیث شق قمر مشہور است انتہی و علامہ عبد الوہاب بن سبکی گفتہ کہ حدیث انشقاق
قمر متواتر است انتہی و ادنی درجہ تواتر بعضے علما چہار عدد نوشتہ اند چنانچہ
صاحب جامع الاصول از قاضی باقلانی نقل کردہ و صاحب توضیح الافکار در شرح

تنقیح الانظار بہمین معنی اشارہ نمودہ و امام تاج الدین سبکی در شرح مختصر ابن حاجب
و سید شریف در شرح مواقف و جلال الدین در رسالہ متواترات و شیخ عبدالحق دہلوی
در ترجمۂ مشکوٰۃ شریف و صاحب تفسیر رحمانی و غیرہم صراحت نوشتہ اندکہ روایت
شق القمر متواتر است چنانچہ گزشت و نیز در فتح الباری نوشتہ کہ حنین استون
حنانہ و انشقاق قمر ہر دو بہ نقل مستفیض منقول اند کہ مفید قطع است نزد کسیکہ بر طرق
حدیث مطلع است انتہی اور یہہ اوس ہی مین لکھا ہے کہ امام تاج الدین سبکی در شرح
مختصر ابن حاجب نوشتہ کہ بالفرض اگر ثبوت این معجزہ مقدسہ بتواتر طرق
حدیث تصور نگردہ شود تاہم فقط ناطق بودن قرآن کریم بر ثبوت و ظہور آن
برہان ساطع و دلیل قاطع کافی است تمسک تواتر طرق حدیث حاجتی نیست
انتہے پس اب اسکے نفس وقوع کے منکر کی تکفیر و تضلیل مین کیا محل کلام ہے
اور تحقیق دقیق سے بیخبری کیونکر ہے نظم اللآلی مین لکھا ہے -

اعلم انہ قدمران حدیث شق القمر خبر مشہور او متواتر
جان تو کہ تحقیق گزر چکا کہ حدیث شق القمر کی خبر مشہور یا متواتر ہے
فعلی الاول منکرہ یضلل و علی الثانی یکفر و فیہ و فی الخلاصۃ
پس اوپر اول کے منکر اوسکا گمراہ ہے اور اوپر ثانی کافر اور اوسی مین ہے
من رد حدیثا قال بعض مشایخنا یکفر و قال المتاخرون ان کان
اور خلاصہ مین ہے جو شخص کہ رد کرے کسی حدیث کو تو کہا ہی ہمارے بعض مشائخ نے کہ کافر ہو جاتا ہے
متواترا کفر اقول ھذا ھو الصحیح انتھی -
اور کہا متاخرون نے اگر ہے متواتر تو کافر ہو جاویگا کہتا ہون کہ یہی صحیح ہے -

اور مولوی نجف علیصاحب[١] تذکرہ شق القمر مین لکھتے ہین اگر احدی از اہل اسلام
و فردے از ارباب ایمان باتمام فلاسفہ یا اغوای مغوی و اضلال گمراہی باتناع
انشقاق قمر زبان کشاید از دائرہ اسلام بیرون او فتد و از احاطۂ ایمان بدوری
رود انتہے اب بعض مولویصاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ یہہ انشقاق قمر معجزات

[١] یہہ ایک بزرگ قاضی زادہ تفسیر جہانگیری اور یہہ رسالہ بحکم جناب نواب صاحب والی ملک عظیم بنارس کے تالیف ہوا ہے ١٢

مقترحہ سے نہین اور حدیثین جو اس بارے مین وارد ہوئی ہین وہ سب طبقہ رابعہ وغیرہ کی ہین کہ بدون شواہد اوسکی اثبات نہین اور بصورت معتبر ہونے کے بہی جو بعض روایتون مین ہے

سألوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یریہم ایۃ۔ وارد ہوا ہے
سوال کیا اون لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ دکہلاوین انکو کوئی معجزہ۔

وہ مکرر ہے اور اس سے یہہ آیت خاصہ معینہ مراد لینا زبردستی ہے اور

پہر اگر آیات مقترحہ سے ہونا تو اسکے وقوع کے بعد منکرین کو ہلاک ہو جانا چاہیے
تہا کما ھو اقتضاء ایات المقترحۃ والالتزام باطل کما لا یخفی تو مین
عرض کرونگا کہ اولا تو نفس نص یعنی وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر
مستمر سے اسکا معجزہ مقترحہ ہونا ثابت ہے۔

لان المنکر لا ینکر عنادا والکافر لا ینسب الامر الخارق للعادۃ
کیونکہ منکر نہین انکار کرتا ہے ازروے عناد کے اور کافر نہین نسبت کرتا ہی امر خلاف عادت کو
الی السحر الا اذا کان احد ادعی ان ھذا الامر الخارق من
طرف جادو کے مگر جبکہ کوئی دعوی کرتا ہے کہ یہہ امر خلاف عادت میرے معجزات
معجزاتی او کراماتی ھکذا فی اظہار الحق۔
یا کرامات سے ہے ایسا ہی ہے اظہار الحق مین۔

اور ثانیا بہت سے احادیث صحیحہ تو یہ بہی اسکی ثبت ہین۔

منہا ما روی البخاری من طریق مجاھد عن ابی معمر عن
بعض اون مین سے وہ ہے کہ روایت کیا بخاری نے طریق سے مجاہد کے ابی معمر سے
عبد اللہ بن مسعود قال انشق القمر ونحن مع النبی صلی اللہ علیہ
اوس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا پہٹ گیا چاند اور ہم لوگ ساتہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فصار فرقتین فقال لنا اشہدوا اشہدوا وروی
وآلہ وسلم کے ہے پس ہوگیا دو ٹکڑے پس فرمایا ہم لوگون کو گواہ رہو گواہ رہو اور روایت کیا

من طریق ابراھیم عن ابی معمر عن ابن مسعود قال انشق القمر
طریق ابراہیم سے ابی معمر سے اونہون نے ابن مسعود رضہ سے کہا پھٹ گیا چاند
علی عھد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرقتین فرقہ
بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ٹکڑہ ایک ٹکڑہ
فوق الجبل وفرقۃ دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اوپر پہاڑ کے اور ایک نیچے اوسکے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اشھدوا وروی من طریق شیبان عن قتادۃ عن
وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور روایت کیا طریق شیبان سے قتادہ سے اوس نے
انس قال سال اھل مکۃ ان یریھم ایۃ فاراھم انشقاق القمر
انس سے کہا سوال اہل مکہ نے یہہ کہ دکھلا دین اونکو کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو
وروی من طریق سعید عن قتادۃ عن انس رضی اللہ تعالے
پھٹ جانا چاند کا اور روایت کیا طریق سعید سے قتادہ سے اونہون نے انس سے رضہ کہا
عنہ قال ان اھل مکۃ سالوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
کہ بتحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اٰلہ وسلم ان یریھم ایۃ فاراھم انشقاق القمر وفی المشکوۃ
یہہ کہ دکھلا دین اونکو کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو پھٹ جانا چاند کا
عن انس قال ان اھل مکۃ سالوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
اور مشکوۃ مین ہے انس رضہ سے کہا کہ بتحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم ان یریھم ایۃ فاراھم القمر شقتین حتی راوا حراء
وآلہ وسلم سے یہہ کہ دکھلا دین اونکو کوئی نشانی پس دکھلا دیا اونکو چاند دو ٹکڑہ یہانتک
بینھما متفق علیہ ای رواہ البخاری ومسلم قال فی النظم وتعقبہ
کہ دیکھا اون لوگون نے حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑونکے متفق علیہ یعنی روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے
بعض الکرماء فی الدرۃ المحمدیۃ بقولہ اقول لیست جملۃ حتی
کہا بیچ نظم الدرر مین اور تعقب کیا اسکے بعض کرما نے سیرت محمدیہ مین ساتہ قول انکے کہ نہین ہے جملہ حتے

التعقب پیچھا کرنا اور کسیکی غلطی نکالنا عبدالمجید ۱۲ منہ

راو احراء بینهما فی مسلم فتکون من افراد البخاری انتهی وروی مسلم
راو احرار بینہا مسلم مین پس ہو گی افراد بخاری سے اور روایت کیا مسلم نے
من طریق مجاهد عن ابی معمر عن عبد الله بن مسعود قال انشق
طریق مجاہد سے ابی معمر سے عبد اللہ بن مسعود سے کہا پھٹ گیا
القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بشقتین فقال رسول
چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دو ٹکڑے پس فرمایا رسول
الله صلی الله علیه و آله وسلم اشهدوا وروی من طریق ابراهیم عن ابی
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے گواہ رہو اور روایت کیا طریق ابراہیم سے ابی
معمر عن عبد الله بن مسعود قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله
معمر سے اونہون نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا درمیان اسکے کہ ہم لوگ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیه و آله وسلم بمنی اذا انفلق القمر فلقتین فکانت فلقة وراء الجبل
و آلہ وسلم کے منی مین تھے اچانک پھٹ گیا چاند دو ٹکڑے پس ہو گیا ایک ٹکڑہ پیچھے پہاڑ کے
دونه فقال لنا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اشهدوا
ٹکڑہ نیچے اسکے پس فرمایا واسطے ہم لوگون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے گواہ رہو
من طریق اعمش عن ابراهیم عن ابی معمر عن ابن مسعود قال
روایت کیا طریق اعمش سے ابراہیم سے ابی معمر سے اونہون نے ابن مسعود سے کہا
شق القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فلقتین
پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دو ٹکڑے
الجبل فلقة وکانت فلقة فوق الجبل فقال رسول الله صلی الله
پہاڑ کو ایک ٹکڑے نے اور تھا ایک ٹکڑہ اوپر پہاڑ کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
وسلم اللهم اشهد وروی من طریق شیبان عن قتادة
وسلم نے ای بار خدایا گواہ رہ اور روایت کیا طریق شیبان سے قتادہ سے
ان اهل مکة سالوا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم
سے کہا کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے

ان یریهم آیة فاراهم انشقاق القمر وروی الترمذی من طریق مجاهد
یہ کہ دکھلاوین انکو کوئی نشانی پس دکھلایا انکو پھٹ جانا چاند کا اور روایت کیا ترمذی نے طریق مجاہد سے
عن ابی معمر عن ابن مسعود قال انشق القمر علی عهد رسول الله صلی الله
ابی معمر سے اونھون نے ابن مسعود سے کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ
علیه واله وسلم فقال لنا النبی صلی الله علیه واله وسلم اشهدوا وقال هذا
علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور کہا ترمذی
حدیث صحیح حسن وروی من طریق ابراهیم عن ابی معمر عن ابن
یہ حدیث صحیح حسن ہے اور روایت کیا طریق ابراہیم سے ابی معمر سے اونھون نے ابن
مسعود قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بمنی
مسعود سے کہا درمیان اسکے کہ ہم لوگ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منی مین تھے
فانشق القمر فلقتین فلقة من وراء الجبل وفلقة دونه فقال لنا رسول
پھٹ گیا چاند دو ٹکڑے ایک ٹکڑہ پیچھے پہاڑ کے اور ایک ٹکڑہ نیچے اوسکے پس فرمایا رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم اشهدوا وقال هذا حدیث حسن
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور کہا یہ حدیث حسن ہے
روی عن ابن عمر قال انفلق القمر علی عهد رسول الله صلی
روایت کیا ابن عمر نے کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی
علیه واله وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اشهدوا
علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو

وقال هذا حدیث حسن صحیح
اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

پس یہ سب شین خصوصاً جملہ اشهدوا صاف شہادت دے رہی کہ انشقاق قمر معجزہ مقترحہ
گواہ رہو
ما اورده فی الدر المنثور اخرج ابو نعیم فی الدلائل من طر
وہ کہ لایا اوسکو در منثور مین نکالا ابو نعیم نے دلائل مین طر

والضحاك عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ اقتربت ا... عۃ وانشق
اور ضحاک سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اقتربت الساعۃ وانشق
القمر قال اجتمع المشرکون علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ
القمر کے کہا جمع ہوئے مشرک سب بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم منہم الولید بن المغیرۃ وابوجہل بن ہشام والعاص بن وائل
وسلم کے بعض ان میں سے ولید بن مغیرہ اور ابوجہل بن ہشام اور عاص بن وائل
والعاص بن ہشام والاسود بن عبد یغوث والاسود بن المطلب و
اور عاص بن ہشام اور اسود بن عبد یغوث اور اسود بن مطلب اور
ربیعۃ بن الاسود والنضر بن الحارث فقالوا للنبی صلی اللہ علیہ واٰلہ
ربیعہ بن اسود اور نضر بن الحارث تھے پس کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ان کنت صادقا فشق لنا القمر فرقتین نصفا علی ابی قبیس
وسلم سے اگر تم نبی ہو تو پھاڑ دو ہمارے لئے چاند کو دو ٹکڑے آدھا ابی قبیس پہاڑ پر رہے
ونصفا علی قیتقاع فقال لہم النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ان فعلت
اور آدھا قیتقاع پر پس فرمایا ان سبھوں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کر دوں میں
تومنوا قالوا نعم وکانت لیلۃ بدر فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم
تو ایمان لاؤ گے تم کہا انہوں نے ہاں اور تھی رات چودھویں پس دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ربہ ان یعطیہ ما سالوا فامسی القمر قد مثل نصفا علی ابی قبیس
اپنے خدا سے کہ دیوے انکو وہ کہ سوال کیا انہوں نے پس ہوگیا چاند تحقیق مثل اسکے کہ آدھا اوپر ابی قبیس کے
ونصفا علی قیتقاع ورسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ینادی یا ابا سلمۃ
اور آدھا اوپر قیتقاع کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتے تھے یا ابا سلمہ
بن عبد الاسد والارقم بن الارقم اشہدوا وما روی البغوی عن انس بن
بن عبد الاسد اور ارقم بن ارقم گواہ رہیو اور وہ کہ روایت کیا بغوی نے انس بن
مالک ان اہل مکۃ سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ان یریہم
مالک سے کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ دکھلاویں ان کو

آیة فأراهم القمر شقتین راوا حراء بینهما قال شیبان عن
کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو چاند دو ٹکڑے دیکھا اونھون نے حرا کو درمیان دونون ٹکڑون کے کہا شیبان نے
قتادة فأراهم انشقاق القمر مرتین انتهی وغیرهما
قتادہ سے پس دکھلایا اونکو پھٹ جانا چاند کا دو ٹکڑے انتہی اور غیر ان دونون کے
جنکو مولویصاحب نامعتبر سمجھتے تھے بشواہد ہا معتبر اور اوسکے موید ثبت ہو گئین
کما لایخفی اب مولویصاحب جو یہ فرماتے ہین کہ ان احادیث و آیت مین لفظ
آیة نکرہ ہے اوس سے یہ آیت خاصہ معینہ مراد لینا زبردستی ہے تو مین عرض
کرتا ہون کہ قرآن شریف مین ان یروا آیة اور احادیث مین جملہ اشهدوا
صاف اسکے تعین پر دلالت کر رہا ہے کما مر ولا یخفی علی من له ادنی حظ
اور بخاری کا اپنے ترجمہ باب کو اس عنوان سے منعقد کرنا کہ جیسا گذر گیا اور نہین پوشیدہ ہے اوپر اوسکے کہ جسکو ادنی حصہ ہے
باب سوال المشرکین ان یریهم النبی صلی الله علیه واله وسلم
باب سوال مشرکون کا یہ کہ دکھلاوین اونکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آیة فأراهم انشقاق القمر
کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو پھٹ جانا چاند کا
اسی کا موید ہے اور امام نووی کے کلام سے بھی ثابت ہوتا ہے چنانچہ شرح صحیح مسلم مین فرماتے ہین
ان هذا الانشقاق حصلت فی اللیل لقوم سألوها واقترحوا رؤیتها
بتحقیق یہ پھٹنا حاصل ہوا رات کو واسطے اوس قوم کے کہ سوال کیا اونہون نے اسکا اور طلب کیا اوسکا
فلم ینتبه غیرهم لها
پس نہ خبردار ہوئے غیر اونکے واسطے اوسکے
اور ایسا ہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح بھی مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین طلب کرد
کفار قریش از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتی را و گفتند کہ اگر تو صادقی تو دو پارہ
کن قمر را پس اشارت کرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقمر را وشق شد و دیدند جبل
حرا را در میان و فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشهدوا اور پھر اوسی مین

چند سطرون کے بعد لکھتے ہین "و دیدن و نمودن نزد اہل حق در قدرت الٰہی است
ہر کرا خواہد بنماید و ہر کرا خواہد ننماید و مقصود نمودن بجماعت مخصوص بود کہ تحدی
کردہ بودند و درخواست نمودند این آیت را از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آنہا را نمودند و دیگران را ننمودند و خود مسافران از اقطار آمدند و خبر دادند تمام عالم
را چہ در کار است اور صاحب تفسیر حسینی بھی لکھتے ہین کہ کفار قریش از سید عالم معجزہ طلبیدند
و آنحضرت علیہ السلام برای ایشان ماہ را بدو نیم کرد بروجہیکہ کوہ حرا در میان ہر دو
قطعۂ قمر دیدند انتہی وھکذا فی عامة الکتاب کما لا یخفی علی اولی النہی والالباب
اب مولویصاحب جو یہ ارشاد کرتے ہین کہ اگر آیات مقترحہ سے ہوتا تو اسکے وقوع
کے بعد منکرین ہلاک ہوجاتے تو اسکی تحقیق علامہ ابو طاہر فتنی نے مجمع البحار مین
کر دیا ہے اور اس معجزہ کی تحقیق مین ایک تقریر لطیف لکھی ہے جسکا نقل کرنا مؤید
المرام و مثبتا للکلام مناسب مقام معلوم ہوتا ہے

وھو ھذا انشق القمر انکر حقیقته قوم ولا لتواتر لتوفر الدواعی
اور وہ یہ ہے پھٹ گیا چاند انکار کیا حقیقت کو اسکی ایک قوم نے اور اگر نہین تو متواتر ہوتا واسطے زیادہ داعیکے
لنقله لغرابته وعدم خفائه لانه محسوس والناس فیه شرکاء
واسطے نقل اوسکی کے واسطے غرابت اوسکے اور نہ پوشیدہ رہنے اوسکے کے کیونکہ وہ محسوس ہے اور سب آدمی اوس مین برابر شریک ہین
واجیب بانه کان لطلب قوم خاص لیلا واکثرھم فیه نیام فی
اور جواب دیا گیا ہے باینطور کہ تھا واسطے طلب ایک قوم خاص کے رات کو اور اکثر لوگ اوسمین گھرون اور پردون مین
الابنیة والحجب والایقاظ البارزون فی الصحاری لهم مشاغیل
سوئے رہتے ہین اور جو لوگ باہر صحرا وغیرہ مین جاگتے رہتے ہین واسطے انکے بہت سی مشغلین ہین
ام یکونوا رافعی رؤسهم وقد یقع الکسوف فلا یشعر به الناس
اپنے سرونکو بلند نہین کیے رہتے ہین اور کبھی واقع ہوتا ہے کسوف پس نہین خبردار ہوتے ہین ساتھ اوسکے لوگ
حتی یخبرهم الآحاد مع طول زمانه وهذا انما کان لحظة من
یہان تک کہ خبر دیوے انکو کوئی باوجود دراز ہونے زمانہ اوسکے کے اور یہ شق القمر تو سوا اسکے نہین کہ ایک لحظہ تھا زمانہ مین

وتزلزلت الارض فی بلد تا النهروان لیلة ولم یشعر بہ الا
اور ہل گئی زمین ہمارے شہر نہروان مین ایک رات اور نہ خبردار ہوسا تہہ اوسکے مگر
الاحاد مع انه اغرب الغرائب فی هذه النواحی ک
کوئی کوئی باوجودیکہ یہ اغرب الغرائب ہے اس ملک مین
فان قلت ما جوابك عن قول بعض الفلاسفة ان الفلکیات
پس اگر کہے تو کیا ہے جواب تیرا قول سے بعض فلاسفہ کے کہ فلکیات
لا تقبل الخرق قلت بینت فساده فی شرح المواقف وشرح
نہین قبول کرتی ہے خرق کو کہونگا مین بیان کیا مینے فساد اسکا شرح مواقف مین
فارا هم القمر شقین بکسر شین ای نصفین وسیجی بیان فی
پس دکہلایا اونکو چاند دو شق بکسر شین ہے یعنی دو آدہا اور آتا ہے بیان
قوته وانما قال اشهدوا لانه معجزة عظیمة بش
قوت کے ساتھ اور سوا اسکے نہین کہ فرمایا گواہ رہو کیونکہ یہ معجزہ عظیمہ ہے
ای اشهدوا علی نبوتی ومعجزتی او احضروا وانظروا
یعنی گواہ رہو تم لوگ اوپر نبوت میری اور معجزہ میرے کے یا حاضر ہو اور دیکھو
القاضی اجمع المفسرون واهل السنة علی وقوعه قلت وفیه
قاضی عیاض اجماع کیا مفسرون اور اہل سنت نے اوپر واقع ہونے اوسکے کہتا ہون مین اور بیچ
نظر وقد قیل بانه سینشق عند مجی الساعة قوله اراهم
نظر ہے اور تحقیق کہا گیا ہے کہ تحقیق پہٹیگا بوقت آنے قیامت کے قول اونکا دکہلایا اونکو
القمر مرتین انشقاقه هو بدل اشتمال من القمر
چاند دو ٹکڑے یعنے پہٹ جانا اوسکا یہ بدل اشتمال ہے قمر سے
قوله مرتین ای فلقتین ولم یرد زمانین اذ لم یقع
قول اوسکا دو مرتبہ یعنی دو ٹکڑے اور نہین ارادہ کیا دو زمانہ اسواسطے کہ نہین واقع ہوا
الانشقاق الا مرة ن هو من امهات المعجزات رواه عدة
چاند کا پہٹنا مگر ایک ہی مرتبہ (نووی شرح) یہ بڑے معجزون مین سے ہے روایت کیا اسکو بہتون نے

من الصحابة وانكره بعض المبتدعة ولا اشترك فی
صحابہ مین سے اور انکار کیا اسکا بعض بتدعین نے اور اگر نہین تو برابر شریک ہوتے
معرفته اهل الارض ومنع الملازمة فقد يقع فی بعض
اسکے پہچاننے مین تمام زمین کے لوگ اور یہ ملازمت منع ہے پس تحقیق واقع ہوتا ہے بعض
الاحيان كسوف وشهب عظام والنوار طوالع ولا يحدث
وقتون مین گہن اور بڑے بڑے ٹوٹتے ستارے اور روشنیان طلوع اور ظاہر ہوا کرتی ہین اور
بها الا الاحاد وقد يكون القمر فی منازل تظهر لبعض
اوسکو کم کوئی کوئی اور ہو سکتا ہے کہ چاند اوسوقت ایسی منزل مین رہا ہو کہ بعض
الافق دون غيره كما يجد الكسوف اهل بلد دون غيره ط
افق مین ظاہر ہوا ہو اور بعض مین نہوا ہو جیسا کہ گہن کو ایک شہر والے پاتے ہین دوسرے نہین پاتے
يأوله قوم بانه يكون يوم القيامة ولو وقع لتواتر واجتث
تاویل کی اوسکی ایک قوم نے یہ کہ دن قیامت کو ہوگا اور اگر واقع ہوتا تو البتہ متواتر ہوتا اور جڑ اوکھڑ جاتی
بان الموافق نقله وتواتر والمخالف ربما ذهل او حسب انه
باینطور کہ موافق نے تو نقل کیا اور بالتواتر اسکو ثابت کیا اور مخالف کو کبھی بھول بھی ہوجایا کرتا ہے یا اسکو
نحو الخسوف وانما كان لحظة ولو دام حتى تطلع الكافة
مثل گہن کے خیال کرلیا ہو اور سوا اسکے نہین کہ یہ تو ایک لحظہ تھا اور اگر برابر رہتا یہان تک کہ سب لوگ اسکو دیکھتے
ولم يومنوا لاهلكوا اذ جرت عادته تعالى بان الاية اذا كانت
اور پھر بھی نہ ایمان لاتے تو ہلاک کر دیے جاتے اسواسطے کہ اللہ تعالی کی عادت اسطرح پر جاری ہے کہ جب کوئی معجزہ
محسوسة فمن يكفر بعد يعذب انتهى
محسوس ہو اور پھر سب لوگ اوسکے بعد بھی کفر کرین تو عذاب کیے جاتے ہین اور حاشیۂ بخاری مین لکھا ہے
وقد انكر بعضهم هذا الخبر فقالوا لو كان له حقيقة لم يخف
اور تحقیق انکار کیا بعض اونکے نے اس خبر کا پس کہا اونہون نے اگر ہوتی واسطے اسکے کوئی حقیقت تو نہ پوشیدہ
امره على عوام الناس ولتواترت به الاخبار لانه امر
رہتا اوپر عوام لوگون کے اور البتہ خبرین بطور تواتر کے منقول ہوتین کیونکہ یہ ا

محسوس مشاهد والناس فيه شركاء والنفوس دواع

محسوس اور مشاہد ہے اور سب آدمی اس مین برابر ہین اور نفس خواہشمند ہے

على نقل الامر الغريب والخبر العجيب ولو كان لذكر فى الكتب

اوپر نقل کرنے امر غریب اور خبر عجیب کے اور اگر ہوتا تو البتہ کتابون مین ذکر کیا جاتا

ودون فى الصحف ولكان اهل التنجيم والسير والتواريخ

اور صحیفون مین مدون ہوتا اور البتہ نجومی اور علماء سیر اور تواریخ

عارفين به اذ لا يجوز اطباقهم على اغفاله مع جلالة شانه و

اسکو پہچانتے ہوتے کیونکہ ان سبھون کا غفلت پر متفق ہونا باوجود جلالت شان اور

جلاء امره الجواب ان الامر خارج عما ذهبوا اليه لانه شي

جلاء امر اسکی نہین جائز ہے جواب یہ ہے کہ حقیقت امر خارج ہے اوس سے کہ گئے وہ لوگ طرف اسکے کیونکہ ایک شی تھی

طلبه قوم خاص من اهل مكة وكان ذلك ليلا واكثر الناس

کہ طلب کیا اوسکو ایک قوم خاص نے اہل مکہ سے اور تھا یہ رات کو اور اکثر لوگ

فيه نيام مستكنون بالحجب والابنية والايقاظ البارزون

رات کو مکانون اور پردون مین پوشیدہ سوئے رہا کرتے ہین اور جو لوگ باہر جاگتے ہون گے

فى الصحارى لهم مشاغل عن ذلك وكيف ولم يكونوا رافعين

صحرا وغیرہ مین اونکے لئے اسکے سوا اور شغلین ہونگی کہ اوسمین مشغول ہونگے اور کیونکر سب دیکھتے کیونکہ اپنے سرون کو

رؤسهم الى السماء مترصدين مركز القمر من الفلك حتى اذا

آسمان کی طرف بلند کرکے فلک سے مرکز قمر کو ٹکٹکی نہ لگائے ہوئے تھے کہ جرم قمر مین پھٹنا

حدث بجرم القمر ما حدث من الانشقاق ابصروه وكثيرا ما يقع

وغیرہ جو کچھ حادث ہوتا اوسکو سب لوگ دیکھتے اور بہت ایسا ہوتا ہے

له الكسوف فلا يشعر به الناس حتى تخبرهم الاحاد منهم مع

کہ چاند مین گہن لگتا ہے اور لوگ نہین جانتے یہان تک کہ کوئی کوئی اون مین سے خبر دیتا ہے باوجود

طول زمانه وهذا انما كان فى قدر اللحظة التى هى

دراز ہونے زمانہ اسکے کے اور یہ تو سوا اسکے نہین کہ بمقدار ایک لحظہ کے کہ وہ

مدرك البصر ولو دامت هذه الاية حتى يشترك فيها العامة
مدرک بصر ہی تہا اور اگر برابر رہتی یہ نشانی یہان تک کہ شریک ہوتے اسکے دیکہنے مین عام
والخاصة ثم لم يومنوا لاستوصلوا بالهلاك فان من سنة
اور خاص پہر نہین ایمان لاتے تو البتہ ہلاک کرکے جڑ سے اوکہاڑ ڈالے جاتے کیونکہ طریقہ
الله تعالى فى الامم التى قبلنا ان نبيهم كان اذا اتى باية عامة
اللہ تعالی کا اون امتون مین کہ جو ہمارے قبل تہین یہ تہا کہ جب نبی اونکا کوئی ایسی عام نشانی لاتا
يدرك بالحس فلم يومنوا اهلكوا وخص هذه الامة بالرحمة
کہ جسکو سب لوگ دریافت کرلیتے اور پہر بہی نہ ایمان لاتے تو ہلاک کر دیئے جاتے اور خاص کیا اس امت کو ساتہ رحمت کے
فجعل اية نبيهم صلى الله عليه واله وسلم عقلية قال العينى
پس گردانا نشانی نبی کو اونکی درود اللہ کا اون پر اور اونکی آل پر اور سلام عقلیہ کہا عینی نے
اى لفظ فقال القوم هذا سحر ابن ابى كبشة فاسألوا السفار
یعنی لفظ پس کہا قوم نے یہ جادو ابن ابی کبشہ کا ہے پس پوچہو مسافرون سے
يقدمون عليكم فان كان مثل ما رايتم فقد صدق والا فهو
کہ آوین تمپر پس اگر ہے مثل اسکے کہ دیکہا تمنے تو پس سچ ہے اور اگر نہین تو
سحر فقدموا السفار فسألوهم فقالوا رايناه قد انشق ثم قال و
جادو ہے پس آئے مسافر لوگ پس پوچہا اونسے پس کہا اونہون نے دیکہا ہمنے چاند کو تحقیق پہٹ گیا پہر کہا اور
لا يلتفت الى اعتراض مخذول بانه لو كان هذا لم يخف على الارض
نہین التفات کیا جاویگا طرف اعتراض مخذول کے باینطور کہ اگر ہوتا یہ تو نہ پوشیدہ رہتا اوپر زمین کے
لامرين احدهما قد ذكرنا صحته قول السفار برؤية ذلك والاخر
دو سبب سے ایک تو وہی ہے کہ ذکر کیا ہمنے صحت مین اوسکی قول مسافرون کا ساتہ دیکہنے اسکے اور دوسرا
لم ينقل الينا عن اهل الارض انهم رصدوا تلك الليلة فلم يروه
نہین نقل کیا گیا طرف ہمارے اہل زمین سے کہ وہ لوگ اوس رات رصد لگائے ہوئے تہے پس نہین دیکہا اونہون نے
انشق ولو نقل الينا عمن لا يجوز نقله بشدتهم فى الكذب لما
پہٹنا اور اگر منقول ہوتا طرف ہمارے اون لوگون سے کہ جنکی نقل مین جہوٹ نہ جائز نہین ہوسکتا ہے تو البتہ

كانت علينا حجة اذ ليس القمر فی حد واحد لجميع اهل الارض فقد
ہم پرحجت ہوتی کیونکہ چاند تمام زمین والون کے لئے ایک ہی حد وحالت پرنہین ہے کیونکہ تحقیق
يطلع على قوم قبل ان يطلع على آخرين وقد يكون من قوم يقيد
طلوع ہوتاہے ایک قوم پر قبل اسکے کہ طلوع ہووے دوسرونپر اور کبھی کسی قوم کے لئے اونکے
ما هو من مقابلهم من اقطار الارض او تحويل بين قوم وبينه
مقابلہ مین زمین کا کوئی ٹکڑہ یا درمیان اونکے بدلی یا پہاڑ ہی حائل
بسحاب او جبال ولهذا تحدث الكسوفات في بعض البلاد دون بعض
ہوسکتا ہے اوراسواسطے گہن بعض شہرون مین ہوتا ہے اور بعض مین نہین ہوتا
وفي بعضها جزئية وبعضها كلية وفي بعضها لا يعرفها الا المدعون لعلمها
اور بعض جزئیہ ہوتاہے اور بعض مین کلیہ اور بعض مین نہین پہچان سکتے ہین اوسکو مگر فقط مدعی اوسکے علم کے
ذلك تقدير العزيز العليم انتهى والله اعلم بالصواب قال ابن عبد البر
یہ اندازہ غالب جاننے والے کا ہے انتہی واللہ اعلم بالصواب کہا ابن عبد البر
قد روى حديث انشقاق القمر عن جماعة كثيرة من الصحابة
نے تحقیق روایت کی گئی حدیث پہٹنے چاند کی بہت جماعت صحابہ سے
وروى ذلك عنهم امثالهم من التابعين ثم نقله عنهم الجم الغفير
اور روایت کیا ایسے ہی بہتون نے تابعین سے پھر نقل کیا اون سے جم غفیر نے
الى ان انتهى الينا وتايد بالاية الكريمة وفي المجمع قال القاضي اجمع
یہان تک کہ پہونچے ہم لوگون تک اور تائید ہوتی ہے اسکو ساتھ آیۃ کریمہ کے اور مجمع البحار مین ہے کہا قاضی نے اجماع کیا
المفسرون على وقوعه قلت وفيه نظر وقد قيل بانه سينشق
مفسرون نے اسکے واقع ہونے پر کہتا ہون مین اور اس مین نظر ہے اور تحقیق کہا گیا کہ عنقریب پہٹیگا
عند مجيء الساعة انتهى وفي المرقاة قال الزجاج زعم قوم عدلوا عن
بوقت آنے قیامت کے انتہی اور مرقاۃ مین ہے کہا زجاج نے گمان کیا اوس قوم نے کہ تجاوز کیا
القصد وما عليه اهل العلم ان تاويله ان القمر ينشق يوم القيامة
اونہون نے راہ توسط سے اور اوس سے کہ جسپر اہل علم ہین کہ تاویل اوسکی یہ ہے کہ چاند پہٹیگا دن قیامت کو

والامر بيّن فی اللفظ بقوله تعالیٰ وان یروا اٰیة یعرضوا و یقولوا
اور حالانکہ امر ظاہر ہے لفظ مین ساتھ قول اوس اللہ تعالیٰ کے اور جب دیکھتے ہین کوئی نشانی پھر جاتے ہین اور کہتے ہین
سحر مستمر فکیف یکون ھذا یوم القیامة انتھی لان الکفار لا یقولون
جادو ہے مضبوط پس کیونکر ہوگا دن قیامت کو انتھی کیونکہ کافر لوگ نہین کہین گے
ذلك یوم القیامة لمعات وھکذا قال فی مدارج النبوت ایضاً
دن قیامت کو ایسا ہی ہے لمعات مین اور ایسا ہی کہا ہے مدارج النبوت مین بھی
اب کوئی مولوی صاحب یا اونکے سنے سنائے کوئی پنڈت یا پادری صاحب اگر
یہ فرماوین کہ اگر ہم احادیث شق القمر کو مان لین اور اونکو مشہور یا متواتر ہی
تسلیم کرین تو بعض احادیث سے اوسکا وقوع مکہ مین سمجھا جاتا ہے اور بعضون
سے بمقام منیٰ مفہوم ہوتا ہے پس بنا بر اسکے یا تو اسکو دو واقعہ تصور کرین
یا حدیثون کو باخود ہا متعارض پا کر بموجب قاعدہ مسلمہ

اذا تعارضا تساقطا

جب ایک دوسرے مین متعارض ہوتے ہین تو دونون ساقط ہوجاتے ہین

کے جملہ احادیث مروّیہ کو ساقط عن الاعتبار سمجھین اور جیسے تم شکل اول کو باطل سمجھتے ہو (اور بعض روایات مین جملہ
فاراھم انشقاق القمر مرتین کما فی البغوی وغیرہ
پس دکھلایا اونکو پھٹنا چاند کا دو مرتبہ جیسا کہ بغوی وغیرہ مین ہے
وارد ہے تاویل کرتے اور معنی شقتین بیان کرتے ہو

کما قال الافندی فی شرح الشفاء قال ابن القیم فی کتاب اغاثة
جیسا کہ کہا افندی نے شرح شفاء مین کہا ابن قیم نے کتاب اغاثة
اللھفان المرات یراد بھا الافعال تارة والاعیان اخری واکثر
اللھفان مین مرات مراد لی جاتی ہے ساتھ اسکے کبھی افعال اور کبھی اعیان اور اکثر
ما یستعمل فی الافعال واما فی الاعیان فکقوله فی الحدیث انشق
استعمال کیا جاتا ہے افعال مین اور لیکن اعیان مین پس مانند قول اوسکے حدیث مین پھٹ گیا

لے یعنی ... قسم ... ۱۲

القمر مرتین ای فلقتین ولما خفی هذا علی بعضهم زعم ان
چاند دو مرتبہ یعنی دو ٹکڑے اور چونکہ پوشیدہ رہ گیا یہ اوپر بعض اونکے گمان کیا کہ
الانشقاق وقع مرتین انتهی ویحتمل ان یکون لفظ مرتین
پھٹنا دو مرتبہ واقع ہوا انتہی اور احتمال ہے یہ کہ ہو لفظ مرتین
متعلقاً بالاراءة یعنی انه تعددت الاراءة فانه روی انه صلی الله
متعلق ساتھ اراءۃ کے یعنی متعدد ہوا دکھلانا کیونکہ روایت کی گئی ہے کہ تحقیق نبی
علیه وآله وسلم اشار مرة الی قطعة وقال یا فلان اشهد ثم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا ایک مرتبہ طرف ایک قطعہ کے اور فرمایا ای فلانے گواہ رہو
اشار الی قطعة اخری مرة اخری وقال اشهدوا کذا قیل هکذا فی نظم الدرر
پھر اشارہ کیا طرف دوسرے قطعہ کے اور فرمایا گواہ رہو ایسا ہی کہا گیا ہے ایسا ہی ہے نظم الدررین

ہم بھی بخیال تعارض احادیث مرویہ و بتصور قاعدہ مسلمہ تساقط کے ان سب کو
ساقط کردین تو یہ کیونکر ثابت ہوگا اور پھر اس حالت مین اگر ہم اسکا انکار کر بیٹھیں
تو کافر و ضال کیونکر ہونگے تو ہم عرض کرینگے اس طرح سے کہ ان خدشات کے
جواب ہمارے علما محققین بخوبی دے چکے ہین اور ان خطرات و شبہات کو جیسا
چاہیے دفع و ازالہ فرمائے ہین چنانچہ نظم الدرر مین بھی لکھتا ہے

فان قلت بعض الروایات المذکورة دلت علی ان انشقاق
پس اگر کہے تو کہ بعض روایات مذکورہ دلالت کرتی ہین اوپر اس بات کے کہ انشقاق
القمر کان بمکة و بعضها ناطقة علی انه کان بمنی وهذا عین
قمر تھا مکہ مین اور بعض روایتین ناطقہ ہین اسپر کہ وہ منی مین تھا اور یہ عین
التعدد قلت کان انشقاق القمر بمنی وابن مسعود الراوی هناك
تعدد ہے کہتا ہون مین تھا انشقاق قمر منی مین اور ابن مسعود راوی وہین تھا
کما نطق به الحدیث السابع والثامن وغیرهما وما فی بعض الروایات
جیسا کہ گویا ہے ساتھ اسکے حدیث ساتوین اور آٹھوین وغیرہما اور وہ جو بعض روایتوں مین

من لفظة مكة فلا ينافيه لان من كان بمنى فكانه بمكة ويحتمل
لفظ مکہ کی آئی ہے توبس وہ اسکے منافی نہین ہے کیونکہ جو منی مین تہا پس وہ گویا مکہ ہی مین تہا اور احتمال ہے
ان يكون ذكر مكة اشارة الى ان شق القمر كان قبل الهجرة
یہ بہی کہ ہو ذکر مکہ کا اشارہ طرف اس بات کے کہ شق القمر ہجرت کے قبل تہا
كما يومي اليه الحديث الخامس حيث قال فيه بمكة قبل مخرج
جیسا کہ اشارہ کرتی ہے طرف اسکے حدیث پانچوین اس حیثیت سے کہ کہا اوس مکہ مین پہلے نکلنے
النبي صلى الله عليه واله وسلم كذا قال الزرقاني وغيره
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایسا ہی کہا زرقانی وغیرہ نے
اب کوئی صاحب اگر یہ فرماوین کہ اچہا اگر ہم اسکو مان لین تو بعض روایتون سے
جو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دیکہنے والون نے جبل حرا کو درمیان دو پارہ مشقوقہ قمر کے دیکہا
كما روى البغوي عن انس بن مالك ان اهل مكة سألوا رسول الله
جیسا کہ روایت کیا بغوی نے انس بن مالک سے کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ
صلى الله عليه واله وسلم ان يريهم اية فاراهم القمر شقتين راوا حراء بينهما الخ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ کہ دکہلاوین اونکو کوئی نشانی پس دکہلایا اونکو چاند دو ٹکڑے دیکہا اونہوں نے کوہ حرا کو درمیان
اور بعضون سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ایک پارہ کو جبل ابی قبیس اور ایک کو سویدا پر دیکہا
كما قال السيوطي في الدر المنثور شقه على ابي قبيس وشقه على
جیسا کہ کہا سیوطی نے درمنثور مین ایک ٹکڑہ اوسکا اوپر ابی قبیس کے اور ایک ٹکڑہ اوسکا اوپر
السويداء اور بعضون سے فرقة على قعيقعان وفرقة على ابي قبيس
سویدا کے ایک ٹکڑہ قعیقعان پر اور ایک پارہ ابی قبیس پر
كما قال الكواشي مفهوم ہوتا ہے اور بعضون سے نصفا على الصفا
جیسا کہ کہا کواشی نے آدہا صفا پر
ونصفا على قعيقعان كما رواه ابو نعيم عن ابن عباس رضي الله عنهما
اور آدہا اوپر قعیقعان کے جیسا کہ روایت کیا اسکو ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

ابوبکر محمد اشرف

سمجھا جاتا ہے تو ان سبھون سے بہی وہی تعدد ثابت ہے یا تعارض بین الاحادیث ٹھہرتا ہے پھر اسکا
کیا جواب ہے تو مین عرض کرونگا کہ اسکا بہی کافی جواب دیا گیا ہے چنانچہ نظم الدرر مین لکھا ہے
فان قلت ان بعض الروايات ناطقة على انهم راوا جبل حراء بين
پس اگر کہے تو کہ بعض روایتین ناطق ہین اوپر اسکے کہ دیکھا اون لوگون نے حرا کو درمیان
شقتی القمر وبعضها نطقت على ان شقة منهما كانت على ابى قبيس
دو پارہ چاند کے اور بعض روایتین ناطق ہین اوپر اسکے کہ ایک پارہ اونکا ابی قبیس پر
وشقه اخرى على السويداء وقنيقاع فلو لم يحمل هذه الاحاديث
اور دوسرا ایک پارہ سویدا اور قنیقاع پر تہا پس اگر نہ حمل کی جاوین یہ احادیث
على تكثر الازمنة ولم يؤمن بتعدد شق القمر لزم التعارض
اوپر تکثر ازمنہ کے اور نہ ایمان لایا جاوے ساتھ تعدد شق القمر کے تو لازم آویگا تعارض درمیان
بينها قلت لا تعارض بينها فان كل ناظر اخبر على حسب رويته
ان احادیث کے کہتا ہون مین نہین تعارض درمیان انکے کیونکہ ہر دیکھنے والے نے خبر دیا اوپر حسب دیکھنے
وتخمينه وكان القمر فى تلك الليلة فى وسط السماء بحذاء
اور تخمینہ اپنے کے اور تہا چاند اوس رات کو درمیان آسمان کے مقابل مین
حراء وغيرها من جبال مكة واماكن بعيدة وبعد الشق وقع
حراء وغیرہا کے مکہ کے پہاڑون اور اماکن بعیدہ سے اور بعد پہٹ جانے کے واقع ہوئی
تباعد كثير بين الشقين لتبين هذه المعجزة بابين وجه فيحتمل
بہت دوری درمیان دونون ٹکڑون کے تاکہ ظاہر ہو یہ معجزہ ساتھ واضح ترو جہ کے پس احتمال ہے
انه كان الراوى فى منى على جبل مرتفع بحيث راى من هناك
کہ راہو راوی منی مین اوپر ایک بلند پہاڑ کے اس حیثت سے کہ دیکھا ہو ودن لوگون نے
حرف جبل ابى قبيس واخبر ما اخبر وانه كان فى منى وعائن
کہ وہان پر سے کنارہ پہاڑ ابی قبیس کا اور خبر دیا ہو جو خبر دیا یا یہ کہ وہ منی مین ہو اور دیکھا ہو
الشق ثم جاء بمكة وراى نصفه على جبل ابى قبيس واخبر ما
پہٹ جانے کو پھر آیا ہو مکہ مین اور دیکھا ہو آدہا اوسکا اوپر پہاڑ ابی قبیس کے اور خبر دیا ہو جو

اخبر بکان انشقاقه قد استمر الی هذه المدة وقس علی هذا لذا قیل انتهی

خبر دیا اور انشقاق برابر اتنی مدت تک رہا اور قیاس کرلو اسی پر اور جگہونکو بھی ایسا ہی کہا گیا انتہی

اب کوئی صاحب اگر یہ کہین کہ اچھا ہمنے یہ سب مان لیا مگر یہ جو لوگ کہا کرتے ہین کہ ماہتاب کا ایک ٹکڑہ اپنی جگہہ پر رہا اور ایک پارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جیب مبارک مین داخل ہوکر آستین شریف سے نکل گیا تو یہ صریح محال و مستبعد معلوم ہوتا ہے تو مین عرض کرونگا کہ کوئی پادری یا پنڈت صاحب اگر یہ کہین گے تو مین اونسے یہ کہونگا کہ جب مینے اوپر بدلائل قویہ اسکو ثابت کردیا کہ اللہ جلشانہ اپنی مخلوقات مین ہر طرح سے تصرف ہوسکتا اور ہر محال عادیہ کو ممکن کرسکتا ہے تو اگر اسکو بھی ایسا ہی کردیا ہو تو اس پر کیا قباحت عقلی اور کون شناعت عرفی پائی جاتی ہے اور کون سا استحالہ و استبعاد لازم آتا ہے کیا یہ حضرت موسی کے دریا چیرنے اور پتھر سے پانی نکالنے اور سورج کی لنگ کو پوجا کرنے اور برہما کو بید پڑہانے وغیرہ محالات عادیہ سے بھی بڑہکر ہے سچ ہے اپنی آنکھون کے شہتیر نظر نہین پڑتے اور دوسرونکا تنکا دیکھنے کو چار آنکھین ہوجاتی ہین اور حضرات مسلمین کی خدمات شریف مین عرض کرونگا کہ یہ قصہ محض بے اصل ہے اسکا کچھہ اعتبار نہین جیسا کہ جمل حاشیہ جلالین اور مواہب مدارج مین لکھا ہے اور مولوی عبدالحلیم صاحب بھی نظم الدرر مین فرماتے ہین

وما یذکرہ بعض القصاص من ان شقة من القمر نزلت ودخلت

اور وہ کہ ذکر کیا اوسکو بعض قصہ گویون نے کہ ایک ٹکڑا چاند سے اوترا اور داخل ہوا

فی جیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخرجت من کمہ الشریف

جیب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نکل گیا آپ کی آستین شریف سے

لا اصل له نقله الشیخ بدرالدین الزرکشی من شیخه عماد

اسکی کوئی اصل نہین نقل کیا اسکو شیخ بدرالدین زرکشی نے اپنی شیخ عماد

بن کثیر کذا فی المواهب اللدنیة انتهی

بن کثیر سے ایسا ہی مواہب اللدنیہ مین ہے انتہی

اب پادری عماد الدین صاحب جو اپنے نغمہ طنبوری مین غُن غُناتے ہین کہ آیة اقتربت الساعة وانشق القمر مین دو فعل ماضی کے اجتماع سے بتحذیف اذا استقبال کے معنی ہو گیٔے اسکے سوا لفظ الساعة قرآن مین الف لام کے ساتہ عین دن قیامت کے معنی دیتا ہے اسلیٔے مفسرون کے درمیان وقوع وعدم وقوع مین اختلاف پڑ گیا ہے تو اولاً مین یہ کہتا ہون کہ پہلے پادری صاحب بہلا کوئی ایسا قاعدہ تو نکالدین کہ جہان جہان اجتماع دو فعل ماضی کا ہوا کرے وہان اذا حذف ہو جاوے اور وہ ماضی بمعنی مستقبل ہو جایا کرے افسوس کہ پادری صاحب حسب زعم خود بتقدیر حذف اذا ماضی کو مستقبل بناتے ہین اور حال یہ ہے کہ بصورت موجود رہنے اذا کے بہی ماضی ماضی ہی رہتا ہے کما فی قوله تعالی حتی اذا بلغ بین السدین وجد من دونہما قوما وقال حتی اذا ساوی بین الصدفین قال انفخوا وقال حتی اذا جعله نارا قال اتونی افرغ علیه قطرا وثانیاً بصورت تسلیم بہی یہ معنی مجازی ہو گئے اور رجوع الی المجاز بصورت درستگی معنی حقیقی ہرگز جائز نہین کما لا یخفی اور پادری صاحب جو بر سبیل ترقی یہ لکہتے ہین اسکے سوا لفظ الساعة قرآن مین الف لام کے ساتہ عین دن قیامت کے معنی دیتا ہے ایک جملہ بمعنی و تقریر مہمل ہے کیونکہ کوئی مسلمان اسکا منکر نہین پس اسنے پادری صاحب کو کیا فائدہ بخشا سچ ہے تبدیل ملت سے قطع نظر زوال ایمان کے لیاقت مکتسبہ وغیرہ مین بہی کچہ دہبا لگ جایا کرتا ہے اور رسالہ وجہہ الایمان مین (جسکو کسی عیسائی نے ایک فرضی یوسف علی و عبد المسیح کے نام سے تالیف کرکے لودہیانہ کے مشن پریس مین ۱۸۷۶ء مین نارتہ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کے اہتمام سے چہپوایا ہے) مین جو لکہا ہے کہ اگر یہ بات سچ بہی ہو کہ ماہتاب دوپارہ کیا گیا تہا تو بہی اوس سے محمدؐ کی فضیلت نہین نکلتی ہے کیونکہ قرآن کی رو سے یہ معجزہ محمدؐ سے صادر ہوتا نظر نہین آتا جیسا کہ سورۂ قمر مین لکہا ہے اقتربت الساعة وانشق القمر یعنی پاس آلگی وہ گہڑی اور پہٹ گیا چاند

پس لحاظ کیجئے کہ اس مقام مین محمد کا کچھ نام ونشان نہین ہے اسکے علاوہ کئی مفسرون
نے جیسا کہ صاحب کشاف اور بیضاوی نے اس مقام کی تفسیر یون کی ہے وہ تنبیہ
اور پیشین گوئی واسطے روز حشر کے ہی کیونکہ اُس دن سے آگے ماہتاب دوپارہ کیاجاوےگا
دوسرا جواب یہ ہے کہ چاند دوپارہ ہوا یا پھٹ گیا اسپر کوئی دلیل نہین ایسا معجزہ
کہ جسکی عجوبیت مین مطلق اندیشہ نہین ہے اگر واقع ہوتا پر شہرا وسکی ایک ولایت
مین کیا معنی رکھتی ہے بلکہ سارے جہان مین مشہور ہوتے اور سب جگہہ یہ لوگ اوسکی
گواہی دیتے لیکن برعکس اسکے یہ ماجرا عجیب فقط اہل اسلام مین مشہور رہوا اور
کسی دوسری قوم مین نہین انتہی تو اولاً مین یہ کہتا ہون کہ شاید ان حضرت نے
قرآن شریف کو کبھی دیکھا نہین کیونکہ اوس مین اسی آیت کے بعد یہ لکھا ہوا ہے
وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر وثانیاً یہ عرض کرتا ہون کہ دیکھئے
خود بیضاوی اور کشاف ہی مین (جنسے یہ حضرت استدلال کرتے ہین) لکھا ہے
روی ان الکفار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایۃ
روایت کی گئی ہے کہ تحقیق کافرون نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی معجزہ
فانشق القمر وقیل معناہ سینشق القمر یوم القیامۃ ویؤیدہ الاول
پس پھٹ گیا چاند اور کہا گیا ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ عنقریب پھٹیگا چاند دن قیامت کے اور تائید کرتا ہے اول کو
انہ قری وقد انشق القمر ای اقتربت الساعۃ وقد حصل من ایات
یہ کہ پڑھا گیا ہے اور تحقیق پھٹ گیا چاند یعنی قریب ہوئی قیامت اور حاصل ہوا نشانیون سے
اقترابہا انشقاق القمر وقولہ وان یروا ایۃ یعرضوا عن تاملہا
اوسکے نزدیک پھٹ جانا چاند کا اور قول اوسکا اور جب دیکھتے ہین کوئی نشانی تو پھر جاتے ہین اوسکے غور کرنے سے
والایمان بہا ویقولوا سحر مستمر مطرد وھو یدل علی انہ رأوا
اور اوسپر ایمان لانے سے اور کہتے ہین جادو مضبوط اور یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ انہون نے دیکھے
قبلہ ایات اخری مترادفۃ ومعجزات متتابعۃ حتی قالوا ذلک
قبل اسکے بہت سی نشانیان یکی بادیگرے اور معجزات بھی درپی یہان تک کہ کہا اونہون نے یہ
انتھی اور شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی مین لکھا ہے عن ابن مسعود رض
انتہی روایت ہے ابن مسعود رض سے

انه قال ما وعد الله رسوله من اشراط الساعة کلها قد مضی
کہ تحقیق اونہون نے کہا کہ جو اللہ نے اپنے رسول کو قیامت کی نشانیون کا وعدہ کیا تہا سب گذر گئین
الا اربعة طلوع الشمس من مغربها ودابة الارض وخروج الدجال
مگر چار نکلنا آفتاب کا پچہم سے اور دابۃ الارض اور نکلنا دجال کا
وخروج یاجوج وماجوج انتهی اور کشاف مین ہے وعن بعض الناس
اور نکلنا یاجوج اور ماجوج کا انتہی اور روایت ہے بعض آدمیون سے
ان معناه ینشق یوم القیامة وقوله وان یروا اٰیة یعرضوا ویقولوا
کہ تحقیق معنی اوسکے یہ ہین کہ پہٹ جاویگا دن قیامت کو اور قول اوسکا وان یروا
سحر مستمر یرده وکفی به رادا قرءة حذیفة وقد انشق القمر
رد کرتا ہے اور کافی انکار رد کرنے والا پڑہنا حذیفہ وقد انشق القمر
ای اقتربت الساعة وقد حصل من اٰیات اقترابها ان القمر قد
یعنی قریب ہوئی قیامت اور تحقیق حاصل ہوا اوسکے قریب ہونے کی نشانیون سے یہ کہ تحقیق پہٹ گیا
انشق کما تقول اقبل الامیر وقد جاء البشیر لقدومه وعن
چاند جیسا کہ تم کہتے ہو آیا امیر اور تحقیق آیا خوشخبری دینے والا اوسکے آنے کی اور
حذیفة انه خطب بالمدائن ثم قال الا ان الساعة قد اقتربت
مروی ہے حذیفہ سے کہ اونہون نے خطبہ پڑہا مدائن مین پھر کہا کہ خبردار ہو کہ قیامت قریب ہوئی
وان القمر قد انشق علی عهد نبیکم انتهی اور تفسیر فتح البیان مین ہے
اور تحقیق چاند تمہارے نبی کے زمانہ مین پہٹ گیا انتہی
قال الزمخشری وفی هذه الاٰیة اعظم دلیل علی ان الانشقاق قد
کہا زمخشری نے اور اس آیت مین بہت بڑی دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ انشقاق تہا
کان فی زمن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کما قررناه سابقا
زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے
انتهی اور تفسیر نیشاپوری مین ہے انه تعالی جعل انشقاق القمر
انتہی تحقیق اللہ تعالی نے گردانا چاند کے پہٹ جانے کو

ایة من الایات لرسوله ولو كانت مجرد علامة القيامة
ایک نشانی نشانیون مین سے واسطے رسول اپنے کے اور اگر ہوتی فقط علامت قیامت کی
لم یکن له اعجاز کما لم یکن خروج دابة الارض وطلوع الشمس
تو نہ ہوتا واسطے رسول کے اعجاز جیسا کہ نہین ہے نکلنا دابۃ الارض کا اور نکلنا سورج کا
من مغربها وغيرهما معجزات له نعم كلها مشتركة
پچھم سے وغیرہما معجزہ واسطے رسول اللہ کے ہان یہ سب مشترک
في نوع اخر من الاعجاز وهو الاخبار عن الغيب انتهى
ایک دوسری طرح کے اعجاز مین یعنی غیب کی خبر دیتے ہین انتہی

وثمالثا یہ بھی سنائے دیتا ہون کہ درحقیقت یہ پادری فانڈر صاحب کی بے سمجھی بوجھی تقریر کا عصارہ ہے جسکا جواب صاحب استفسار نے بخوبی دیدیا ہے لیکن چونکہ شاید ان پادری صاحب کو اب تک اسکی خبر نہین یا پادریصاحب مرحوم کی روح خوش کرنے کے لئے جان کر انجان ہوئے جاتے ہین اوسکا نقل کرنا بھی یہان فائدہ سے خالی نہین لهذا بعینه مین اوسکو نقل کئے دیتا ہون وهو هذا قوله صفحه ۲۳۹ سطر ۹ نہایت بعض اوقات محمدیان آیت سورة القمر را چنانکه اقتربت الساعة وانشق القمر الی قوله دلیل آورده میخواهند که از آیت مزبور معجزه محمد صلعم ثابت کنند باوجودیکه از معنی خود آیت معلوم ویقین نمیگردد که بمحمد نسبت داشته باشد بلکه موافق قاعده تفسیر صحیح معنی آیت بروز قیامت منسوب ست الی قوله قاضی بیضاوی وغیره کلمات اقتربت الساعة بمعنی روز قیامت تفسیر نموده ونسبت داده میگویند که یکی از علامات روز قیامت موافق مضمون این آیت اینست که ماه شگافته خواهد شد

جواب یہ جو پادریصاحب نے کہا کہ موافق قاعدہ تفسیر کے یہ خبر قیامت کی معلوم ہوتی ہے سو محض غلط کہا اسلئے کہ اوسکے بعد والی آیت یہ ہے ان یروا آیة يعرضوا ويقولوا سحر مستمر یعنی نا انصاف بے دینون کا یہ حال ہے

قول پادری فانڈر صاحب ۱۱ منه
صاحب ... منه

کہ اگر دیکھتے ہین کوئی معجزہ تو کہتے ہین کہ یہ تو جادو ہے کہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے پس قاعدہ تفسیر کا مقتضی ہماری مطلب کی صحت کو ہے نہ کہ پادریصاحب کے اور بعد اسکے جو اس سورہ مین قیامت کا ذکر کیا تو اسکی تمہید کے لیئے اس معجزہ کو ذکر کیا ورنہ اسکے ذکر کی کچھ حاجت نہ تھی یعنی قیامت سے بے دین لوگ جو منکر ہین تو اپنے انکار کے وجہون مین بعضی یہ بھی کہتے ہین کہ قیامت مستلزم ہے اجرام علویہ کی خرابی کے اور اجرام علویہ کا خراب ہونا یعنی ٹوٹ پھوٹ جانا محال ہے پس قیامت بھی محال ہے اسواسطے شروع سورہ مین شق القمر کے معجزہ کا ذکر کیا یعنی استدلال اور استبعاد عقلی ماخوذ ہوتا ہے بدیہیات سے اور جبکہ بداہتہ عقل گواہی دیتی ہے کہ ٹوٹنا اجرام علویہ کا محال نہین ہے تو نظر اور فکر کی حاجت درباب اوسکے استحالہ اور عدم استحالہ کے کیا رہی پس معنی آیت کے یہ ہین کہ دور آخر الزمان کا پہونچا اور قیامت پاس آگئی اور چاند بھی پھٹ چکا یعنی وہ اصل فاسد امتناع خرق والتیام اجرام علویہ کا ببداہتہ عقل باطل ہوچکا اب اوسکے آنے مین ویسے شبہات داہیہ نکیا کرو اور یہ جو پادریصاحب نے لکھا ہے کہ بیضاوی والے اور اور مفسرون نے اس آیت کو بمعنی سینشق القمر لکھا ہے یعنی آگے چل کر چاند پھٹیگا سو پادریصاحب نے خود مغالطہ کھایا ہے یا یہ کہ مغالطہ دینے کے لئے یہ تقریر انہون نے لکھی ہے اسلئے کہ کسی مفسر معتمد علیہ نے جن کی کتابین متداول اور مستند ہین اور جنکی جلالت شان اور وثاقت حال بکمال شہرت سے ثابت ہے اپنا مذہب یا اپنی تحقیق اس طرح پر نہین لکھی ہے کہ انشق القمر اس جگہہ بمعنی سینشق القمر بلکہ جسنے لکھا ہے بلا ذکر نام قائل یون لکھا ہے کہ بعضی ایسا کہتے ہین اور اوسکے قول کو پھر رد بھی کیا ہے لیکن بیضاوی والے نے بطور اپنی تفسیر کے دستور کے اوس قول کو رد تو کیا مگر رد کی تقریر شد و مد سے نہین لکھی بخلاف اور تفسیرون کے چنانکہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ یہ سخن یعنی انشق القمر کو بمعنی سینشق القمر

کہنا اونہین لوگونکا قول ہے جنپر مسائل طبیعیات ارسطو کے غالب آگئے ہین
اور اسلام اونکا صرف برای نام ہے کسی صحابی یا عالم تابعی یا تبع تابعی جلیل
القدر یا کسی مجتہد کا یہ قول نہین ہے کہ انشق القمر بمعنی سینشق القمر ہے
اصل حقیقت یہ ہے کہ اکناف عالم مین اسلام کے پہیلنے کے سبب سے بہت لوگ
طبعًا ظاہر مین مسلمان اور باطن مین دشمن پیغمبر خدا کے ہوئے ہین خصوصًا
مجوسی لوگ چنانچہ خود اونہین کے پیغمبر چہارد ہم ساسان نخستین نے خبر دی ہے
پس جب تک کسی عالم کی حقیقت حال بکمال وضوح نہ معلوم ہو اور اوسی کے
بات کے کئی شواہد اور متابعات بہم نہ پہونچین تب تک ہر ایک طرح کی بات
اوسکی قابل سننے کے نہین ہے اور جیسا کہ ڈاکٹر ٹسٹلر صاحب نے لب التواریخ
کے دفتر اول کے پینتالیسوین باب کے چوتہی فصل مین لکھا کہ ابتدا مین اون
قابل شخصون کے سبب سے بہی جنہون نے قصد کیا کہ احکام دین مسیح کو گبرون
کے حکماء کے حکمت سے تطبیق دین مسیحی کلیسیا نے بہت ضرر اوٹہایا بعضی علماء
اسلام بہی اسی بلا مین پڑے اور بموداے لتتبعن من کان قبلکم کے حکماء
پارس اور یونان کے پچہلے مذہب کے موافق جسکا رواج بہت ہو گیا تہا
حتی الوسع آیات قرآنی اور احادیث مصطفویہ کے پہیر پہار کی تاویلین
کین پس کسی اگلے شخص نے انشق القمر کے مضمون کو خلاف مسئلہ حکمت
مشہورہ یونانیون اور گبرون کے دیکہا اوسکی توجیہ کی اور انشقاق اور
انفطار جو قیامت کو ہونے والا تہا اوسکو محمول تجویز کرکے کہنے لگے کہ یہ
اشارہ ہے مصیبت عظمی اور داہیہ کبری کے واقع ہونے کا جیسا کہ اکثر مسیحی
حضرت عیسی کی اوس بات کو کہ آسمان کے تارے جہڑ پڑینگے اور قوۃ فلکی
بودی ہو جائے گی اور چاند سورج بے نور ہو جائینگے بعضے جنہون سے تاویل
کرکے کہتے ہین کہ اشارہ ہے ایک بڑی مصیبت سے جسکا ظہور بعد واقعہ
صلیب کے پچاس برس گذرنے پر طیطوس رومی کے ہاتہ سے اورشلیم پر ہوا

بالجملہ ہر ایک مستور الحال کے کچھ کہنے سے قرآن اور حدیث کے لفظی معنی نہین بدل سکتے ہین اور اگر کسی کے اپنی فہم ناقص کے موافق خدا کے کلام کی تاویل بیجا کرنے سے اصل مطلب مین فتور آتا ہو تو چاہیئے کہ رومن کاتھلک اور پوپون کی باتون سے جو انجیل کے معنی اپنے طور پر کہا اور پھیرا کرتے ہین اصل دین مسیحی یا انجیل مین خلل آجاوے حالانکہ آپ لوگ کہتے ہین کہ کچھ خلل نہین آیا اسی طرح جسنے انشق القمر کے معنی سینشق القمر ٹھہرائے اوسکے ٹھہرانے سے انشق کے لفظ کے معنی نہین بدل جاسکتے وہ جس طرح پر ہین اوسی طرح پر ہین بالجملہ جس طرح معجزہ شق القمر کا صادر ہونا حضرت خاتم النبئین سے ثابت ہے اوس طرح معجزہ توقف شمس وسط السماء مین چار پہر تک حضرت یوشع سے اور معجزہ رد الشمس دس درجہ تک حضرت اشعیا سے اور تاریک ہوجانا آفتاب کا حضرت عیسی کی صلیب کے وقت انتہی ورابعًا اب ایک تقریر لطیف اظہار الحق مؤلفہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب سے نقل کرتا ہون جس سے پادری فانڈر صاحب کی کارستانیان اور اونکے بعد اونکے تبعین خصوصًا صاحب وجہۃ الایمان و پادری عماد الدین وغیرہما کی چالاکیان ظاہر ہوجائین اور ان حضرتون کی سب قلعیان کھل جاتی ہین

وهو هذا وقال صاحب[۱] ميزان الحق في النسخة المطبوعة

اور وہ یہ ہے اور کہا مؤلف میزان الحق نے اوس نسخہ مین جو چھاپی گئی

سنة ۱۸۴۳ في مرزاپور (معنى الآية على قاعدة التفسير

سنہ ۱۸۴۳ع مین مرزاپور مین معنی آیت کے اوپر قاعدہ تفسیر کے

منسوب الى يوم القيامة لان لفظ الساعة المعرف

منسوب ہے طرف دن قیامت کے کیونکہ لفظ ساعۃ معرف ہے

[۱] پادری فانڈر صاحب ۱۲ منہ

باللام قصد منه الساعة المعلومة والوقت المعلوم اعني القيامة
ساتھ الف لام کے قصد کیا جاتا ہے اوس سے ساعۃ معلومہ اور وقت معلوم کے یعنی قیامت
کما ان هذا اللفظ جاء بهذا المعنى فى الايات التى هى فى اخر هذه
جیسا کہ یہ لفظ آیا ہے ساتھ اسی معنی کے اون آیتون مین کہ جو اسی سورہ کے آخر
السورة ولاجل ذلك فسر بعض المفسرين منهم القاضى
مین ہین اور اسی واسطے تفسیر کیا بعض مفسرون نے اون مین سے قاضی
البيضاوى وغيره لفظ الساعة بمعنى القيامة وقالوا ان من
بیضاوی وغیرہ نے لفظ ساعت کو بمعنی قیامت کے اور کہا اون لوگون نے
علامات يوم القيامة بحكم هذه الاية هذه العلامة
علامات دن قیامت سے بحکم اس آیت کے یہ علامت بھی ہے
ايضا ان القمر سينشق انتهى) كلامه فادعى امرين
کہ چاند پھٹے گا تمام ہوا کلام اوسکا پس دعوی کیا اوسنے دو امر کا
الاول ان الصحيح على قاعدة التفسير ان يكون انشق
اول یہ کہ صحیح اوپر قاعدہ تفسیر کے یہ ہے کہ ہو انشق
بمعنى سينشق والثانى ان بعض المفسرين منهم القاضى
بمعنی سینشق کے اور دوسرے یہ کہ بعض مفسرین اون مین سے قاضی
البيضاوى وغيره فسروه هكذا وكلاهما غلطان
بیضاوی وغیرہ نے تفسیر کیا اس آیت کی ایسے ہی اور یہ دونون غلط ہین
اما الاول فلان انشق صيغة ماض وحمله على معنى
لیکن اول پس اسواسطے کہ انشق صیغہ ماضی کا ہے اور حمل کرنا اوسکا اوپر معنی
سينشق مجاز ولا يصار الى المجاز ما لم يتعذر الحمل على
سینشق کے مجاز ہے اور نہین پھیرا جاتا ہے طرف مجاز کے تا وقتیکہ نہ متعذر ہو حمل اوپر

الحقيقة وههنا لم يتعذر بل يجب الحمل على معناه
حقیقت کے اور یہان نہین متعذر ہے بلکہ واجب ہے حمل کرنا اوپر معنی حقیقی اوسکے کے
کما عرفت آنفا واما الثانی فلانه بهتان صرف على البيضاوی
جیسا کہ پہچانا تونے ابھی اور لیکن ثانی پس اسواسطے کہ بہتان صرف ہے اوپر بیضاوی کے
وهو ما فسر انشق بسينشق بل فسر بمعناه الماضی لكنه
کیونکہ اوسنے نہین تفسیر کیا انشق کو بمعنی سینشق کے بلکہ تفسیر کیا بمعنی ماضی کے لیکن بعد
بعد ما فسر على مختاره نقل قول البعض بصيغة التمريض
اسکے کہ تفسیر کیا اوپر مختار اپنے کے نقل کیا قول بعض کو ساتھ صیغہ تمریض کے
ثم رد قوله فهذا القول مردود عنده ولما اعترض صاحب
پھر رد کیا قول اوسی بعض کو پس یہ قول مردود ہے نزدیک اوسکے اور جبکہ اعتراض کیا صاحب
الاستفسار على مؤلف الميزان على العبارة المذكورة وقال
استفسار نے اوپر مؤلف میزان کے اوپر اسی عبارۃ مذکورہ کے اور کہا
(ان القسيس اما غالط او مغلط للعوام) تنبه المؤلف
کہ پادری یا تو غلطی کرنے والا ہے یا عوام کو غلطی مین ڈالنے والا ہے تو خبردار ہوا مؤلف
المذكور وغير هذه العبارة فی النسخة الجديدة الفارسية
مذکور اور بدل ڈالا اس عبارت کو نسخہ جدیدہ فارسیہ مین
المطبوعة سنة ۱۸۴۹ ونسخة اردو المطبوعة سنة ۱۸۵۰ وقال لفظ
جو چھاپا گیا سنہ ۱۸۴۹ع مین اور نسخہ اردو مین جو چھاپا گیا سنہ ۱۸۵۰ع مین اور کہا لفظ
الساعة المعرف باللام فی حالة الافراد جاء فی كل موضع من
الساعہ معرف باللام حالت افراد مین آیا ہے ہر مقام پر قرآن
القرآن بمعنی يوم القيمة وجملة انشق القمر بسبب واو العطف
مین بمعنی دن قیامت کے اور جملہ انشق القمر بسبب واو عطف کے

الحقت بجملة اقتربت الساعة وتوجد فی کل من الجملتین
لاحق ہوگیا ساتھ جملہ اقتربت الساعۃ کے اور پایا جاتا ہے ان دونوں جملوں مین
صیغۃ الماضی فکما ان الفعل الاول اقتربت بمعنی المستقبل
صیغہ ماضی کا پس جیسے کہ فعل اول اقتربت بمعنی مستقبل کے ہے
یعنی سیجئ یوم القیامۃ فکذا الفعل الثانی انشق ایضا
یعنی آوسے گی دن قیامت کے پس ایسے ہی فعل ثانی انشق بھی
بمعنی سینشق یعنی اذا جاء یوم القیامۃ ینشق القمر و
بمعنی سینشق کے ہے یعنی جب آوے گی قیامت تو پھٹ جاویگا چاند اور
بعض العلماء المفسرین ایضا فسروا ھکذا مثلا الزمخشری
بعض علماء مفسرین نے بھی تفسیر کی اس آیت کی ایسے ہی مثلا زمخشری
والبیضاوی وان اعتقدا فی تفسیرھما ان ھذہ الآیۃ معجزۃ
اور بیضاوی اگرچہ معتقد ہوئے ہین دونوں اپنی اپنی تفسیر مین کہ یہ آیت معجزہ ہے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکنھما صرحا ھکذا ایضا وعن بعض
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لیکن تصریح کی اون دونوں نے اسکو بھی اور بعض
الناس ان معناہ ینشق یوم القیامۃ وفی قراءۃ حذیفۃ وقد
آدمیوں سے منقول ہے کہ معنی اوسکے یہ ہین کہ پھٹیگا دن قیامت کو اور قراءت مین حذیفہ مین وقد
انشق القمر ای اقتربت الساعۃ وقد حصل من آیات اقترابھا
انشق القمر ہے یعنی قریب ہوئی قیامت اور تحقیق حاصل ہوا اوسکے نزدیک ہونیکی نشانیون سے
ان القمر قد انشق وقال البیضاوی وقیل معناہ سینشق
یہ کہ چاند پھٹ گیا اور کہا بیضاوی نے اور کہا گیا ہے معنی اوسکے قریب پھٹیگا
یوم القیامۃ انتھی ملخصا فلتنبہ صاحب المیزان وغیر العبارۃ
دن قیامت کو انتہی ملخصا پس خبردار ہوا صاحب میزان اور بدل ڈالا اس عبارت کو

لکنه اعجب فی تلخیص عبارة الکشاف حیث اسقط بعض
لیکن ایک عجیب کام کیا بیچ خلاصہ کرنے عبارت کشاف کے اس حیثیت سے کہ ساقط کر دیا بعض
العبارة زعما انها غیر مفیدة ونقل قوله وفی قرأة حذیفة
عبارت کو اس گمان سے کہ یہ اوسکو غیر مفید ہے اور نقل کیا قول اوسکا اور بیچ قرأة حذیفہ کے ہے
وقد انشق القمر الخ وهذا القول لا یناسب مقصوده لانه نص
وقد انشق القمر ہے الخ اور یہ قول نہین مناسب ہے مقصود کو اوسکے کیونکہ یہ نص ہے
فی ثبوت المعجزة المذکورة ان قیل نقل هذا القول طردا
بیچ ثبوت معجزہ مذکورہ کے اگر کہا جاوے کہ نقل کیا اس قول کو بطور طرد کے
قلت فحینئذ لا وجه لاسقاط بعض العبارة وعبارة الکشاف
تو مین کہتا ہون کہ پس اس وقت مین کوئی وجہ نہین ہے واسطے ساقط کر دینے بعض عبارت کے عبارت کشاف کی
هکذا (وعن بعض الناس ان معناه لینشق یوم القیامة وقوله
اس طرح ہے اور منقول ہے بعض آدمیون سے کہ معنی اوسکے پھٹے گا دن قیامت کو ہی حالانکہ قول اوسکا
وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یرده وکفی به رادا
اور اگر دیکھین نشانی پھر جاوین اور کہین جادو ہے مضبوط رد کرتا ہے اوسکو اور کافی ہے رد کرنے والا
قرأة حذیفة وقد انشق القمر ای اقتربت الساعة وقد حصل
پڑھنا حذیفہ کا اور قد انشق القمر یعنی قریب ہوئی قیامت اور حاصل ہوا
من آیات اقترابها ان القمر قد انشق کما تقول اقبل الامیر و
علامات قرب سے اوسکے یہ کہ چاند پھٹ گیا جیسا کہ کہتے ہو تم آیا امیر اور
قد جاء البشیر بقدومه وعن حذیفة انه خطب بالمدائن ثم
تحقیق آگیا بشارت دینے والا ساتھ آنے اوسکے کے اور مروی ہے حذیفہ سے کہ اونہوں نے خطبہ پڑھا مدائن بیچ
قال ان الساعة قد اقتربت وان القمر قد انشق علی عهد
کہا بیشک قیامت قریب ہوئی اور چاند تمہارے نبی کے زمانہ مین پھٹ گیا

نبیکم انتهی کلامه بلفظه قوله لفظ الساعة المعرف
انتهی کلامه بلفظه قول پادری فانڈر کا کہ لفظ ساعة معرف

باللام الخ وکذا قوله جملة انشق القمر بسبب واو العطف الخ
باللام ہے الخ اور ایسے ہی قول اوسکا جملہ انشق القمر بسبب واو عطف کے الخ

لا یحصل منهما مقصوده لعله فهم ان لفظ الساعة لما کان
نہین حاصل ہوتا ہے او ن دونون سے مقصود اوسکا شاید کہ اوسنے سمجھا کہ لفظ ساعت کے جبکہ ہے

بمعنی القیامة وانشقاق القمر من علاماته فلا بد ان یکون
بمعنی قیامت کے اور پھٹنا چاند کا علامات سے اوسکی ہے پس ضرور ہے یہ کہ ہووے

متصلا بها واقعا فیها وهذا غلط نشاء من عدم التامل قال
اوسکے ساتھ متصل اور اوس مین واقع ہو اور یہ غلط ہے کہ پیدا ہوا ہے نہ غور کرنے سے فرمایا

الله تعالی فی سورة محمد (فهل ینظرون الا الساعة ان تاتیهم
اللہ تعالی نے سورہ محمد مین پس نہین انتظار کرتے ہین مگر قیامت کا یہ آجاوے

بغتة فقد جاء اشراطها یدل علی ان اشراطها قد تحققت لان
اچانک پس تحقیق آگئین اوسکی نشانیان دلالت کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ اوسکی علامتین متحقق ہوگئین

لفظة قد اذا دخلت علی الماضی تکون نصا علی وجود الفعل
کیونکہ لفظ قد جبکہ داخل ہوا کرتا ہے اوپر ماضی کے تو ہوتی ہے نص اوپر وجود فعل کے

فی الزمان الماضی القریب من الحال فلذلك فسر المفسرون
زمانہ ماضی مین کہ جو قریب ہو حال سے پس اسی واسطے تفسیر کیا مفسرون نے

هذا القول هکذا فی البیضاوی لانه قد ظهر اماراتها کمبعث
اس قول کو اس طرح پر ایسا ہی ہے بیضاوی مین کیونکہ ظاہر ہوئین نشانیان مانند مبعوث

النبی وانشقاق القمر وفی التفسیر الکبیر (الاشراط العلامات
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پھٹ جانے چاند کے اور تفسیر کبیر مین ہے کہ اشراط کے معنی علامات کے ہین

فی المستقبل لا یکون الا فی یوم القیامة خاصة وفی هذا الیوم
مستقبل مین نہ ہوگا مگر بیچ دن قیامت کے خاصة اور بیچ اوس دن کے
لا یقول الکفار انہا سحر مستمر لظہور امر القیامة فی هذا الیوم
نہین کہین گے کافر لوگ کہ یہ جادو مستمرہ ہے واسطے ظاہر ہونے امر قیامت کے اوس دن مین
علی کل احد الا ان یکون احد منہم عاقلا معاندا مثل هذا الموجہ
اوپر ہر شخص کے مگر یہ کہ ہو کوئی عاقل معاند مثل اس توجیہ کرنے والے کے
فلعلہ یقول بزعمہ او یتفوہ بہذا القول هذا الموجہ بنفسہ
پس شاید کہ وہ کہے گا مطابق اپنے زعم کے یا خود یہ توجیہ کرنے والا یہ بات کہے گا
او امثالہ من علماء پروٹسٹنٹ بعد ابعاثہم من اجداثہم
یا اوسکے مانند علماء پروٹسٹنٹ بعد اوٹھنے اونکے قبرون اپنی کے
لرسوخ عناد الدین المحمدی فی قلوبہم ثم قال فیہ وقال
باعث جم جانے دشمنی دین محمدی کے اونکے دلون مین پھر کہا مولوی رحمت اللہ صاحب اوسی
صاحب وجہة الایمان منکرا لہذہ المعجزة (عدة اشخاص من
صاحب وجہة الایمان نے درآنحالیکہ انکار کرنے والا اس معجزہ کا چند شخصون نے
المفسرین مثل الزمخشری والبیضاوی فسروا هذا المقام
مفسرون مین سے مثل زمخشری اور بیضاوی کے تفسیر کی ہے اس مقام کی
بان القمر ینشق یوم القیامة ولو وقع اشتہر فی جمیع العالم
اس طرح پر کہ چاند پھٹے گا دن قیامت کو اور اگر واقع ہوتا تو تمام عالم مین مشتہر ہوجاتا
ولا معنی لاشتہارہ فی اقلیم واحد انتہی کلامہ ملخصا)
اور فقط معنی ایک اقلیم مین اسکے مشتہر ہونے کے کوئی نہین تمام ہوا کلام اوسکا بطور خلاصہ کے
وقد ظہر لک مما ذکرنا ان کلا الامرین لیسا بصحیحین یقینا
اور تحقیق ظاہر ہے تم پر اوس سے کہ ہمنے ذکر کیا کہ یہ دونون امر یقینا صحیح نہین ہین

ف کہا مولوی رحمت اللہ نے اپنی کتاب ازالة الاوہام میں [illegible]

وهذا القسيس فاق مؤلف الميزان حيث اورد الدليل النقلي
اور یہ پادری صاحب تو پادری فانڈر صاحب پر بڑہ گئے اس طرح کہ لائے دلیل نقلی

والعقلي وصرح باسم الكشاف ايضا لعله رأى في النسخة
اور عقلی اور تصریح کی ساتھہ اسم کشاف کے بہی شاید کہ انہون نے نسخہ

القديمة للميزان لفظ كالبيضاوي وغيره فظن ان المراد
پورانے مین میزان الحق کے بیضاوی وغیرہ کو دیکہا پس خیال کر لیا کہ مراد

بالغير الكشاف لان البيضاوي له مناسبة كثيرة بالكشاف
ساتھہ غیر کے کشاف ہے کیونکہ بیضاوی کو کشاف سے بہت مناسبت ہے

بالنسبة الى التفاسير الاخرى فصرح باسم الكشاف ليحصل له
بہ نسبت اور تفسیرون کے پس صاف نام کشاف کا لے دیا تاکہ حاصل ہو

الفضل على مؤلف الميزان وصاحب الكشاف قال في مبدئ
ایک فضل خاص اوپر مؤلف میزان کے حالانکہ صاحب کشاف نے اس سورت کے شروع

تفسير هذه السورة (انشقاق القمر من آيات رسول الله
ہی مین کہدیا ہے کہ پہٹنا چاند کا نشانیون سے رسول الله

صلى الله عليه وآله وسلم ومن معجزاته النيرة انتهى كلامه)
صلی الله علیه و آله وسلم کے اور آپ کے معجزات نبوت سے ہے تمام ہوا کلام اوسکا

وقال صاحب الرسالة التي الفها في جواب مكتوب الفاضل
اور کہا اوس رسالہ والے نے کہ تالیف کیا ہے اوسکو جواب مین مکتوب فاضل

نعمت على الهندي معترضا على هذه المعجزة (لا يثبت
نعمت علی ہندی کے درانحالیکہ وہ اعتراض کرنے والا ہے اس معجزہ پر نہین ثابت ہوتا ہے

من هذه الآية ان هذه المعجزة صدرت عن محمد صلى الله عليه
اس آیت سے کہ یہ معجزہ صادر ہوا محمد صلی الله علیه

وسلم ولا يثبت هذا الامر من التفاسير انتهى) وهذا الثالث باخبر
وسلم سے اور نہین ثابت ہوتا ہے یہ امر تفسیرون سے انتہی اور یہ تیسرے صاحب ساتھ خبر
المنبشق الاولين فاق كلاهما حيث قال لا يثبت هذا الامر من
بھنکے ہوئے پہلے دونون کے بڑھ گئے اون دونون سے یہانتک کہ کہہ بیٹھے کہ نہین ثابت ہوتا ہے یہ امر
التفاسير لعله اعتقد ان القسيس الاول صادق فى قوله
تفسیرون سے شاید کہ اعتقاد کیا کہ پادری اول سچا ہے اپنے قول
كالبيضاوى وغيره والقسيس الثانى صادق فى قوله مثل
کا لبیضاوی وغیرہ مین اور دوسرا پادری سچا ہے اپنے قول مثل
الزمخشرى والبيضاوى ثم قاس حال سائر التفاسير على هذين
زمخشری والبیضاوی مین پھر قیاس کر لیا حال اور سب تفسیرونکا ان دونون
التفسيرين فقال ولا يثبت هذا الامر من التفاسير ليحصل
تفسیرون پر پس کہہ بیٹھا کہ نہین ثابت ہوتا ہے یہ امر تمام تفسیرون سے تاکہ حاصل ہو
له الفضل على القسيسين الاولين ويظهر (؟) ره عند قومه
اوسکو فضل اوپر پہلے دونون پادریون پر اور ظاہر ہو تبحر اوسکا نزدیک قوم او(سکے) کے
بانه طالع التفاسير كلها فظهر ان كل لاحق من هؤلاء الثلثة
کہ انہون نے سب تفسیرون کا مطالعہ کیا ہے پس ظاہر ہوا کہ ہر لاحق ان تینون مین سے
زاد على سابقه وهذا ليس بعجيب لان مثل هذا الامر قد شاع
زیادہ ہے اوپر سابق اپنے کے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ مثل اس امر کے شائع تھا
بين المسيحيين فى القرن الاول كما يظهر من رسائل الحواريين
درمیان عیسائیون کے قرن اول مین جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے رسائل حواریون سے
وصار من المستحسنات الدينية فى القرن الثانى من قرون
اور ہو گیا مستحسنات دینیہ سے قرن ثانی مین قرون

المسيحية كما قال المؤرخ موشيم فى بيان حال علماء
مسیحیہ سے جیساکہ کہا مؤرخ موشیم نے بیان مین حال علماء
القرن الثانى من القرون المسيحية فى الصفحة ۶۵ من المجلد
قرن ثانی کے قرون مسیحیہ سے صفحہ ۶۵ مین جلد
الاول من تاريخه المطبوع سنه ۱۸۳۱ (كان بين متبعى راى
اول کی اپنی تاریخ مطبوعہ سنہ ۱۸۳۱ کے تہا درمیان تبعین رای
افلاطون وفيساغورس مقوله مشهورة ان الكذب والخداع
افلاطون اور فیساغورس کے یہ مقولہ مشہور تہا کہ جہوٹہ اور فریب
لاجل ان يزداد الصدق وعبادة الله ليسا بجائزين فقط بل
اسواسطے کہ صدق زیادہ ہو اور واسطے عبادت اللہ تعالے کے فقط جائز ہی نہین ہے بلکہ
قابلان للتحسين وتعلموا ولا منهم يهود مصر هذه المقولة
قابل تحسین کے ہے اور اون سے پہلے یہ مقولہ یہود مصر نے سیکہہ لیا
قبل المسيح كما يظهر هذا جزما من كثير من الكتب القديمة ثم
قبل مسیح کے جیساکہ ظاہر ہوتا ہے یہ یقینًا بہت سی کتب قدیمہ سے پہر
أثر وباء هذا الغلط السوء فى المسيحيين كما يظهر هذا الامر
پہیل پڑی یہ عام بیماری بُری غلط کی مسیحیون مین جیساکہ ظاہر ہوتا ہے یہ امر
من الكتب الكثيرة التى نسبت الى الكبار كذبا انتهى كلامه)
بہت سی اون کتابون سے کہ منسوب ہین طرف بڑون کے جہوٹہہ تمام ہوا کلام اوسکا
وقال ادم كلارك فى المجلد السادس من تفسيره فى شرح
اور کہا آدم کلارک نے اپنی تفسیر کی چھٹی جلد مین شرح مین
الباب الاول من رسالة بولس الى اهل غلاطيه (هذا الامر
باب اول رسالہ بولس کی طرف اہل غلاطیہ کے۔ یہ امر

محقق ان الاناجیل الکثیرة الکاذبة کانت رایجة فی اول
محقق ہے کہ بہت سی جھوٹی انجیلین رائج ہوگئین تھین اول
القرون المسیحیة وکثرة ھذہ الاحوال الکاذبة الغیر
قرن مسیحیہ مین اور کثرت انہین جھوٹی غیر صحیح حالون نے
الصحیحة ھیجت لوقا علی تحریر الاناجیل باقیة انتھی)
اوبھارا لوقا کو اوپر لکھنے باقی انجیلون کے انتہی
واذا نسب اسلافھم اکثر من سبعین انجیلا الی المسیح و
اور جبکہ نسبت کیا انکے اسلاف نے اکثر ستر انجیل سے طرف مسیح اور
الحواریین ومریم علیھا السلام فای عجب لو نسب ھؤلاء
حواریون اور مریم علیہا السلام کے توپس کیا عجب ہے اگر نسبت کردیا ان
القسوس الثلاثة لاجل تغلیط عوام اھل الاسلام بعض الامور
تینون پادریون نے واسطے غلطی مین ڈالنے عوام اہل اسلام کے بعض امورکو
الی تفاسیر القرآن واعلم ان الرسالة الاخیرة[^] کانت مشھورة
طرف تفاسیر قرآن کے اور جانو تم کہ رسالہ اخیرہ مشہور ہے
فی الھند وکان القسیسون یقسمونھا کثیرا فی بلادہ لکن لما
ہندوستان مین اور پادری لوگ بہت بانٹا کرتے تھے اوسکو ہندوستانکے شہرونمین لیکن
کتب عدة من علماء الاسلام علیھا ردا واشتھر ما کتبوا ترکوھا
چند شخصون نے علمار اسلام سے جبکہ اوسپر رد لکھا وہ بھی مشہور ہوگیا تو بانٹنا چھوڑدیا
وطبع ثلاثة کتب من کتب الرد علیھا الاول (۱) التحفة المسیحیة
اور تین کتابین اوسکے رد کی چھپ گئین ہین پہلے تحفہ مسیحیہ
لسید الدین الھاشمی والثانی (۲) تائید المسلمین لبعض اقارب
تصنیف سید الدین ہاشمی کی اور دوسرے تائید المسلمین تصنیف بعض عزیزون

[^]: یعنی وجہۃ الایمان ۱۲ منہ

مجتهد شیعة لکهنؤ والثالث (۳) خلاصة سیف المسلمین
مجتہد شیعۂ لکہنؤ کی ، اور تیسری خلاصہ سیف المسلمین
للفاضل حیدر علی القرشی انتهی اور جواب اعتراض ثانی کا ہمارے
تصنیف فاضل حیدر علی قریشی کی انتہی
تقاریر سابقہ سے بما لا مزید علیه ظاهر هی فلا نعیده اعتمادا
ساتھہ اوسکے کہ نہین زیادتی ہوسکتی اوپر اوسکے پس نہین دوہراتے ہیں ہم اوسکو اوپر
علیها و ایصارا الیها فهذا آوان الاختتام مما کنا علیه من
اعتماد کرکے اور اوسی کی طرف رجوع کراکر پس یہ وقت ختم کرنے کا ہے اوس چیز سے کہ تہے ہم اوپر اوسکے
اثبات المرام بتائید الملك العلام الکاشف ظلام الشکوك
ثابت کرنے مطلب سے ساتھہ مدد بادشاہ بڑے جاننے والے کہولنے والے تاریکی شکوک
والاوهام و هذا ما سنح فی خاطری الفاتر من التحقیقات
اور وہمون کے اور یہ سب وہ مضمون ہین کہ ظاہر ہوئی ہمارے سست دل مین تحقیقات سے
نظرا الی کتب الثقات و فوق کل ذی علم علیم و فهم مستقیم
بحالیکہ ہم نظر کرنے والے تہے طرف کتابون معتبر کے اور اوپر ہر جاننے والے کے ایک جاننے والا اور سیدہی سمجہہ والا
فلعل الله یحدث بعد ذلك امرا لانه یفسد امرا و یصلح امرا
پس شاید کہ اللہ پیدا کر دیوے بعد اسکے کوئی امر کیونکہ وہ خدا بگاڑا کرتا ہے بعض امر کو اور بنایا کرتا ہے بعض امر کو
وانا العبد الکئیب المذنب الاواه الراجی الی رحمة الله
اور مین ایک غمگین بندہ ہون گنہگار آہ آہ کرنے والا اور امیدوار خدا کی رحمت کا ہون
محمد المدعو بعبد الله اصلحه الله و وفقه بما یحب
اور میرا نام محمد اور مشہور عبد اللہ ہے خدا اوسکو صلاحیت عطا کرے اور ایسے کامونکی توفیق دیوے
و یرضاه و اوصله الی غایة ما یتمناه المدرس المدرسة
کہ جسکو وہ دوست اور پسند رکہتا ہے اور اوسکو اوسکی سب آرزوؤن کے ساتھہ ملاوے اور یہ محمد عبد اللہ مدرس مدرسہ

الصولتیۃ المحمدیۃ الواقعۃ فی بلدۃ کلکتہ المحمیۃ ابن

صولتیہ محمدیہ کا جو محفوظ شہر کلکتہ مین واقع ہے اور محمد شبلی بیٹا

الحامل کلام اللہ الاحد الشہیر بحافظ فتح محمد صانہ اللہ

اوس شخص کا جو خدای پاک کا کلام رکہنے والا اور مشہور ہے وہ شخص ساتہ حافظ فتح محمد کے خدا اوسکو نگاہ رکہے

عن الجد والجہد ابن الزائر المہاجر الی اللہ العلی الشیخ

کوششون اور شقتون سے اور وہ بیٹا ہے اوس شخص کا کہ جو زیارت کرنے والا اور ہجرت کرنے والا ہے خدا کی

الحاج رمضان علی غفر لہ اللہ العلی

حاجی رمضان علی ہے خدای پاک اوسکو بخش دیوے

تمت

تمام ہوا

بالخیر

ساتہہ خیر کے

تقریظ

معروف الوقت وجنید الزمان فرید الدہر ووحید الدوران مولانا الحافظ الحاج محمد شبلی العمری ابن المہاجر الی اللہ العلی مولانا المکرم المفضال المعروف بسخاوت علی الجونفوری رحمہ اللہ الحمد للہ لمن نزل اقتربت الساعۃ وانشق القمر علی صاحب العزۃ والقدر وشفعہ علی من یسر لہ الامر والصلوۃ علی حبیبہ الذی شرح صدرہ الصدر وعلی صحبہ الغرر امابعد میگوید ضعف الازل الضعضع الاقل محمد شبلی العمری الجونفوری صانہ اللہ عن عصیان المعنوی وطغیان الصوری کہ این صحیفہ ایست من صحف ابراہیم و موسی و وریقہ ایست من اوراق شیث وعیسی ولحنی ایست من لحن داودی و آیتی ایست من آیات محمودی علمار وعقلار امقبول ودلپذیر حکما وجہلا رابد نمیر

باحقاق حق کافی و ابطال باطل وافی معجزہ ایست از معجزات نبوی و کرامتی ایست از کرامات مصطفوی قول مشہور ایست الصانع اعرف بمعرفۃ المصنوع والواضع محقق بحقیقۃ الموضوع جلالت شان و رفعت مکان حضرت جامع سلمہ کہ صانع این مصنوع و واضع این موضوع اند بر ارباب بصیرت واصحاب خبرت مخفی و مکتوم مباد و آن عزیز القدر لوذعی فطین فاضل متین عالمی ایست بی عدیل و عارفیست عدیم المثیل اعنی شمس العلوم قمر الفہوم مولوی حافظ محمد عبد اللہ رقاہ اللہ الی ما یتمناہ من سکان ضلع سارن صانہ اللہ عن شرور الفتن مدرس مدرسۃ المحمدیۃ الواقعۃ فی بلدۃ کلکۃ المحمیۃ کلک دوزبانم عاجز از بیان و قاصر از تبیان احسان جامع سلمہ بر اعناق خلائق از ہمہ فائق و کافران نعمت را خارق واداء شکر بر عامہ مسلمین اوجب والزم چہ شکر محسن بر مشکور حق اعظم

از دست وزبانیکہ بر آید	کز عہدہ شکرش بدر آید

جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین لان اللہ لا یضیع اجر المحسنین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین آمین آمین ثم آمین

کتبہ بقلمہ محمد شبلی العمری الجونپوری

المرقوم ۲۵ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سنہ ۱۲۹۷ ہجری فی الجونفور

تقریظ

عالم یلمعی فاضل لوذعی مولوی حاجی محمد عبد الحی مدرس مدرسہ راجہ ڈومرانون ابن المولوی الحاج السید سخاوت علی البلیاوی مدرس مدرسہ خاص ضلع بلیا دام ظلہما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس و حمد ہے اوس خالق جہان کے لئے — زمین اوسنے کیا سطح آسمان کے لئے

کیا سفینۂ شمس و قمر بہ فلک — روان بعین مصالح ز شرق غرب تلک

فلک کو مصدر تاثیر بیکران کیا — زمین کو مہبط آثار آسمان کیا

کیا ہے قبہ گردون نجوم سے پرنور — کیا ہے سطح زمین جن و انس سے معمور

نجوم چرخ صغائر ہین یا کبائر ہین — اوسی کے امر سے لیل و نہار دائر ہین

درود لاتعداد اوس نور کبریا پہ نثار — جو ایک پل مین گیا جرم نہ فلک کے پار

فلک سے گذرا وہ جسم لطیف نور اللہ — بہ ایک چشم زدن جیسے آئینہ سے نگاہ

کیا اشارہ سے جب اوسنے جرم ماہ کو شق — یہ حال دیکھ ہوا چہرہ کافرون کا فق

ہوا دو حصۂ مہتاب اس طرح سے جدا — کہ درمیان مین کوہ حرا نظر آیا

یہ معجزہ ہوا روشن ہزارون نظرون مین — بہت سے لوگون مین اور دور دور شہرون مین

جو دور دور سے اہل تجارت آتے تھے — تعجبانہ روایت زبان پہ لاتے تھے

چنانچہ دہار کا راجہ جو ملک ہند مین تہا — دو ٹکڑے چاند کو ہوتے بچشم خود دیکھا

نجومیون سے جو پوچھا تو یہ ثبوت ہوا — عرب مین خاتم پیغمبران ہوئے پیدا

یہ معجزہ ہے اونہین کا کہ چاند دو ہوجائے — بصیر و خیرہ یہان دیدۂ عدو ہوجائے

اگرچہ بعض حکیمون کا ہے خلاف بیان — کہ جرم ماہ مین ممکن بھلا شگاف کہان

یہ قول بعض حکیمون کا کچھ قیام نہین — کہ جرم کوکبہ مین خرق والتیام نہین

ہنونے خرق کواکب پہ کچھ دلیل نہین — ہے ادعائے محض جسکی کچھ سبیل نہین

حکیم انگلشیہ و کل یہود و نصرانی — فلک کے خرق کے قائل ہین جملہ یونانی

باتفاق ہین بیان کل حکیم اشراقین — کہ فصل و وصل کواکب ہے مثل سطح زمین

سنا ہے حال مین پھر کوئی پنڈت مہمل — ہوا ہے منکر شق القمر بہ قول و دل

کئے ہین چند دلیل عدم ثبوت بہم — قوی قوی کہ نہین تار عنکبوت سے کم

بحمدہ کہ بدفع سوال منکر دین — ہوا رسالہ نافع بحق اہل یقین

زہی رسالہ معجز ۱۳۰۰ھ درفرید — کہ ہمچو نور قمر پر توش تمام رسید
بعون حق کہ وہ دندان شکن جواب دیا — دہان منکر طاعن کو لاجواب کیا
ہے یہ دلائل عقلی و حجت نقلی — ثبوت شق قمر مین بہت متین و قوی
بجا ہے صف مین اسکے زبان پر گر لائے — کہ پر نمود مؤلف بگو ترہ در پای
یہ لاجواب نہ کیون ہو کہ ہے بزور قلم — ادیب بے بدل و منشی نجوم رقم
فقیہ و عالم معقول و فاضل منقول — فصیح اہل لغت جامع فروع و اصول
ذکی والمعی و لوذعی ذہین و فطین — فہیم واقف اسرار شرع و ملت و دین
نکات غامضہ اسرار دین سے آگاہ — جناب مولوی حافظ محمد عبد اللہ
مکین قصبہ گوپان یہ ضلعہ جہیرا — رکھے سلامت و قائم اونہین ہمیشہ خدا
خدای پاک کرے اونکی سعی کو مشکور — کرے جہان مین رسالہ کو جون قمر مشہور

مثال سیف کرے قطع حجت کفار
بحق احمد مختار و آلہ الاطہار

تقریظ

یلمعی لوذعی مولوی حافظ حاجی واعظ مولوی عبد الشکور مرحبا ابن الواعظ الحافظ المولوی عباد اللہ غفر لہ اللہ

اللھم زدنی علما سبحان اللہ یہ رسالہ وہ عمدہ و بیمثال ہے کہ اس کی تعریف مین دہن گویا گنگ و زبان کلک لال ہے بنظر اجمالی من اولہ الی آخرہ ایک بار اسے مینے دیکھا ہے ہر جواب کو برجستہ و لاجواب پایا ہے گو پنڈت جی نے بڑی آب و تاب سے سوال کیا تہا مگر بفضلہ تعالی ان جواب ہای دندان شکن نے ایسے اونکے دانت کھٹے کیے کہ یقین ہے تا دم

مرگ دو تلخ کام رہین گے اور کیون نہو کہ جناب فرید دہر و وحید عصر حضرت
مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب چھپروی شاگرد رشید و تلمیذ سعید امیر العلماء
و رئیس الفضلا حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب حنفی لکھنوی قدس سرہ
کی یہ تحریر ہے جنکی لیاقت و فضیلت کا قائل برنا و پیر ہے اور الحال حضرت
مصنف بشہر کلکتہ مدرسہ محمدیہ واقع مقام سونڈہ مین کرسی مدرسی پر رونق
افزا ہین اونکی ذات بابرکات سے مستفیض مدرسہ مذکورہ وغیرہ کے سارے
طلبا ہین جزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء عنی وعن سائر المسلمین اب ایک
قطعہ تاریخ سال تصنیف پر تقریظ ہذا کو تمام کرتا ہون والسلام

نمقہ کمترین موفور الخطا محمد عبد الشکور مرحبا حنفی متوطن بلدہ
مشہورہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد ابن مولانا حافظ عباد اللہ واعظ قدس سرہ

قطعۂ تاریخ

مرحبا واہ مصنف نے وہ لکھا ہے جواب	ہوش پنڈت نے کیا سنتے ہی جسکے پرواز
اُف انکار سے منکر کے نہ گل ہوگا کبھی	معجزہ شق قمر کا ہے چراغ اعجاز
	۱۲ ۸۶ فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایہا الاحباب رایت ہذا الکتاب فوجدتہ مملوا بالصدق والصواب
وصحیحا جامعا فی الباب وشافیا للجواب ووافیا للایاب کیف لا وہو
من نتائج افکار من ہو فخر الاماجد والاماثل حائز الفضل والفضائل
محسود الاقران والاشباہ اخینا وصدیقنا المولانا المولوی الحافظ
محمد عبد اللہ رقاہ اللہ علی مدارج العلیا فرقاہ کتبت ہذا عند نزولی
عندہ فی الکلکتۃ التی ہو فائق البلدان البتۃ وکان ہذا فی یوم

الخامس والعشرين من شهر الصفر بعد الثلث ۱۰ و تسعين و مائتين والف من هجرة سيد بني عدنان و مضر عليه الله ة اتمها والتحيات اكملها وانا العبد الملتجي الى باب الله ذي المنن مملوٴ الاحزان و الشجن المسمى بمحمد والمدعو بشريف حسن نجني الله وجميع المسلمين عن الحزن في الدار الاخرة وهذه الدار المحزنة

تقریظ

جناب مولوی صوفی ابو نعیم محمد عبد العظیم صاحب سلمہٗ

کتاب لو تاملہ ضریر لعاد کریمتاہ بلا ارتیاب
مجیب حائز الافضال طرا لعمری وھو شیخ فی الشباب

جزاه الله تعالى عني وعن سائر المسلمين خير الجزاء ما ابتسمت ثغور الاحباء عند اللقاء وانا العبد المنعم بنعمة الله العظيم ابو نعيم محمد عبد العظيم اليوسف فوري الغازي فوري وطنا والمحمدي الاحمدي منتسبا اللهم احيني على هذا وامتني على هذا آمين

التماس مصنف

تاریخ ۸ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۹ ہجری کو نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر نے چند کتابین اپنی تالیفات سے میرے پاس بہیجدین اوس مین سے حضرات التجلی مین یہ عبارت دیکہی گئی اور اسکو ہمارے اس رسالہ سے ایک تعلق خاص ہے اسواسطے اس رسالہ کے اخیر مین بطور ضمیمہ کے درج کی جاتی ہے فقط

بسم الله الرحمن الرحيم

فمنها ما رويناه عن انس ابن مالك انه قال ان اهل مكة سالوا نبی الله صلعم
ان یریهم اية فاراهم انشقاق القمر مرتين رواه البيهقی بسنده وعن ابن مسعود
قال انشق القمر بمكة حتى صار فرقتين فقال كفار اهل مكة هذا سحر سحركم به ابن ابی كبشة
انظروا السفار فان كانوا راوا ما رايتم فقد صدق وان كانوا لم يروا ما رايتم فهو سحر سحركم
به قال فسئل السفار وقدموا من كل وجه فقالوا راينا اخرجه البيهقی والكلام على هذه
المعجزة يطول ذكره وقد حررنا ما ينبغی تحريره فی ذلك فی تفسيرنا فتح البيان وللشيخ
رفيع الدين الدهلوی فی هذا رسالة فارسية اتى فيها فی اثبات هذه المعجزة بما يشفی
ويكفی لكل احد ولوالده الشيخ الاجل مسند الوقت احمد ولی الله المحدث الدهلوی طريقة
اخرى انيقة فی بيان هذا الاعجاز تفرد بها رح فی كتابه التفهيمات وحيث اوضحه بكلام
بليغ فی غاية المتانة واللطافة والتحقيق والتدقيق لم يشعر به بعض من يدعی الفضل
الذی هو من الفضول لا من الفضيلة ونسب " " ابه العلی انكار تلك المعجزة وحاشا
بابه العلی ان يرمی بامثال هذه المسأة فی الفهم والعقل بل اتی لا تی به من قبل نفسه
الامارة بالسوء كما قيل فی المثل السائر رمتنی بدائها وانسلت فكان قوله ردا عليه مضر
بابه على وجهه عند من يرجم فی درك المعلوم والاعتناء بمنطوقه والمفهوم اليه
وعلى نفسها براقش تجنی وبيان ذلك ان حضرة الشيخ رح [illegible] اوضح هذا المقام
وحرر فی كتابه تاقل الاحاديث ما يشفی الاوام ويبرئ الاسقام [illegible] وله قدس سره و
بالجملة فتحدث هذه الحوادث فيجعلها الله تعالى معجزة لنبی من الانبياء بوجه من
الوجوه مثل ان يخبر بحدوثها قبل ان تحدث او تكون موافقة لما انزل الله
عليه من سنة المجازاة ونحو ذلك كما اهلك الله عادا وثمود بمعاصيهم
المستوجبة للاهلاك فجعلها الله معجزة لهود وصالح عليهما السلام ومن هذا
القبيل انشقاق القمر فانه حادثة قليل الوقوع جعلها الله امارة لقرب
القيامة كما جعل الخسف والزلازل والملاحم آيات له وجعلها معجزة

لنبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حیث انہم سألوہ ایۃ فأخبران اللہ
تعالی سیریہم ایۃ فلما انشق القمر اراہم ذلک ولیس یجب ان یکون
انشقاقہ البتۃ انشقاقا لعین القمر بل یمکن ان یکون ذالک بمنزلۃ
الدخان وانقضاض الکوکب والکسوف والخسوف مما یظہر فی الجو لاعین
الناس فیستعمل باذائہا فی اللغۃ العربیۃ الفاظ وضعت لما یقع علی انفس
ھذہ الاشیاء وانما نزل القران علی لغۃ العرب ونظیر ذالک ما ذکر عبد اللہ
ابن مسعود وناھیک بہ انہم اصابہم قحط فکانوا کلما نظروا ابصروا دخانا
فی السماء وفی ذلک نزلت یوم تاتی السماء بدخان مبین وقال ابن الماجشون
وھوا مام من ائمۃ الھدی ان اللہ تعالی لا یتحول یوم القیامۃ من صورۃ
الی صورۃ ولکن یراہ الناس فی صور شتی واری ان سبب ھذہ الحادثۃ اجتماع
اجزاء مائیۃ صیقلۃ ملتئمۃ کالسطح الواحد وراءھا جبل او سحاب غلیظ فیصیر
[illegible] ہ وینطبع فیہا القمر فیری الناس فی الجو قمرین وربما کان المنطبع
[illegible] دون [illegible] ی فی السماء وربما استر عین القمر وظہرت فلقتان فی الجو ومثل ذالک
کلہ [illegible] الخسوف والکسوف وانقضاض الکوکب وقد جاء النص بانہا کلہا ایات
ھذ ذکرتہ علی الامکان ولا قدرۃ اللہ تسع الکل والعلم عند اللہ ولا یذھب علیک
ان الطریق المستقیم فی ھذہ المسئلۃ وما یشبہہا من التشبیہات کالید و
الرجل ومن المعادیات وغیرھا ان یمرھا الانسان علی ظواھرھا ولا یشتغل بکیفیۃ
وجودھا ویعتقد فی الجملۃ ان ما ارادہ اللہ ورسولہ فھو حق ولا یقول ارادھا
[illegible] اولم یردھا ونحو ذلک ولذلک لا تری النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا اصحابہ
ولا التابعین لہم باحسان یشتغلون بشیئ من ذالک وانما جاء الاشتغال بہ من
المعتزلۃ حین استرقوا من الفلاسفۃ ثم استرق اھل السنۃ من المعتزلۃ وقد
اوضحنا استراق المعتزلۃ من الفلاسفۃ واستراق اھل السنۃ من المعتزلۃ
بما لا مزید علیہ فی بعض کلامنا فراجع انتھی المقصود منہ واول ھذا الکلام

تاویل لاشك فیه وآخره تفویض لاریب فیه فثبت من هذا ان المراد من التاویل المذکور کون المعجزة فی هذا الامر هو الاخبار بانشقاق القمر آیة لقرب الساعة فوقع کما اخبر وهذا اعجاز للنبی صلی الله علیه وآله وسلم والمراد من التفویض ان یمر العالم انشقاق القمر نفسه علی ظاهره ولا یکیف ولا یاول بل یقول به کما وردت به الاحادیث الصحیحة فی الصحیح وغیره وکما نطقت به آثار الصحابة ومن تبعهم بالاحسان فانهم رووا معجزة شق القمر من دون تاویل ولا تکسیف ولم یرد منهم فی ذالك شیء وعلیه درج جمهور اهل العلم سلفا وخلفا ولم یختلف فیه احد منهم الی الآن والذی یظهر لی فی هذا المقام ان الاخبار شق القمر قبل وقوعه خبر عن الغیب والخبر عن الغیب باعلام الله تعالی لاحد من انبیائه معجزة ایضاً وشق القمر نفسه وظهوره علی ید احد من الرسل ایضا معجزة فلیس فیما ذهب الیه الشاه ولی الله المحدث الدهلوی وتفرد به عن غیره فساد فی العقیدة او انکار لهذه المعجزة وانما قال به نباء علی ما ظهر عنده من طرق المعجزة وسبل الحوادث والکوائن للانبیاء والرسل جمیعا فالتحامل علیه فی هذا الامر تحامل من جاهل غشوم علی عالم معلوم علمه فضله ومرتبه علی اهل عصره وبلوغه فی ذلك الی ما لا سبیل لاحد من نظائره واهل عصره الیه ولو بمعشار ما آتاه الله سبحانه وتعالی وقد کان اماما من ائمة الهدی جامعا بین العلوم الظاهرة والفنون الباطنة کاملا فی کلیهما مکملا لغیر من العباد الصلحاء الطلباء للدین والمعرفة والاحسان والیقین موصلا نهم الی اتباع الشریعة والی سبیل الله رب العالمین

والله اعلم

تمام شد

والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ نافع ومفید در بیان معجزہ حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

القول الصحیح

الرد الشمس

حسب الحکم جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر دام اقبالہ

طبع فی المطبع المفید عام الکائن فی بلدۃ اکبر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

حضرت پیغمبر اسلام نے جو اشارہ سے سورج کو روک دیا تھا تو یہہ بعید از قیاس ہے کیونکہ اگر سورج رک جاتا تو بالکل ستارونکی گردش مین خرابی آجاتی اور جتنی گھڑی وغیرہ یا دیگر آلہ جو واسطے دریافت اوقات کے اوسوقت ہونگی خراب ہو جاتین اور بہت لوگ اس بات کی خبر اپنے اپنے ملک کی تواریخون مین درج کرتے علاوہ اسکے قدرت خدائی مین بہت فرق آجاتا انتہی بلفظہ

الجواب

ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے سورج کو نہین پھیرا تھا ہان آپکی دعا سے البتہ آفتاب پھر آیا تھا اور اوسکا یہہ پھر آنا عقلاً کچھ محال نہین کیونکہ علم ہیئت سے ثابت ہے کہ جمیع کواکب مثل زمین کے کثیف ہین اور خرق والتیام وکون وفساد قبول کرتے ہین اور سکون فلک الافلاک البتہ مطابق قواعد مقررہ بعض کے محال ہے اور اوسکے ماتحت افلاک کا قایم ہو جانا کچھ محال نہین اور یہہ بات ظاہر ہے کہ سورج

آسمان چہارم پر ہے پس اگر وہ ٹھہر جاوے تو عقلاً و قاعدۃً اسمین کیا خرابی ہے -

اور پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ اگر سورج رک جاتا تو بالکل ستارون کی گردش مین خرابی آجاتی تو ہم کہتے ہین کہ آپ اون ستارونکی گردش کو تابع گردش آفتاب قرار دیتے ہین یا اونکی گردشون کو علحدہ مستقل تصور فرماتے ہین بصورت اول جسطرح آفتاب کو سکون ہوا اونکا ساکن ہوجانا بھی محال نہین اور بشق ثانی اسکے سکون سے اونکی حرکات مین کچھہ فساد نہین آسکتا -

اور پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ جتنی گھڑی وغیرہ آلہ دریافت اوقات جو اوس وقت ہونگے خراب ہوجاتے - تو اولاً ہم یہہ کہتے ہین کہ خراب نہونے کا کیا ثبوت ہے وثانیاً گھڑی وغیرہ آلہ شناخت اوقات کے ایجاد اوسکے بہت بعد ہوئی ہے - چنانچہ کتب تواریخ وغیرہ سے ظاہر ہے اسیواسطے ہم مسلمانون کے علماؤن نے فتوا دیا ہے کہ تعین اوقات صلوۃ کو بنگاپات "جو انگریزی گھڑی" جدار یہ وساعات جیبیہ "جیبی گھڑی" سے لازم و ضروری سمجھنا بدعت ہے پس ظاہر شناخت اوقات کے لئے اوسوقت بجز سایہ آفتاب کے اور کچھہ نتھا اور رات کو یا بوقت ابر و باران وغیرہ فقط گمان و انداز پر لوگ شناخت اوقات و تعین ساعات کیا کرتے تھے -

وثالثاً کیا گھڑی وغیرہ آلہ شناخت اوقات کے لئے ہروقت آفتاب کا ظاہر رہنا شرط ہے یا مجرد مطلقاً اوسکا وجود کافی ہے کہ ایک مرتبہ اوسکے چال و حساب پر گھڑی بنالی پھر برابر چلی جاتی ہے اور کبھی کبھی ملا بھی لی یا یہہ ہے کہ ہر گھڑی گھڑی گھڑی گھڑی کو آفتاب سے ملایا کرین اگر ایسا ہی ہے تو پنڈت صاحب کی گھڑی کا حال رات کو یا بوقت کسوف آفتاب یا ابر محیط کے کیا ہوا کرتا ہے -

اور معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب ہم مسلمانون کی کتب سے کچھہ واقفیت نہین رکھتے ہین کیونکہ ہمارے یہان وقوف شمس یعنی آفتاب کا ٹھہرنا نہین ہے بلکہ آفتاب کا پھرانا ہے -

اور اسکا خلاصہ قصہ اسطرح پر ہے کہ ایک روز ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم عصر پڑہ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زانو مبارک پر سر رکہے ہوئے تہے کہ آپ کو
وحی آگئی اسلئے آپ نے اپنے سر مبارک کو اونکے زانو سے نہ اوٹہایا اور اونہون نے
بہی بپاس ادب نہ سرکایا یہانتک کہ اسی حالت مین آفتاب ڈوب گیا بعد اوس کے
جب وحی منقطع ہوگئی تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچہا کہ تم نے نماز
عصر ادا کی اونہون نے عرض کیا کہ نہین تب آپ نے درگاہ باریتعالے مین عرض
کیا کہ اے بارخدایا تو جانتا ہے کہ علی تیرے اور تیرے رسول کے کام مین تہا
پس آفتاب کو تو پہیر لا پس مطابق آپکی دعا کے آفتاب پہر آیا اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے نماز عصر ادا کی پس اسمین آفتاب کا ٹہرنا ہی نہین ہے کہ پنڈت صاحب
کے اعتراضات عاید بجال سلین ہون شاید پنڈت صاحب نے کہین اس زمانہ
کے تورات کے کسی ورق کو دیکہہ لیا کہ اوسمین لکہا ہے کہ حضرت یوشع کی دعا سے آفتاب
وسط السما مین چار پہر کے قریب تک کہڑا رہا اور حضرت اشعیا رکے لئے دس درجہ
تک رد شمس ہوگیا اور کہین بازار مین لوگون سے یہہ سن سنا کہ مسلمان بہی
توریت وانجیل کے قایل ہین یہہ اعتراض کردیا حالانکہ ہمارے یہان درحقیقت
رد شمس ہے اور اوسمین وقوف یعنی ٹہرنا لازم ہی نہین آتا کہ پنڈت صاحب
کی گہڑی بگڑے غایتہ ما فی الباب پنڈت صاحب یہہ شکایت کرسکتے ہین کہ
گہڑی بگڑتی نہین تو اولٹ تو جاتی ہے تو مین کہونگا کہ بعض ستارونکی حرکت منقلب
ہوا کرتی ہے اور وہ اپنی جہات مخالف مین بہی حرکت کیا کرتے ہین اور شمس کے لئے
مطالع مختلف ہین اور با خود گرمیون اور جاڑون کے مطالع مین بہت ہی فرق
پڑجایا کرتا ہے اور انمین آپ اپنی گہڑی درست کرلیا کرتے ہین تو مہربانی کرکے
اس مین بہی درست کرلیا کیجئے۔

اب یہان پر ایک بات یہہ رہ گئی کہ حضرت یوشع کی دعا سے جو آفتاب چار پہر تک
وسط السما مین ٹہرگیا تہا اور حضرت اشعیا رکے لئے دس درجہ تک لوٹ آیا
تہا تو گو اوسکا جواب ہم مسلمانون کی گردن پر ہے باعتبار ان نسخون تورات کے

نہین ہے لیکن چونکہ ہم بھی بمقابلہ پنڈت صاحب کے اہل کتاب ہین معدود ہین اور یوشع اور اشعیا علیہما السلام ہمارے بہی پیغمبر ہین تو اس لگا و کیوجہ سے اونکے جواب مین بہی اگر ہم یہہ عرض کرین کہ او نہین دلایل مصرحہ قابل کون ونساد سے اسکا جواب بہی ہوسکتا ہے تو کچہہ بعید و بے موقع نہوگا اور یقین ہے کہ اگر پنڈت صاحب وغیرہ اونکو بغور ملاحظہ کرینگے تو اسکا جواب شافی بہی وہین سے نکل آویگا اور اگر اسپر قناعت نکرین تو جواب اپنے ہنومان جی کے آفتاب کو بغل مین رکہہ لینے اور ہر روز بمقابل کاشی کے ٹہرجانے اور راہو کے پکڑنے سے گہن لگنے وغیرہ کا جواب دیوین وہ ہی اسکا بہی تصور کرلین باقی جو یہہ فرماتے ہین کہ بہت لوگ اس بات کی خبر اپنی اپنی ملکی تواریخون مین درج کرتے تو مین کہتا ہون کہ یہہ کچہہ ضرور نہین کہ ہر حال وحادثہ تواریخون مین درج کیا جاوے ہزارون واقعہ واقعی اور حادثہ تحقیقی ہین کہ اونکا ذکر تواریخ قدیمہ مین نہین اور لاکہون قضایا مسلمہ آپکے ہین کہ کسی کتاب مین اونکا نشان و پتہ بہی نہین مثلاً ویدون کا کتب آلہی ہونا اور رام وسیتا کے وقایع اور کرشن کی لیلا کی کیفیتین اور کرشن اور گوپیون کے شب وصال کا چہہ مہینے تک بڑہجانا وغیرہ حکایات کتب غیر ہنود خصوص عرب وغیرہ مین نہین اور پنڈت صاحب جو یہہ کہتے ہین کہ علاوہ اسکے قدرت خدای مین بہت فرق آجاتا تو معلوم نہین کہ اس سے کیا مراد لیتے ہین آیا یہہ غرض رکہتے ہین کہ کبہی قدرت خدا ایک شے کی حرکت سے متعلق ہوتی اور کبہی اوسکے سکون سے علاقہ رکہتی یا یہہ مطلب ہے کہ اس تبدل و تغیر مین معاذ اللہ قدرت خدا مین کچہہ نقص لازم آجا یا پس اگر اول ہے تو اوس مین کچہہ خرابی نہین اور اگر ثانی ہے تو اس تغیر و تبدل سے معاذ اللہ قدرت قادر بیچون مین کچہہ نقص لازم نہین آسکتا اگر ایسا ہی ہے تو ہر شے کی حرکت وسکون مین خدا کی قدرت مین نقصان وتناقص لازم آیا کرے وھو باطل بما لا یخفی۔

واضح ہو کہ جب مین پنڈت صاحب کا یہہ دندان شکن جواب دے چکا تو مجھکو بعض مولوی صاحبون نے گھیرا کہ حدیث رد شمس تو ضعیف بلکہ موضوع ہے بنا رمخاصمت اوسپر کیا مطبوع ہے پس ہر چند مین نے اونکو سمجھایا کہ حضرت بصورت تسلیم بہی احادیث کے موضوع ہونے سے نفس قضیہ و اصل واقعہ موضوع نہین ہو سکتا اور احادیث ضعاف بتطرق طرق درجہ حسن کو پہونچ جاتے ہین اور پہر یہہ اعتراض ایک مخالف کا ہے اسکا جواب اگر بہ تسلیم احادیث ضعاف بہی دیا جاوے تو چندان محل کلام نہین ہو سکتا لیکن یہہ حضرات ملا لکیر کے فقیر کب مانتے ہین ناچار مجھکو اسپر مجبور رکئے کہ کچہہ انکی بہی خبر لون اور قدرے اس حدیث کی بہی تحقیق کرون ورنہ اوس تحقیق کو اس بحث مین ملانا گولر کے پہول کو نیم کی جڑ مین لگانا ہے لیکن ضرورت بہی ایسی بن دیکہی بلا ہے کہ خواہ مخواہ الضرورات تبیح المحظورات پر عمل کرنا ہی پڑتا ہے پس یہہ حضرات بہی اب ذرا خیال فرمائین اور بگوش ہوش سنین۔

قال المحقق المؤید بتائید اللہ القوی مولانا الشاہ ولی اللہ

کہا محقق موید ساتہہ تائید اللہ قوی کے مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

المحدث الدھلوی فی ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء فی مدائح علی

نے ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء مین بیچ بیان مدائح حضرت علی

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بعین الرضا قرئ علی شیخنا ابی طاھر

مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بعین الرضا کے پڑہا گیا اوپر شیخ ہمارے ابی طاہر

محمد بن ابراھیم الکردی المدنی وانا اسمع فی بیتہ بظاھر المدینۃ

محمد بن ابراہیم کردی مدنی کے اور مین سنتا تہا اونکے گہر مین ظاہر مدینہ

المشرفۃ ۱۱۴۴ قال اخبرنی ابی الشیخ ابراھیم بن الحسن الکردی

مشرفہ مین ۱۱۴۴ مین کہا اونہون نے خبر دی مجھکو میرے باپ شیخ ابراہیم بن حسن کردی

ثم المدنی اخبرنا شیخنا الامام صفی الدین احمد بن محمد المدنی

ثم المدنی نے اونہون نے کہا کہ خبر دیا مجھکو ہمارے شیخ امام صفی الدین احمد بن محمد مدنی نے

عن الشمس الرملی عن الشیخ زین الدین زکریاء عن اعز الدین

شمس رملی سے اونہون نے شیخ زین الدین زکریا سے اونہون نے اعز الدین

عبد الرحیم بن محمد الفرات عن ابی الثناء محمود بن خلیفة

عبد الرحیم بن محمد فرات سے اونہون نے ابی الثنا محمود بن خلیفۃ المنبجی سے

المنبجی عن الحافظ شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی عن

اونہون نے حافظ شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی سے اونہون نے

ابی الحسن علی بن الحسین ابن المقیر البغدادی عن الحافظ

ابی الحسن علی بن الحسین ابن المقیر البغدادی سے اونہون نے حافظ

ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ عن الخطیب

ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی سے ساتھ سماع اپنے کے خطیب

ابی الطاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سنہ ۴۷۳ھ

ابی الطاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سے سنہ ۴۷۳ھ مین

بقراتہ علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل

ساتھ قرأۃ اپنے اوپر ابی برکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن لطیف

بن لطیف بن عبد اللہ القراء بمصر سنہ ۴۲۸ھ بسماعہ علی ابی

بن عبد اللہ القراء کے مصر مین سنہ ۴۲۸ھ ساتھ سماع اپنے اوپر ابی

محمد الحسن بن رشیق العسکری حدثنا ابو بشر محمد بن احمد

محمد حسن بن رشیق عسکری کے اونہون نے کہا کہ حدیث کیا مجھکو ابو بشر محمد بن احمد

بن حماد الانصاری الدولابی قال حدثنی اسحق بن

بن حماد انصاری دولابی نے اونہون نے کہا کہ حدیث کیا مجھکو اسحق بن

یونس حدثنا سوید بن سعید عن المطلب بن زیاد عن
یونس نے اونہوں نے کہا کہ حدیث کیا ہمکو سوید بن سعید نے مطلب بن زیاد سے اونہوں
ابراهیم بن حیان عن عبد الله بن الحسن عن فاطمة بنت
نے ابراہیم بن حیان سے اونہوں نے عبد اللہ بن حسن اونہوں نے فاطمہ بنت
الحسین عن اسماء بنت عمیس قالت کان راس رسول الله
حسین سے اونہوں نے اسماء بنت عمیس سے اونہوں نے کہا کہ تھا سر مبارک رسول اللہ
صلی الله علیه وآله وسلم فی حجر علی وکان یوحی الیه فلما سری
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گود مین علی رض کے اور وحی کی جاتی تھی طرف آپ
عنه قال لی یا علی صلیت الفرض قال لا قال اللهم انك تعلم
کے پس جبکہ وحی منقطع ہوگئی اونسے فرمایا آپنے ای علی تمنے عصر کی نماز پڑہ لی اونہوں نے عرض کیا نہیں تب فرمایا آپنے
انه کان فی حاجتك وحاجة رسولك فرد علیه الشمس
اے بارخدایا تو جانتا ہے کہ علی تیرے اور تیرے رسول کے حاجت مین مشغول تھے پس پھیرلا
فردها علیه فصلی وغابت الشمس قری شیخنا ابی طاهر
اوپر اوسکے آفتاب کو پس پھیرلایا اوسکو اوپر پس نماز پڑہ لی تب غایب ہوگیا پڑہا شیخ ہمارے ابو
وانا اسمع عن ابیه الشیخ ابراهیم عن احمد بن محمد بن المدنی
نے اور مین سنتا تھا باپ سے اپنے شیخ ابراہیم سے وہ احمد بن محمد بن المدنی
الشهیر بالقشاشی عن الشمس محمد بن احمد بن حمزة الرملی
مشہور قشاشی سے وہ شمس محمد بن احمد بن حمزة الرملی سے
اجازة عن الشیخ زین الدین زکریا عن ابی الفرات
بطور اجازت کے شیخ زین الدین زکریا سے وہ ابی الفرات سے
عن عمر بن الحسن المراغی عن الفخر ابن البخاری عن ابی
وہ عمر بن حسن المراغی سے وہ فخر ابن البخاری سے وہ ابی

جعفر الصدلانی عن فاطمة بنت عبد الله الاصبهانی عن الحافظ

جعفر صدلانی سے وہ فاطمہ بنت عبد اللہ الاصبهانی سے وہ حافظ

ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی فی الکبیر حدثنا جعفر بن

ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی سے کبیر مین حدیث کیا ہمکو جعفر بن

احمد بن سنان الواسطی حدثنا علی بن المنذر حدثنا محمد

بن احمد بن سنان الواسطی نے اونہون نے کہا حدیث کیا ہمکو علی بن المنذر نے اونہون نے

فضیل حدثنا فضیل بن مرزوق عن ابراهیم بن الحسین عن

کہا حدیث کیا محمد بن فضیل نے اونہون نے کہا حدیث کیا ہمکو فضیل بن مرزوق نے ابراہیم بن

فاطمة بنت الحسین بن علی عن اسماء بنت عمیس قالت کان

حسین سے اونہون نے فاطمہ بنت حسین بن علی سے اونہون نے اسمار بنت عمیس سے اوس نے

رسول الله صلے الله علیه واله وسلم اذا انزل علیه الوحی

کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ نازل ہوتی تھی اوپر اونکے وحی

یکاد یغشی علیه فانزل علیه یوما وراسه فی حجر علی حتی غابت

قریب تھا کہ بیہوشی ڈالدیجاتی اونپر پس نازل ہوئی اوپر اونکے ایک دن اور سر اونکا گود

الشمس فرفع رسول الله صلے الله علیه واله وسلم راسه فقال

مین علی کے تھا یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب پس اوٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

له صلیت العصر یا علی قال لا یا رسول الله فدعا الله تعالی فرد

سر اپنا پس فرمایا واسطے اونکے نماز پڑہی تمنے عصر کی اے علی کہا نہین یا رسول اللہ پس دعا

علیه الشمس حتی صلی العصر قالت فرایت الشمس بعد ما غابت

کی اللہ تعالے سے پس پھیر لایا اوپر اونکے آفتاب کو یہانتک کہ نماز پڑہ لی عصر کی کہا اسمار نے

حین ردت صلی العصر قال الحافظ جلال الدین السیوطی

پس مین دیکھا مینے آفتاب کو بعد اسکے کہ ڈوب گیا تہا جبکہ پھیر لایا گیا نماز پڑہی عصر کی کہا حافظ جلال الدین سیوطی نے

فی جزء کشف اللبس فی حدیث رد الشمس ان حدیث رد
جزء کشف اللبس نے حدیث رد الشمس مین که بتحقیق حدیث رد شمس
الشمس معجزة لنبینا محمد صلی الله علیه وآله وسلم صححه الامام
کے معجزہ ہے واسطے نبی ہمارے محمد صلی الله علیه وآله وسلم کے صحیح کہا ہے
ابو جعفر الطحاوی وغیره وافرط الحافظ ابو الفرج بن الجوزی
اوسکو امام ابو جعفر طحاوی وغیرہ نے اور زیادتی کی ہے حافظ ابو الفرج ابن الجوزی نے
نا وردہ فی کتاب الموضوعات وقال تلمیذہ المحدث ابو عبد الله
نے پس لایا ہے اوسکو کتاب موضوعات مین اور کہا اوسکے شاگرد محدث ابو عبد الله
محمد بن یوسف الدمشقی الصالحی فی جزء مزیل اللبس عن حدیث
محمد بن یوسف دمشقی صالحی نے جزء مزیل اللبس عن حدیث رد الشمس مین
رد الشمس اعلم ان هذا الحدیث رواه الطحاوی فی کتابه
جان تو بتحقیق یہہ حدیث روایت کیا اوسکو طحاوی نے اپنی کتاب
شرح مشکل الآثار عن اسماء بنت عمیس من طریقین وقال
شرح مشکل الآثار مین اسما بنت عمیس سے دو طریقون سے اور کہا یہہ دونو
هذان الحدیثان ثابتان ورواتهما ثقات ونقله قاضی عیاض
حدیثین ثابت ہین اور راوی انکے معتبر ہین اور نقل کیا اوسکو قاضی عیاض
فی الشفاء والحافظ ابن سید الناس فی بشری اللبیب والحافظ
نے شفاء مین اور حافظ ابن سید الناس نے بشری اللبیب مین اور حافظ
علاء الدین المغلطائی فی کتابه الزهر الباسم وصححه ابو الفتح
علاء الدین مغلطائی نے کتاب اپنی زہر الباسم مین اور صحیح کہا اوسکو ابو الفتح
الازدی وحسنه ابو زرعه بن العراقی وشیخنا الحافظ
ازدی نے اور حسن کہا ہے اسکو ابو زرعہ بن عراقی نے اور ہمارے شیخ حافظ

یہہ نام ہے کتاب کا ۱۲
۵۲ نام کتاب کا ہے ۱۲
۵۳ نام کتاب کا ہے ۱۲

جلال الدین سیوطی فی الدرر المنتشرة فی الاحادیث المشتهرة

جلال الدین سیوطی نے درر المنتشرہ فی الاحادیث المشتہرہ مین

وقال الحافظ احمد بن صالح وناهیك به لا ینبغی لمن سبیله

اور کہا حافظ احمد بن صالح نے اور کافی ہے تجھکو نہین لائق ہے اون

العلم التخلف عن حدیث اسماء لانه من اجل علامات النبوة

لوگونکو کہ سبیل اونکی علم ہے تخلف کرنا حدیث اسمار سے کیونکہ وہ بہت بڑی علامات

وقد انکر الحفاظ علی ابن الجوزی ایراده الحدیث فی کتاب

نبوت سے ہے اور تحقیق انکار کیا ہے حافظون نے اوپر ابن جوزی کے لانے مین اس

الموضوعات قلت واخرجه الطحاوی فی مشکل الآثار من

حدیث کو کتاب موضوعات مین کہتا ہون مین اور نکالا اوسکو طحاوی نے مشکل الآثار

طریقین احدهما طریق فضیل بن مرزوق عن ابراهیم بن الحسین

مین دو طریقون سے ایک اول دونون کا طریق فضیل بن مرزوق کا ہے ابراہیم بن

عن فاطمة بنت الحسین نحو الذی کتبناه بمعناه والثانی حدثنا

حسین سے وہ فاطمہ بنت حسین سے مثل اوسکی کہ لکھا ہمنے اوسکو ساتھ معنی اوسکے کے اور دوسرا

علی بن عبد الرحمن بن محمد بن المغیرة حدثنا احمد بن صالح

یہہ ہے کہ حدیث بیان کی ہمسے عبد الرحمن بن محمد بن مغیرہ نے انہون نے کہا کہ حدیث

حدثنا ابن ابی فدیك حدثنا محمد بن موسی عن عون بن

بیان کی ہمسے احمد بن صالح نے اونہون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی فدیک نے اونہون نے

محمد عن امه ام جعفر عن اسماء بنت عمیس ان النبی صلی الله

کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن موسی نے عون بن محمد سے اونہون نے اپنی ماں ام جعفر سے اونہون نے اسماء بنت

علیه واله وسلم صلی الظهر بالصهباء ثم ارسل علیا فی حاجته

عمیس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی صہبا مین پہر بہیجا حضرت علی کو اپنی کسی کام کے لیے

فرجع وقد صلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم العصر فوضع النبي

پس لوٹ آئے وہ اس حال مین کہ نماز پڑہ لی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی پس رکہا نبی

صلى الله عليه وآله وسلم رأسه في حجر علي فلم يحركه حتى غابت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک کو اپنے گود مین علیؑ کے پس نہین ہلایا اوسکو

الشمس فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم اللهم ان عبدك

یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے بار خدایا اگر بندہ

عليا احتبس بنفسه على نبيك فرد عليه شرقها قالت اسماء فطلعت

تیرا علیؑ لگ رہا اپنے نفس سے تیرے نبی کے کام مین تو پہیر لا اوسپر آفتاب کی روشنی

الشمس حتى وقعت على الجبال وعلى الارض ثم قام علي فتوضأ

کو کہا اسمار نے پس نکل آیا آفتاب یہانتک کہ واقع ہوئی روشنی اوپر پہاڑ دن کے

وصلى العصر ثم غابت وذلك في الصهباء وقال الطحاوي

اور اوپر زمین کے پہر کہڑے ہوکے حضرت علیؑ پہر وضو کیا اور پڑہی عصر کی نماز اوسکے بعد

محمد بن موسى المدني المعروف بالفطري وهو محمود في

آفتاب ڈوبا اور یہہ واقعہ مقام صہبا مین ہوا کہا طحاوی نے محمد بن موسی مدنی معروف ساتہ

رواية وعون بن محمد هو عون بن محمد بن علي بن ابي طالب

فطری کے ہی اور وہ محمود ہے روایت مین اور عون بن محمد وہ عون بن محمد بن

وامه هي ام جعفر ابنة محمد بن جعفر بن ابي طالب ثم

علی ابن ابی طالب اور اونکی مان ہی ام جعفر بیٹی محمد بن جعفر بن ابی طالب کے ہین پہر

عارض الحديث بما روي من طرق عن ابي هريرة رفعه

معارضہ کیا اس حدیث کو کہ مروی ہے چند طریقوں سے حضرت ابی ہریرہؓ کہ مرفوع

لم يحبس الشمس على احد الا ليوشع واجاب بانه يمكن ان

کیا اوسکو کہ نہین روکا گیا آفتاب اوپر کسی کے مگر واسطے یوشع علیہ السلام اور جواب دیا بانیطور کہ ممکن ہے

يكون المخصوص بيوشع ردها بعد الغيبوبة ثم رد الجواب

یہہ کہ ہو مخصوص ساتھہ یوشع ہے رد اوسکا بعد غایب ہوجانے کے پہر رد کیا جواب کو

بحديث لفظه فحبسها الله عليه اى على يوشع انتهى حاصل

ساتہہ اوس حدیث کے کہ لفظ اوسکی یہہ ہین پس روک رکہا اوسکو اللہ نے اوپر انکے

كلام الطحاوی انتهى اور المصنوع فی الاحادیث الموضوع مولفہ ملا علی قاری کے حاشیہ مین لکہا ہے

یعنی اوپر یوشع کے تمام ہوا حاصل کلام طحاوی کا

حديث رد شمس لعلى وورد من حديث اسماء اخرجه احمد بن صالح

حدیث رد شمس کیواسطے حضرت علی رض کے ہے اور وارد ہوئی حدیث اسمار سے نکالا اوسکو

المصرى وابو امية الطرسوسى والطحاوى والطبرانى وابن

احمد بن صالح مصری اور ابو امیہ طرسوسی اور طحاوی اور طبرانی اور ابن مندہ

منده وابن شاهين وصححه احمد بن صالح والطحاوى وتبعهما

اور ابن شاہین نے اور صحیح کہا اوسکو احمد بن صالح اور طحاوی نے

الحافظ الازدى وعياض وابن سيد الناس ومغلطاى وحسنه

اور پیروی کی اون دونون کی حافظون مین سے ازدی اور عیاض اور ابن

الحافظ ابو زرعه وابن العراقى وروى عن ابى هريرة اخرجه

سید الناس اور مغلطائی نے اور حسن کہا اوسکو حافظ ابو زرعہ اور ابن عراقی نے اور روایت

ابن مردويه وكذا من حديث على وابنه الحسين وجابر و

کی گئی ہے ابو ہریرہ سے نکالا اوسکو ابن مردویہ نے اور ایسے ہی حدیث حضرت علی سے اور

ابى سعيد وممن اثبته الحافظ المحب الطبرى والسمهودى

اونکے بیٹے حسین اور جابر اور ابی سعید اور ان لوگون مین سے کہ ثابت رکہا اوسکو حافظون مین محب طبری

وابن حجر والسيوطى وله جزء فى اثباته سماه كشف اللبس

اور سمہودی اور ابن حجر اور سیوطی نے اور واسطے سیوطی کے اوسکے اثبات مین ایک رسالہ ہے جسکا نام اونہون نے

فی حدیث رد الشمس والقسطلانی وابن دبیع وابن عراق

فی حدیث رد الشمس رکہا ہے اور قسطلانی اور ابن دبیع اور ابن عراقی

وابن حجر المکی والقاری والخفاجی والتلمسانی والدلجی والحلبی

اور ابن حجر مکی اور قاری اور خفاجی اور تلمسانی اور دلجی اور حلبی

والشبراملی والقشاشی والکردری وردوا علی الدولابی و

اور شبراملی اور قشاشی اور کردری مین اور رد کیا اون لوگون نے

ابن الجوزی وابن تیمیۃ قولهم موضع وابن کثیر قوله منکر

اوپر دولابی اور ابن الجوزی اور ابن تیمیہ کے قول مین اونکی کہ یہہ موضع ہے اور اوپر ابن

واجابوا عن الامور التی اعلوه بها باجوبۃ شافیۃ قوله

کثیر قول مین اوسکے کہ منکر ہی اور جواب دیا اون لوگون نے اون امور سے کہ علت ٹھہرایا ہی اون

علی طریق الاستیفاء ذکر المصنف فیه انه اختلف المحدثون

لوگون نے ساتھ اوسکے ساتھہ جوابون شافیہ کے قول اوسکا اوپر طریق استیفا کے ذکر کیا مصنف

فی تصحیحه وتضعیفه ووضعه والاکثرون علی ضعفه فهو

نے بیچ اوسکے کہ تحقیق اختلاف کیا ہی محدثون نے بیچ تصحیح اور تضعیف اور وضع اوسکا اور اکثر اوپر

فی الجملة ثابت باصله وقد تقوی بتعاضد الاسانید الی

ضعیف اوسکے ہین پس وہ فی الجملہ ثابت ہے ساتھہ اصل اپنے کے اور تحقیق قوی ہوجاتی ہی ساتھہ

ان یصل الی مرتبة حسنة فیصح الاحتجاج به انتهی ثم رد

مدد سندونکے یہانتک کہ پہونچ جاتی ہی مرتبہ حسن تک پس صحیح ہے حجت پکڑنا ساتھہ اوسکے انتہی پھر رد کیا

علی ابن الجوزی ومن تبعه قوله بوضعه ونقل عن

اوپر ابن الجوزی اور متبعین اوسکے کے اوسکے اس قول مین کہ وہ موضوع ہی اور نقل کیا

القسطلانی ان حدیث اسماء اخرجه الطبرانی وحسنه

قسطلانی سے کہ تحقیق حدیث اسماء کے نکالا اوسکو طبرانی نے اور حسن کہا اوسکو

العراقی فی شرح التقریب ثم اطال فی ذالک انتھی۔
عراقی نے شرح تقریب مین پہر طول کیا ہے اسمین انتہے۔
اور قرۃ العیون مین ہے کہ حدیث رد شمس کو اگرچہ ابن جوزی نے موضوعات مین گنا ہے مگر محققین محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور ابن جوزی کا اعتراض اسپر غلط ہے انتہی۔
اب بعض مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ جب آفتاب غروب ہوگیا تو بموجب اعادۃ المعدوم محال کے نماز تو لامحالہ فوت ہوگی پہر اسکی پہرانے سے کیا فایدہ نکلا تو مین عرض کرتا ہون کہ حضرت من اگر آپ اعادۃ المعدوم محال کا کلمہ نہ پڑہیئے اور اسلام فلاسفہ پر ایمان نہ لائیے اور بخیال قدرت باریتعالے کے بعینہ اعادہ اوقات کی تصدیق کیجیئے تو کیا خرابی ہے۔
اور اگر یہہ آپکے گلے کے نیچے نہ اوترسکے تو بمنزلہ پر ایمان لائیے اور اسمین اگر کچہہ تردد ہو تو اعادہ اوقات شرعیہ مین تو کوئی محظور نہین اور اسمین بہی اگر کچہہ کہٹکا ہو تو اسکو منجملہ خصوصیات خاصہ سمجہیئے اور زیادہ شک وشبہہ پر لاحول پڑہیئے
چند چند از حکمت یونانیان حکمت ایمانیان را ہم بخوان
قال الشامی فی رد المختار علی الدر المختار لو غربت ثم عادت
کہا شامی نے رد المختار حاشیہ در المختار مین پس اگر ڈوب جاوے
ھل یعود الوقت الظاھر نعم بحث لصاحب النھر حیث قال
آفتاب اور پہر لوٹ آوے تو آیا عود کرتا ہے وقت تو ظاہر یہہ ہے کہ ہان اسمین صاحب نہر نے
ذکر الشافعیۃ ان الوقت یعود لانہ علیہ الصلوۃ والسلام
بحث کی ہے چنانچہ کہا ہے کہ ذکر کیا شافعیہ نے کہ وقت عود کرتا ہے کیونکہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام
نام فی حجر علی رضی اللہ عنہ حتی غربت الشمس فلما استیقظ
سوگئے گود مین علی رض کے یہان تک کہ ڈوب گیا آفتاب پس جب جاگے

ذکر له انه فاتته العصر فقال اللهم انکان فی طاعتك وطاعة رسولك

تو ذکر کیا گیا واسطے آپکے کہ اونکی عصر کی نماز فوت ہوگئی پس فرمایا آپنے اے بار خدایا بیشک

فاردده علیه فردت حتی صلی العصر وکان ذالك بخیبر

وہ تیرے اور تیرے رسول کی فرمانبرداری مین تھا پس سورج کو تو او سپر پھیر ا پس پھیر دیا گیا

والحدیث صححه الطحاوی وعیاض واخرجه جماعة

یہانتک کہ نماز پڑھ لی حضرت علی نے عصر کی اور یہہ واقعہ بمقام خیبر مین ہوا اور اس حدیث کو طحاوی

منهم الطبرانی بسند حسن واخطاء من جعله موضوعا

اور عیاض نے صحیح کہا ہے اور ایک جماعت نے اسکی تخریج کی ہے اونمین سے طبرانی نے ساتھ سند حسن کے

کابن الجوزی وقواعدنا لاتاباه اه قال ح کانه نظیر

اور خطا کی جسنے اسکو موضوع ٹھہرایا مانند ابن جوزی کے اور قواعد ہمارے نہین مخالف ہین اسکے کہا

المیت اذا احیاه الله تعالے فانه یاخذ ما بقی من ماله فی

اب گویا کہ یہہ واقعہ نظیر مردی کی ہے جب زندہ کردیوے اوسکو اللہ تعالے پس تحقیق وہ جو

الذی ورثته فیعطی له حکم الاحیاء وانظر هل هذا شامل

باقی رہا ہی مال سے اوسکے قبضہ مین وارثون کے پس وہ پایا جاویگا اوسکو حکم زندہ کا اور دیکھنا یہہ شامل

لطلوع الشمس من مغربها الذی هو من العلامات الکبرے

ہے واسطے نکلنے آفتاب کے پچھم سے وہ کہ جو بڑی نشانیون مین سے قیامت کے ہے

للساعة اه قال ط والظاهر انه لا یعطی هذا الحکم لانه

کہا طحاوی نے اور ظاہر یہہ ہے کہ پہلے دیا جاوے گا یہہ حکم

انما یثبت اذا اعیدت فی ان غروبها کما هو واقعة الحدیث

اوسکو کیونکہ سوا اسکے نہین ہے کہ یہہ اوسوقت ثابت ہوتا ہی کہ جب اوسکے غروب ہی کے وقت مین

اما طلوعها من مغربها فهو بعد مضی اللیل بتمامه اه

لوٹا دیا جاوے جیسا کہ واقعہ اس حدیث کا ہی لیکن نکلنا اوسکا پچھم سے پس وہ بعد گزر جانے تمام رات کے ہے

قلت على ان الشيخ اسمعيل ردما بحثه فى النهر تبعاً للشافعية

کہتا ہون مین علاوہ اسکے کہ شیخ اسمعیل نے رد کردیا ہے اوسکو کہ بحث کی ہے نہر مین

بان صلوٰة العصر بغيبوبة الشفق تصير قضاء ورجوعها لا

شافعیون کی پیروی کرکے اسی طرح سے کہ عصر کی نماز شفق کے غایب ہونے سے

يعيدها اداء وما فى الحديث خصوصية لعلى رضى الله عنه

قضا ہو گی اور رجوع آفتاب کا نہین اعادہ کرتا ہے اوسکو بطور ادا کے اور جو اس

كما يعطيه قوله عليه السلام انه كان فى طاعتك وطاعة

حدیث مین ہے تو یہ خصوصیت ہے علیؓ کی جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے قول علیہ السلام کا

رسولك اھ قلت ويلزم على الاول بطلان صوم من افطر

کہ بس بلا خدایا وہ تیری اور تیرے رسول کی طاعت مین تھا کہتا ہون مین اور لازم آتا ہے

قبل ردها وبطلان صلوته المغرب لو سلمنا عود الوقت بعودها

اوپر اول کے بطلان روزہ اوس شخص کا کہ افطار کر ڈالے قبل ردا وسکے اور بطلان اوسکے

للكل والله تعالے اعلم انتهى وفى السيرة المحمدية والطريقة

نماز مغرب کا اور اگر تسلیم کرین ہم عود وقت کو تو عود کریگا واسطے سب کے واللہ تعالے اعلم انتہی اور

الاحمدية لمولانا كرامت على الدهلوى وطنا والحيدرابادى

سیرة محمدیہ وطریقہ احمدیہ مولفہ مولانا کرامت علی الدہلوی وطناً اور حیدرآبادی نزیلاً ومدفناً

نزيلا ومدفنا قلت دل ثبوت الحديث على ان الصلوٰة

کہتا ہون مین دلالت کرتا ہے ثبوت حدیث کا اوپر اس بات کے کہ نماز

وقعت اداء وبذالك صرح القرطبى فى التذكرة قال فلو لم

واقع ہوئی ادا اور ساتھہ اسکے تصریح کی قرطبی نے تذکرہ مین کہا پس اگر نہو تا

يكن رجوع الشمس نافعا وانه لا يتجدد الوقت لما ردها

رجوع شمس کا نافع اور وہ وقت کو نیا کرتا تو خداوند تعالے اوسکو اوپر

علیہ ذکرہ فی باب ما بذکر الموت والآخرۃ من اوائل

نہ بتلانا ذکر کیا اسکو باب ما بذکر الموت والآخرۃ مین اوائل تذکرہ سے اور وجہ معقول

التذکرۃ و وجھہ ان الشمس لما عادت کانھا لم تغب انتھی

اوسکی یہہ ہے کہ آفتاب جب لوٹ آیا تو گویا غروب ہی نہ ہوا انتہے ۔

جاننا چاہئے کہ شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ تعالےٰ نے مدارج النبوۃ مین اس بارہ مین ایک تقریر لطیف و جامع مع مالہ و علیہ لکھی ہے اسلئے تثبیتاً للمرام و تنشیطاً للاذہان والافہام بعینہٖ اوسکا نقل کرنا مناسب مقام معلوم ہوتا ہی فھو ھذا از وقایع این غزوہ آنست کہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از رجوع از خیبر بمنزل صہبا رسید و با صفیہ زفاف کرد و در ہمین منزل نماز گزارد و بعد از گزاردن نماز سر مبارک در کنار علی رضی اللہ عنہ کہ نہادہ بود و در روایتی آمدہ کہ بخواب رفت تا آثار وحی بر آن حضرت ظاہر شدن گرفت و علی نماز دیگر نگذاردہ بود و زمان وحی چنان دراز شد کہ آفتاب غروب کردہ چون منجلی گشت حضرت از علی پرسید کہ نماز عصر گزاردہ گفت لا یا رسول اللہ نگزاردہ ام حضرت مناجات کرد و گفت خداوندا اگر علی در طاعت تو و طاعت رسول تو بود آفتاب را برای وے باز گردان کہ نماز عصر بگزارد پس حق تعالےٰ سائل حبیب خود را اجابت کرد و آفتاب بعد از آن کہ بمغرب فرو رفتہ بود طالع شد چنانکہ شعاع آن بر کوہ و ہامون بتافت و خلایق برای العین مشاہدہ کردند و علی وضو کرد و نماز گزارد و بدانکہ حبس شمس ورد آن از حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در سہ مواضع روایت کردہ اند یکے بعد از شب اسری کہ چون آنحضرت خبر داد کہ دران شب بعد از آنطرف قافلہ قریش را در راہ دید و علامتی نیز ذکر کرد کہ شتری از ان گریختہ بود و بعضے از اہل قافلہ در پی آن سید دیدند پس گفتند کہ بگوئی میرسد آن قافلہ فرمود روز چہارشنبہ و چون روز چہارشنبہ شد

از دو یعنی ۲ ہجری
سنہ ۱۲ منہ
یعنی وحی منقطع گردید ۱۲

نگران شدند قریش که قافله کے میرسد و روز گزشت و نیامد قافله پس دعا کرد
آنحضرت و زیاده کرده شد روز در ساعتی بحبس شمس پس رسید قافله روایت
کرده است این حدیث را یونس بن بکر در مغازی از ابن اسحق و همچنین روایت
کرده شده است حبس شمس مر آنحضرت را روز خندق وقتیکه مشغول گردانیده
شد از صلوة عصر چنانکه در بعضے روایات آمده است و مشهور آنست که قضا کرد
بعد از غروب دیگر این حدیث است که نوت شد از علی مرتضیٰ نماز عصر پس دعا
کرد آنحضرت صلی اللہ علیه و آله وسلم و رد کرده شد آفتاب پس گزارد وے
نماز و تکلم کرده اند علما حدیث در این احادیث و گفته اند که اینها مخالف اند
همه حدیث صحیح را که در باب یوشع بن نون علیه السلام آمده که از انجا اختصاص
حبس شمس بیوشع معلوم میگردد و آن حدیث اینست که در مشکوة از بخاری و
مسلم از ابی هریرة آورده که گفت گفت رسول خدا صلی اللہ علیه و آله وسلم برآمد
بغزا پیغمبری از پیغمبران و گفته اند که مراد باین پیغمبر یوشع بن نون است علیه
السلام پس قریب شد بقریه نزدیک نماز دیگر و نزدیک شد که آفتاب غروب کند
پس فرمود آن پیغمبر مر آفتاب را که تو ماموری و من نیز ماموره و مناجات کرد
بخدا و فرمود خدا وندا حبس کن و نگاه دار آفتاب را بر ما پس حبس بسته صورت
متصور است برد کردن به مدارج یا توقف بے رد یا بابطاء سیر پس حبس کرده
شد آفتاب تا فتح کرد خدائے تعالٰے قریه را بر دست وے اگرچه در این روایت
ل حبس بیوشع مذکور نیست اما در روایت دیگر آمده که فرمود آنحضرت
صلی اللہ علیه و آله وسلم لم یحبس الشمس علی احد الا یوشع بن نون
چنانکه در مواهب آورده که قتال کرد یوشع جباران را روز جمعه و چون نزدیک
بغروب رسید ترسید که غایب گردد آفتاب پیش از آن که فارغ گردد از قتال
پس دعا کرد خدای را بس رد کرد وے تعالٰے تا فارغ گشت از قتال ایشان و
بعضی از علما جمع کرده اند میان احادیث مذکوره و حدیث یوشع بآن که احتمال

دارد کہ مراد آن باشد کہ حبس کردہ نشد از جملہ انبیاء ما تقدم برای غیر یوشع و مآل ہر دو معنی یکیست یا مصدر ورین حدیث یوشع از آنحضرت پیش از وقوع رد شمس باشد بروی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در این مواضع واللہ اعلم۔

پس معلوم شد کہ تکلم محدثین در رد و حبس شمس مخصوص بحدیث علیؓ نیست بلکہ در سایر مواضع ثلثہ است کہ واقع شدہ است در آن و اما کلام در حدیث رد شمس برای علیؓ آنچہ علماء گفتہ اند نقل کنیم بے ثبوت تعصب و تعسف و ما علینا الا البلاغ و در مواہب لدنیہ گفتہ روایت کردہ است اینحدیث را طحاوی کہ از اکابر علماء حنیفہ است و در اصل شافعی بود رجوع کرد از ان بحنفیہ و در شرح مشکوۃ الآثار و حکایت کردہ قاضی عیاض مالکی و گفت طحاوی کہ احمد بن صالح کہ از ثقات علماء حدیث است در مرتبہ احمد بن حنبل میگفت سزاوار نیست مر کسی را کہ از سبیل وی علم است تخلف و تغافل از حدیث اسماء زیرا کہ وی از علامات نبوت است و بعضی گفتہ اند این حدیث صحیح نیست و ابن جوزی او را در موضوعات ذکر کردہ و گفتہ است این موضوع است بیشک در سند وی احمد بن داؤد است و وی متروک الحدیث کذاب است چنانچہ دارقطنی گفتہ است و ابن حبان گفتہ وضع میکرد حدیث را و نیز ابن جوزی گفتہ کہ روایت کردہ است این حدیث را ابن شاہین و گفتہ این حدیث باطل و از غفلت واضع اوست کہ نظر کردہ است بصورت فضیلت و تصور نکردہ عدم فایدہ آن را و ندانستہ کہ صلوۃ عصر بغیبوبت آفتاب قضا گردیدہ و رجوع شمس ادا نمیکرد آنرا و تحقیق افراد کردہ است ابنتیمہ را در تصنیفی علحدہ در رد بر روافض و ذکر کردہ است حدیث را بطریق وی و رجال وی گفت کہ وی موضوع است و گفتہ کہ عجب است از قاضی عیاض کہ با جلالت قدر وی و علو خطر وی در علوم حدیث چگونہ ساکت ماند از وی ابہام کنندہ صحت او را و نقل کنندہ ثبوت او را گفت کاتب حروف عفی اللہ عنہ کہ قول این قائل کہ نماز عصر بغروب آفتاب قضا گشت و رجوع شمس و انمیگرداند او را محل نظر است زیرا کہ قضا بر تقدیری گردد کہ آفتاب باقی ماند بر غیبوبت و فوات وقت اما اگر وقت نیز عاید گردد چرا

ای سنہ ... رشید ... ۱۲

اوانشود و معنی ادا نیست مگر وقوع نماز در وقت اگرچه باعاده وقت باشد و نیز بعد از اعتراف
بجلالت قدر قاضی عیاض و علو خطر وی مناسب توقف و تردد است نه جزم ببطلان
و انکار با وجودیکه مثل طحاوی و احمد بن صالح آنرا تصحیح کرده باشند و ابن جوزی مستعجل
است در حکم بوضع و اعتماد بر آن و وثوق نیست بقول وی درین باب چنانکه شیخ
ابن حجر عسقلانی در حدیث سد و اکل باب الا باب علی که او مار کرده است ابن جوزی
وضع آنرا استعمد بصحت حدیث سد و اکل خوخة الا خوخة ابی بکر گفته است و در
تاریخ مدینه مطهره آنرا ذکر کرده ایم و شیخ محمد سخاوی در مقاصد حسنه میگوید که گفته است
احمد لا اصل له و تبعیت کرده است او را ابن جوزی و آورده است آنرا در
موضوعات و تصحیح کرده است آنرا طحاوی و قاضی عیاض و تخریج کرده است ابن منده
و ابن شاهین از حدیث اسماء بنت عمیس و ابن مردویه از حدیث ابی هریره انتهی و
نیز در مواهب گفته که روایت کرده است آنرا طبرانی در معجم کبیر باسناد حسن چنانکه
حکایت کرده است شیخ الاسلام بن عراقی در شرح تقریب از اسماء بنت عمیس و حافظ
ابن کثیر گفته که از حدیث یوشع معلوم شد که رد شمس از خصایص یوشع است پس دلالت
کند بر ضعف حدیثی که روایت کرده شده است در رد شمس برای علی و تصحیح کرده است
آنرا احمد بن صالح مصری ولیکن نقل نکرده شده است در کتب صحاح و حسان با وجود
توفر دواعی بر نقل وی و متفرد شد به نقل وی زنی از بیت مجهوله که شناخته نمیشود
حال وی انتهی پوشیده نماند که قول وی ذکر کرده نشده است در کتب صحاح و
حسان منظور فیه است تا آنکه چون طحاوی و احمد بن ابی صالح و طبرانی و قاضی عیاض
قایل اند بصحت و حسن آن و ذکر کرده اند در کتب خود و قول آن که ذکر کرده
نشده است در کتب صحاح و حسان منظور فیه است تا آنکه چون طحاوی و احمد بن
ابی صالح و طبرانی و قاضی عیاض قایل اند بصحت و حسن آن و ذکر کرده اند در
کتب خود و قول تا آنکه ذکر کرده نشده است در کتب صحاح و حسان درست نباشد
و لازم نیست که در جمیع کتب صحاح و حسان مذکور گردد و نیز قول بجهالت و عدم

معرفت حال اسمار بنت عمیس ممنوع است زیراکہ وے امرۂ جمیلہ جلیلہ عاقلہ کیس است کہ احوال وے معلوم و معروف است و بود وے تحت جعفر بن ابی طالب وزائید براے وے عبد اللہ بن جعفر او بود در تحت ابی بکر و زائید برای وے یحی را و بعضی مردم گویند کہ تحلف علی مرتضی راگزاردن نماز ہمراہ آنحضرت و تاخیر آن بعید است و ہیچ بعدے ندارد و حوادث و حوایج بسیار است کہ شل این امور از وے میزاید ور وایت کردہ اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی را رضی اللہ عنہ بعد از نماز بکارے فرستادہ بود و کارہا در غزوہ خیبر بسیار بود یوی رضی اللہ عنہ و بعد از رفتن علی رضی اللہ عنہ نماز عصر گزاردہ باشد و علی حاضر نبود آنرا پس واقع شد انچہ شد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال انتہی۔

اب یہان پہ جو بعضے دیسی عیسائی مونہہ پھاڑ پھاڑ کر یہہ کہتے ہین کہ مسلمانون کا عجب حال ہے کہ فقط ایک ایک عورتون کی باتون کو مدار ایمان ٹھہراے اور ذریعہ نجات سمجھہ لئے ہین دیکھو محمد صاحب کی فقط ایک دائی آمنہ کے قول پہ مسئلہ شق الصدر پہ اتفاق ہوگیا اور اکیلے اسمار بنت عمیس کی بات پر اوسکے شوہر علی کے لئے آفتاب کے پھرآنے پہ اجماع جم گیا اور یہہ عجیب بات ہے۔

تو اولاً اونکا یہہ جواب ہے کہ بحث شق القمر مین لکھا گیا ہے کہ کسی حادثہ خاصہ و واقعہ مختصہ کے اظہار و اثبات کے لئے اونہین لوگون کے اقوال کو ترجیح ہوا کرتی ہے کہ جو اوس صاحب حال سے قربت خاصہ و اختصاص مختصہ رکھتے ہون نہ کہ اجانب و بے واسطہ لوگون کے قولون کو کما ہو ظاہر۔

وثانیاً ہم مسلمانون نے ان دونون معجزون کو فقط ان دونون عورتون ہی کے کہنے سے سچ نہین سمجھا ہے بلکہ اول تو الم نشرح لک صدرک

آیت قرآنیہ سے بہی ثابت کردیا ہے۔

اور ثانی کو چونکہ اسما بنت عمیس نے ہزارون آدمیون کے سامنے اس عجیب خبر کو بیان کیا اور کسی نے انکار نہ کیا تو گویا اون سبہون نے کہا پس اتنے لوگون کے اقوال سے یہہ حق وسچ سمجہا گیا ہے لاکما زعمتم۔

وثالثًا اون عیسائیون کی دہن دوزی کے لیے جناب یوحنا کے ۲۰ باب کی ان آیات کو پیش کرتا ہون۔ ہفتہ کے پہلے دن مجدلیہ مریم ایسا تڑکے کہ ہنوز اندہیرا تہا قبر پر آئی اور پتہر کو قبر کے مونہہ سے سرکائے ہوئے دیکہا تب وہ شمعون پطرس کے اور اس دوسرے مرید کے پاس جسے یسوع پیار کیا کرتا تہا دوڑی آئی اور اونسے کہا لوگ خداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور مین نہین جانتی کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا تب پطرس دوسرے مرید کے ساتہہ ہوکے نکلا اور قبر کی طرف آنے لگا اور وے دونون اکٹہے دوڑے پہر دوسرا مرید پطرس سے آگے دوڑکر قبر پر پہلے پہونچا اوس نے جہک کے سوتی کپڑے پڑے دیکہے پر وہ اندر نہین گیا شمعون پطرس اسکے بعد پہونچا اور قبر کے اندر گیا اور سوتی کپڑے پڑے ہوئے دیکہے اور وہ رومال جس سے اوسکا سر بندہا تہا اون سوتی کپڑون کے ساتہہ نہین پر جدا لپٹے ہوئے ایک جگہہ پڑے دیکہا تب دوسرا مرید بہی جو قبر پر پہلے آیا تہا اندر گیا اور دیکہکے ایمان لایا کہ وے ہنوز کتاب نہین سمجہتے تہے کہ وہ ضرور مردون مین سے جی اوٹہیگا۔

تب وے مرید اپنے گہر مین گئے اسکے بعد مریم باہر قبر پر روتی کہڑی رہی اور روتی ہوئی قبر مین جہک کے نظر کی تو کیا دیکہا کہ دو فرشتہ سفید لباس مین ایک طرف اور دوسرا پائتی جہان یسوع کی لاش رکہی تہی بیٹہے ہین اونہون نے اوس سے کہا اے عورت تو کیون روتی ہے اوسنے کہا اسلیے کہ لوگ میرے خداوند کو لیگئے اور مین نہین جانتی کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا یہہ کہہ کے پیچہے پہری اور یسوع کو کہڑے دیکہا اور نہ پہچانا کہ وہ یسوع ہے یسوع نے اوس سے کہا اے عورت تو کیون روتی ہے کسے ڈہونڈہتی ہے اوس نے اوسے باغبان جان کے کہا

صاحب اگر تو اوسے لیگیا ہے تو مجھسے کہہ کہان رکہا ہے کہ مین اوسے لیجاؤن یسوع
نے اوس سے کہا اے مریم اوس نے پہر کے اوس سے کہا اے ربونی یعنی اے مرشد
یسوع نے اوس سے کہا مجھے مت پکڑ کیونکہ مین ا بہی اپنے باپ کے پاس اوپر نہین
جاتا ہون پر میرے بہائیون کے پاس جا اور اونسے کہہ کہ مین اوپر اپنے باپ
اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون مجدلیہ مریم آئی
اور مریدونسے کہا کہ مین نے خداوند کو دیکہا اور اوس نے مجہہ سے یہہ باتین کہین
انتہی فما هو جوابکم فهو جوابنا اب بعض حضرات جو یہہ فرماتے ہین کہ تم نے
یہہ سب تو لکہا مگر حضرت سلیمان کے رد شمس کو کیون نہین ذکر کیا حالانکہ وہ بہی ایک امر
ثابتۃ الاصل و واقعہ شبتۃ النقل ہے چنانچہ نور الانوار مین بہی لکہا ہے وهذا
الوقف امر ممکن خارق للعادۃ کما کان لسلیمان علیه السلام حیث عرضت
علیه بالعشی الصافنات الجیاد فکادت الشمس تغرب فضرب سوقها
واعناقها فرد الله الشمس حتی صلی العصر وسخر له الریح مکان الخیل وهذا
بنص القرآن انتهی اور قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار مین لکہا ہے قوله وهذا بنص القرآن
ای فی سورۃ ص انتهی تو مین عرض کرتا ہون کہ اس امر کا ممکن اور خارق العادت ہونا مسلم
مگر حضرت سلیمان علیه الصلاۃ والسلام کے لئے پایا جانا غیر ثابت ہی اور قرآن شریف مین کہین اسکا
کچہہ نشان نہین اور جن لوگون نے ردوها کی ضمیر کو آفتاب کیطرف پہیرا ہی اونسے یہہ سامحہ ہو گیا ہے
کیونکہ اسکے بعد جملہ فطفق مسحا بالسوق والاعناق سے صاف وہی گہوڑونکا پہرنا
ثابت ہی نہ کہ آفتاب کا کما لا یخفی علی ارباب السلیقة واصحاب القریحة القویمة
والله اعلم بالصواب لان عنده ام الکتاب وانا العبد المذنب المفتقر الی مولاه
عبده المسکین محمد المدعو بعبد الله غفر له الله المدرس المدرسة
المحمدیة الصولتیة الواقعة فی بلدۃ کلکتة المحمیة قد فرغت
من تحریر هذا التحریر فی هذا و ۱۲۹۷ من هجرۃ سید البشیر النذیر ص
تمت

سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلاً من المسجد الحرام

شد از سبوحیان گردون صداده | که سبحان الذی اسری بعبده

درة التاج

فی

بیان المعراج

شبی بر نشست از فلک در گذشت | به تمکین و جاه از فلک در گذشت

طبع فی المطبع المفید عام الکائن فی بلدة اکبراباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ٭ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی

پاک ہے وہ اللہ جس نے سیر کرائی اپنے بندہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رات مین مسجد حرام سے مسجد اقصے تک نزدیک ہوئے بمقدار دو کمانون کے یا اس سے بہی کم پس وحی کی خدا نے جو چاہا وحی کرنیکو ۱۲

سوال

حکمار فرنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہہ آسمان کوئی شئے مجسم نہین فقط ایک حد نظر و مد بصر ہے پس تبلائیے کہ محمدیون کے پیغمبر کی معراج کہان ہوئی ٭

الجواب

واقعۂ معراج پر اعتراض کرنے والے یا تو اہل کتاب (عام اس سے کہ کتب سماویہ ہین یا غیر سماویہ) ہین یا حکمار اور حکمار مقلدین بہیئت بطلیموس ہین یا متبعین نظام فیثاغورث پس حضرات اول دو حال سے خالی نہین یا ہنود ہونگے یا نصاری و یہود پس حضرات ہنود تو اس پر کسی طرح اعتراض کر ہی نہین سکتے کیونکہ اونکی کتابون مین اونکے حضرات اکابر کا آسمان پر اس کثرت سے آمد و رفت کرنا لکھا ہے کہ جسکا یہہ لوگ کسیطرح انکار نہین کر سکتے مثلاً بہاگوت کے پانچوین ادہیار گوکرن ماتم مین لکہا ہے کہ مسمی دہودہ کاری برادر گوکرن مرنے پر بوجہ گناہ پریت یعنی

بھوت ہوگیا تب اوسکو گوکرن نے سب تاہ بھاگوت سُنایا یعنی سات روز مین
بھاگوت ختم کیا تب دھوندہ کاری کے لیے بیوان سواری کے لیے آیا اور دھوندہ
کاری اوسپر چڑھ کر بیکنٹھ مین چلا گیا تب یہہ حال دیکھکر اور مونی و دیوتا لوگون
نے بھی سیتا بھاگوت سنا اور وہ لوگ بھی زندہ مجسم بسواری بیوان بیکنٹھ چلے
گئے اور بھاگوت کے اسکندر دھم ادھیای دہم مین لکھا ہے کہ نل کوبیر دونی
کریو دونون بھائی بوجہ بددعای ناردمن کے بمقام گوکل درخت ہوگئے اور کرشن
چندر اوس درخت کو اُکھاڑ کر بددعا سے رہا کرکے اونکو مجسم بیرلوگ مین بھیجدئے
الی غیر ذالک باقی حضرات یہود و نصاری تو پس یہہ لوگ ملاحظہ فرماوین کہ پیدائش
کے ۵ باب کی ۲۴ آیت مین لکھا ہے حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا اور غائب
ہوگیا اسلئے کہ خدا نے اوسے لے لیا اور دوسرے سلاطین کے دوسرے باب کی
۱۱ آیت مین ہے اور ایسا ہوا کہ جو نہین وے دونون (ایلیاہ و الیسع) بڑہتے
اور باتین کرتے چلے جاتے تھے تو دیکھکر ایک آتشی رتھہ اور آتشی گھوڑے ولے درمیان
آکے اون دونون کو جدا کردیا ایلیاہ بگولے مین ہوکے آسمان پر جاتا رہا اور عبرانیون
کے ۱۱ باب کی ۵ آیت مین ہے ایمان کے سبب حنوق اوٹھایا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے
اور نہ ملا اسلئے کہ خدا نے اوسکو اوٹھالیا آدم کلارک مفسر بیبل نے لکھا ہے کہ اسمین
کچھہ شک نہین کہ ایلیاہ زندہ آسمان مین اوٹھائے گئے اور تبیین الکلام فی شرح
التوراۃ والانجیل علی ملۃ الاسلام مین لکھا ہے علمای یہود اور علماء عیسائی اور ہم
مسلمان اس بات پر متفق ہین کہ اللہ تعالے نے حضرت ادریس علیہ السلام کو زندہ
اوٹھالیا تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ اوٹھالیا کے لفظ سے ایک خالی مکان مین اوٹھا
لینا مراد ہے کیونکہ جب کہا جاتا ہے کہ ہمنے ایک مکان مین اوٹھالیا تو اوس سے
یہی مراد ہوتی ہے کہ دوسری جگہہ اوٹھالیا صرف مرتبہ کے بلندی مراد نہین
ہوتی پس حضرت ادریس علیہ السلام آسمان مین یا بہشت مین ہین اور بموجب صحیح قول
کے زندہ ہین مرنے نہین اور مرقس کے ۱۶ باب کی ۱۹ آیت مین ہے غرض

ع ان المراد الرفعة في المكان لان صفة عالی هذا اولی لان الرفعة المقرونة بالمكان تكون رفعة في المكان لا في الدرجة انتهی ۱۲

خداوند (عیسیٰ) اونہین ایسا زمانے کے بعد آسمان پر اوٹھایا گیا اور خدا کی داہنے
ہاتھہ بیٹھا اور لوقا کی ۲۴ باب کی ۵۱ آیت مین ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ اونہین
برکت دے رہا تھا اون سے جدا ہوا اور آسمان پر اوٹھایا گیا اور ۲ قرنتھیون
کے ۱۲ باب کی ۲ آیت مین ہے مسیح کے ایک شخص کو مین جانتا ہون کہ چودہ برس
گزرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتھہ کہ یہہ مجھے معلوم نہین یا بغیر بدن کے
کہ یہہ بھی مجھے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا گیا
اور مین ایسے شخص کو جانتا ہون کہ وہی یا بدن کے ساتھہ یا بدن کے بغیر کہ مجھے
معلوم نہین خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اوسنے وہ
باتین سنین جو کہنے کی نہین اور مکاشفات یوحنا کے ۴ باب مین ہے بعد اسکے
جو مین نے نگاہ کی تو دیکھو کہ آسمان پر ایک دروازہ کھلا ہے اور پہلی آواز جو مینے
سنی نرسنگھے کی سی تھی جو مجھہ سے بولتی تھی اسنے کہا کہ ادہر اوپر آ اور مین تجھے
وہ باتین دکھلاؤنگا کہ اسکے بعد ضرور ہونگی تب وونہین مین روح مین شامل
ہوگیا پھر کیا دیکھتا ہون کہ آسمان پر ایک تخت دہرا ہے اور اوس تخت پر کوئی
بیٹھا ہے اور جو اوسپر بیٹھا تھا وہ دیکھنے مین سنگ یشب اور عقیق سا تھا اور
ایک دہنک جو دیکھنے مین زمرد سا تھا اوس تخت کے گرد تھا اور اوس تخت کے
آس پاس چوبیس تخت تھے اور اون تختون پر مینے چوبیس بزرگ سفید پوشاک
پہنے ہوئے بیٹھے دیکھے اور اونکے سرون پر سونے کے تاج تھے اور بجلی اور گرج
اور آوازین اوس تخت سے نکلتی تہین اور آگ کے سات چراغ اوس تخت
کے آگے روشن تھے یہہ خدا کی سات روحین ہین اور اوس تخت کے آگے
شیشہ کا ایک سمندر بلور کی مانند تھا اور تخت کے بیچو بیچ اور تخت کے گرداگرد
چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھون سے بھرے تھے اور پہلا جاندار ببر کے مانند
تھا اور دوسرا جاندار بچھڑے کے مانند اور تیسرے جاندار کا چہرہ انسان کا سا تھا
اور چوتھا جاندار اوڑتے عقاب کا سا اور ان چارون جاندارون مین سے

ایک ایک کے چھہ پر تھے اور اونکے چاروں طرف اور اندر آنکھین ہی آنکھین تھا
نہین اور وے رات دن فراغت نہین رکھتے مگر کہتے رہتے کہ قدوس قدوس
قدوس خداوند خدا قادر مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے اور جب
وے جاندار اوسکے جو تخت پر بیٹھا ہے اور ابدالآباد زندہ ہے بزرگی اور عزت
اور شکر گزاری کرتے ہین تب وے چوبیس بزرگ اوسکے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے
گر پڑتے ہین اور اوسکو جو ابد تک زندہ ہے سجدہ کرتے ہین اور اپنے تاج کو
یہہ کہتے ہوئے اوس تخت کے آگے ڈالدیتے کہ اے خداوند تو ہی جلال و عزت
اور قدرت کے لایق ہے کیونکہ تو ہی نے ساری چیزین پیدا کین اور وے
تیری ہی مرضی سے ہین اور پیدا ہوئین پس اب محمدیون کے پیغمبر کا آسمان
پر تشریف لیجانا اور بہشت و دوزخ وغیرہا عجائب و غرائب کو دیکھنا اور ملائکہ
و انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے ملاقات کرنا اور خداوند تعالے سے ایسی باتین
کرنی کہ جو کہنے کے لائق نہین ہرگز ان بیانات سے بڑھکر نہین ہین ولکن عین
السخط تبدی المساویا ۵ چشم بداندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش درنظر
یادری فانڈر صاحب حل الاشکال مین لکھتے ہین کہ مسیحیون کے عقیدے مین
جو یہہ ہے کہ مسیح بعد صلیب کے جہنم مین داخل ہوا تو یہہ حق ہے لیکن بیان پر
جہنم سے ہاوس مراد ہے اور وہ ایک موضع درمیان جہنم اور فلک اصلی کے ہی
پس اپنے تین دن ٹھہرنے کے لیئے تو فوراً ایک ہاوس طیار ہو جاوے اور دوسرون
کی ایک چشم زدن کے سیر کے لیئے مکان ڈہونڈہا جاوے ۔ سچ ہے اپنی آنکھونکی
شہتیرین نظر نہین پڑتین اور دوسرون کے تنکہ دیکھنے کے لیئے چار آنکھین ہو جایا
کرتی ہین اب حکمار مقلدین حکمت بطلیموس تو وہ آسمان کے وجود کے تو
قائل ہین مگر بباعث حرکت دائمی ابدی فلک کے خرق والتیام کو باطل سمجھتے
ہین اسلیئے معراج کو بھی محال تصور کرتے ہین حالانکہ براہین ہندسیہ و دلائل
ریاضیہ آسمان کا قابل کون و فساد ہونا جس سے خرق والتیام بھی ثابت

ہوتا ہے انکے نزدیک ثابت ہے یا ایسی ایک حرکت سریعہ کا جسم صاعدین پایا
جانا مسلم ہے کہ جس سے آسمان کو سکون نہوا ور وہ جسم صاعد فلک پر صعود بہی
کرجاوے پس ہوسکتا ہے کہ مطابق اسکے ہمارے حضرت کے جسم مبارک یا
آپکے مرکب مین ایسی ہی حرکت پائی گئی ہو اور آپ عرش معلے وغیرہ پر تشریف لیگئے
ہون باقی متبعین حکمت فیثاغورث جس پر آجکل دارتحقیق کی دار و مدار ہے تو
اولاً یہہ تمام علمار و عقلا کے خلاف ہے اسکا کیا اعتبار وثانیاً اگر ہم یہہ تسلیم کرلین
کہ جو یہہ حکمار متبعین فیثاغورث کہتے ہین یہی صحیح ہے اور یہہ کچہہ ضرور نہین کہ
جس پر بہت سے لوگ ہون وہی صحیح ہو اور آسمان کو محض ایک غیر موجود شئے
تصور کرلین اور اس سبز نیلی چیز کو جو ہمارے سر پر دکہائی دیتی ہے اور ہمکو
چارون طرف سے مثل خیمہ کے گہیرے ہوئے ہے فقط ایک حد نظر و مدبصر سمجہین
تو بہی ہمارے حضرت کی معراج کے لئے کوئی امر متخلل نہین کیونکہ جیسے اشیار
کثیفہ کالطیف کرنا داخل تحت امکان قدرت باری تعالے ہے ویسے ہی اشیار
ارضیہ کالطیف کردینا بہی اوسکی قدرت مین داخل ہے پس ممکن ہے کہ اللہ تعالے
نے ہمارے صاحب معراج کے عنصر شریف کو ایک وجہ دلطیف عطا فرماکر بجانب
علو لیجاکے مرتبہ قربیت خاصہ و اختصاص مختصہ کا جسکو معراج کہتے ہین عنایت
کیا ہو جیسے حضرت یوحنا کو ایک مرتبہ خاص حاصل ہوا جسکے ذریعے سے اون
حضرت نے حضرات عیسائیہ کے آسمان پر صعود فرمایا کما مر من التوریت
والانا جیل اور دیکہو آدم کلارک مفسر ور صاحب تبیین الکلام کہ ایک
مشہور منکرین آسمان سے ہین اونکی نزدیک بہی حضرت ادریس کا زندہ
آسمان پر تشریف لیجانا مسلم ہے پس اگر ایسے ہی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی معراج بہی ہوئی ہو تو کیا محل کلام ہے اور پہر انہین لوگونکا یہہ
بیان ہے کہ جس طرح سے آفتاب و ماہتاب وغیرہ سیارات ہین ویسے ہی اور
بہی ستارے ہین کہ جو اب تک ہم لوگون کو معلوم نہین چنانچہ جب سے دوربین

جیسا کہ گزرچکا توریت اور انجیلون کی عبارت سے ۱۲

وغیرہ آلات طیار ہوگئے اور زمین کے کئی ایک شکل وسطا جرنوں وغیرہ ہاے پائے گئے اور جیسی جیسی ان آلات مین ترقی ہوتی جاویگی ویسے ہی اور بھی پائے جاتین گے اب یہہ سب شکل زمین کے معمور وآباد ہین حتی کہ زمین جنگل وبیابان وصحراہی ہین پس بصورت اقرار ان امرون کے اگر کسی ایسے مقام خاص مین آپکی معراج ہوئی ہو جسکی ابتک منکرونکو خبر بھی نہو تو کون تعجب ہے -

اب یہان پر جو لوگون کو شبہہ ہوتا ہے کہ اتنی جلدی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقصٰی اور آسمانون اور دوزخ وبہشت کی کیونکر سیر کرلی تو اولاً یہہ سمجھنا چاہیئے کہ پیغمبر صاحب نے آپ باختیار خود تو یہہ سیر کی ہی نتھی بلکہ خداوند تعالے نے یہہ سیر کرائی تھی - جیسا کہ فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اور خداوند تعالیٰ کے اس پر قادر ہونے مین کوئی کسی طرح سے انکار نہین کرسکتا -

ثانیاً حکماؤن کے نزدیک آسمان وزمین ایک منٹ مین ہزارون بلکہ لاکھون کوس حرکت کرتے ہین اور ایسے ہی بعض حکماء کے نزدیک آفتاب ایک دن مین مشرق سے مغرب تک سیر کرلیتا ہے پس اسی طرح سے اگر اور کسی مقبول مخلوق نے تھوڑے عرصے مین ان سب چیزون کی سیر کرلی ہو تو عقلاً اس مین کون قباحت لازم آتی ہے -

ثالثاً ملائکہ وشیاطین کے ایک لمحہ مین مشرق سے مغرب تک سیر کرلینے کو اکثر لوگ مانتے ہین اور پھر واقعہ معراج پر اعتراض کرتے ہین اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ -

رابعاً ہوا کے ایک چشم زدن مین کہان سے کہان جانیکو تو آپ بالبداہت یقین کرتے اور ممکن سمجھتے ہین پھر واقعہ معراج مین کیون چون وچرا کرتے ہین -

خامساً آپ لوگون نے سنا ہوگا کہ بلقیس کا تخت حضرت سلیمان کے ایک وزیر نے اسم اعظم کی برکت سے ایک طرفۃ العین مین مسافت بعیدہ سے منگوالیا تھا

...نے اپنے کسی خاص بندہ کو اتنی جلدی اتنے مسافات کو طی کرا کے
یہہ سب چیزین دکھلا دین تو کیا بعید و کون محل کلام ہے۔
سابعًا دسائریل مین سوار ہو کر منزلون ایک گھنٹہ مین پہونچ جاتے اور تار پر ہیزون
کی مسافت کی خبر کو ایک لحظے مین منگوا لیتے اور ان مصنوعات انسانیہ کو تو ممکن
جانتے ہین اور خدا کے کارخانے مین دخل دینے کو اپنی قابلیت سمجھتے ہین
مصرعہ الحذر ای شیخ نادان الحذر
ثامنًا ملاحظہ فرمائیے کہ خیالات انسانیہ و تصورات بشریہ طرفۃ العین مین ایسے
کہانتک پہونچتے ہین پس اگر کوئی خاص بندہ اسیطرح عرش وغیرہ تک پہنچ
گیا ہو تو کیا تعجب ہے۔
ثامنًا قوای باصرہ اپنے مبدا سے منتہا تک کتنی جلدی کہان سے کہانتک پہونچ
جاتے ہین پہر اسیطرح سے اگر ہمارے حضرت اتنی جلدی عرش و کرسی وغیرہ
سب کچھ ملاحظہ فرمالیے ہون تو کیا بعید ہے۔
تاسعًا برق طرفۃ العین مین کہانسے کہان تک نکل جاتی ہے پس صاحب معراج
کو اس سے بہی جلد اگر یہہ سب حاصل ہو گیا تو کیا محال ہے۔
عاشرًا دیکھیے ہم لوگون کے سرون پر بدلیان کیسی گھوما کرتی ہین اور ایک
لحظہ مین کہان سے کہان تک پہونچ جاتی ہین پس ایسے ہی صاحب معراج
بہی اتنی جلدی زمین سے عرش وغیرہ تک پہونچ گیے ہون تو کیا بعید ہے۔
یہانپر بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ معراج فقط روحی ہوئی ہے تو ہم کہتے ہین کہ
آیت اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اور اَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ اوسکو باطل کرتی ہے کیونکہ
حقیقتًا بالاتفاق لفظ عبد کا اطلاق مجموعہ روح و جسم پر ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالے نے اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی اور لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ
اور اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اور اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ اور مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا
اور عَبْدًا شَکُوْرًا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ اور بعض کہتے ہین کہ یہہ فقط ایک خواب تہا

توہم کہتے ہین کہ اگر ایسا ہوتا تو کوئی اسکو محال نہ سمجھتا اور مخالفین کی طرف سے
یہہ شور و غل نہ کیا جاتا کیونکہ خواب مین تو ہر شخص آسمان پر جا سکتا اور ہوا پر
اور پانی مین تیر سکتا اور عجائبات مشاہدہ کر سکتا ہے جان ڈیون پورٹ
صاحب اپنی کتاب مین عیسائیون کے اعتراض کے جواب مین لکھتے ہین راقم
کہتا ہے کہ ان ناتہ چینیون کو یاد رکھنا چاہئے تہا کہ یہہ حکایت اوس قصہ کے
بہ نسبت ذرا بھی بعید از عقل اور خلاف قیاس نہین ہے جسمین یہہ ہے کہ ایک
جنگل مین شیطان نے مسیح کو اغوا کیا جیسا کہ انجیل مین لکہا ہے کہ پہر شیطان اوسی
(یعنی مسیح کو) ایک بڑے اونچے پہاڑ پر لے گیا اور اوسے سب سلطنتین دنیا کی
اور انکی حشمت دکہلائی اور اوسی مین یہہ بھی لکھتے ہین کہ معراج کے
بارے آنحضرت کے معتقدین مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ
صرف ایک خواب تہا بعض کہتے ہین کہ یروشلم تک تو آپکا جسم بھی گیا تہا مگر
آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض کی رای ہے کہ صعود آسمانی اور سفر یروشلم
دونون آپ نے مع جسم فرمائی یہہ نہین کہ صرف روح ہی گئی ہو آخری قول
پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بھی اوسکے درست ہونیکا انکار نہین کیا انتہی پس بمقابل قول اکثر اولین
کا قول مردود ہوتا ہے اور قول معتمد وہی ٹہرتا ہے جسکی صحت پر صاحب قول
وحال کو اقرار ہو ع کان القول ما قال الحذام اب بیان پر جو بعض یہہ کہتے
ہین کہ سورہ بنی اسرائیل مین ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً
لِلنَّاسِ الخ پس دیکھئے کہ یہان خود خدا ہی نے اسکو خواب فرمایا ہے تو مین عرض
کرتا ہون کہ اولا یہہ واقعہ بدر یا حدیبیہ کا ہے جیسا کہ مدارج النبوۃ مین لکہا ہے
این رویا محمول بر رویاء قضیہ حدیبیہ یا رویای واقعہ بدر است انتہے
پس یہہ خارج از بحث ہے وثانیا اس رویا سے رویت عین یعنی آنکہ سے دیکہنا
مراد ہے جیسا کہ معالم مین لکہا ہے قال ابن عباس ھی رویا عین اریہا النبی

کہا ابن عباس نے کہ رویا سے مراد رویت آنکھ ہے جو دکہائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج اور یہی قول سعید بن جبیر اور حسن اور مسروق اور قتادہ اور مجاہد اور عکرمہ اور ابن جریج



صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہو قول سعید … ومسروق
وقتادة ومجاهد وعکرمة وابن جریج والاکثرون والد…
… بعینی رویة ورویا فلما ذکرها رسول اللہ صلی اللہ …
وسلم للناس انکر بعضهم ذلک وکذبوا فکان فتنة للناس …
… مدارج مین لکھاہے کہ این رویا … بصری نیز آمده واستشهاد
آرند بران بقول متنبی کہ گفته … العیون من الغمض
وثانیا بعضے گفته اند کہ تسمیہ رویا … در لیل است انتہی هکذا
فی المدارج ورابعا چونکہ ابتدائے … حالت خواب سے ہوئی تھی لہذا
اوسپر اطلاق رویا کا کیا گیا۔

اب جو بعض حضرات یہ قابلیت چھانٹتے ہین کہ حضرت انس جو انکار کر…
اور … فرماتی ہین ما فقدت جسد محمد صلی اللہ علیہ
تو اسکا کیا … اولاً مین عرض کرتا ہون کہ دیکھئے مدارج مین لکھاہے
این حال را … کرده است واز آنحضرت نشنیده چہ قصہ معراج پیش از ہجر…
است ودر آمدن انس بعد از ہجرت ودر انوقت ہم صبی بود ہفت ہشت سال
کذا قالوا وہمچنین حدیث عائشہ کہ گفت ما فقد جسد محمد صلی اللہ
والہ وسلم کہ متمسک آن طائفہ است کہ میگویند اسرا در نوم بود … از …
معاینہ ومشاہدہ اینست زیرا کہ عائشہ در ان زمان نزد آنحضرت نبود ودر حد
ضبط وحفظ ہم نبود بلکہ شاید کہ متولد نشده باشد بر قول کہ اسرا در اول اسلام
بود از بعثت بسالی یا یکنیم سالی اگرچہ اصح آنست کہ بعد از پنج سال بود واللہ اعلم
وثانیا شرح تماید مین لکھا … یعنی ما فقد جسده عن الروح بل کان
معه روحه وکان … الجسد جمیعا وثالثا چونکہ یہ …
… ہی جلد ختم … حضرت انس وعائشہ وجود حضرت کے ساتھ رہتے
کی ہی غافل رہے … ہے بعثت ایسا … دفعہ ہوا کرتا ہے کہ دو …

معراج جسم … نوم کے ساتھ ہوئی

ساتھہ ہی رہتے ہین اور ایک کو ایک امر

نہین ہوتی کما لا یخفی پس بحمد اللہ

کی معراج صحیح ہوئی اور مخالفین سے

الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

المفتقر الداعی الی اللہ محمد المدعو بعبد اللہ ابن الحاج

محمد ابن الشیخ الحاج ... ان علی کان لہما اللہ العلی

مدرس المدرسۃ الصولتیہ الواقعۃ فی بلدۃ مکۃ المعظمۃ

تاریخ عام تالیف رسالہ از صوفی عبد العظیم صاحب یوسف پوری غازیپوری سلمہ اللہ القوی

چون ... تاج	شدہ این رسالہ دُر بیمثال
رقم کردہ علامہ بحر علوم	ادیب ادیب عدیم المثال
مسمی محمد بعبد اللہ	شہیر خلایق بصدق مقال
نوشتہ گنہگار عبد العظیم	بلا فکر و ترویہ تاریخ سال

کہ چون این رسالہ مرتب شدہ

شدہ بی فروغ اینہمہ قیل و قال

بقلم ہیچ رقم کمترین محمد علی اکبر آبادی عفی اللہ عنہ